آفاقی معلومات کا علمبردار

ماہنامہ روحانی

آئینہ قسمت

فروری ۲۰۰۶

سید انتظار حسین شاہ

بیاد حضرت میراں حسین زنجانیؒ پیر بھائی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور

A.B.C سے باقاعدہ منظور شدہ اشاعت

روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت لاہور

آفاقی سلسلۂ قسمت کا علمبردار

جلد نمبر 58 | FEBRUARY 2006 | شمارہ نمبر 11

بانی ادارہ منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی قدس سرہ العزیز

چیف ایڈیٹر: شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

مینجنگ ایڈیٹر: شہزادہ سید محمد علی زنجانی

سب ایڈیٹرز: شہزادہ سید مصور علی زنجانی، شہزادہ سید محسن علی زنجانی

اعزازی ایڈیٹر: ڈاکٹر اعجاز حسین بٹ

مجلس مشاورت:
- مخدوم سید چن پیر قادری
- چوہدری واجد علی خان
- سید محمد رضا زیدی
- پروفیسر توفیق بٹ
- مخدوم سید افضال حسین شاہ زنجانی
- ڈاکٹر اجمل نیازی
- علامہ صمصام الدین
- محمد سلیم نقشبندی

جانشین خاندان زنجانیہ عالیہ ☆ شہزادہ سید مصور علی شاہ زنجانی ☆ شہزادہ سید محمد علی شاہ زنجانی ☆ شہزادہ سید محسن علی شاہ زنجانی

مشیر قانونی ◀ طالب علی غضنفر ایڈووکیٹ ◀ محمد عامر چوہان ایڈووکیٹ

معاونین: منظور علی، عبدالحمید

کمپوزنگ: اصغر علی بھٹہ / سرفراز ظہیر سیفی

فہرست مضامین

سورۃ فجر اور مولا حسینؑ	3	تکمیل قربانی	25
اداریہ	4	علی اکبرؑ ہمشکل پیمبرؐ	26
امام منتظر سارا زمانہ منتظر تیرا	5	مسلمانوں کا سکوت	30
شہادت مولا علیؑ	6	قاتلانِ حسینؑ کا حشر	33
مولائے متقیان	7	دربارِ مصطفائی کا روحانی فیض	34
میدان شہادت	8	حُب اور عداوت پر تحقیقی مقالہ	38
نام شہدائے کربلا	9	روحانی عملیات	46
جنات کی نوحہ گری	10	عنصری حروف کے اعمال	54
رونے کے فوائد	14	ابجد نجوم	60
قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے	17	لکی نمبرز کے فارمولے	63
نفس مطمئنہ	20	عالمی سیاسی پیشگوئیاں	67
قبیلہ بنی اسد	21	آپ کا ماہ فروری کیسا رہیگا؟	68
امام زین العابدینؑ	22	قلمی دوستی	77
حسینؑ بن علی کا قافلہ	24	سوال جواب	78

قیمت 35 روپے

سالانہ چندہ 400 روپے
لائف ممبر شپ 7000 روپے

بیرون ممالک سالانہ چندہ

لائف ممبر شپ 505 ڈالر
مڈل ایسٹ 2000 روپے
انڈیا، ایران، سری لنکا 2000 روپے
یورپ، فار ایسٹ 3000 روپے
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا 3000 روپے

ہیڈ آفس
فون: 042-5752277، 042-5872277
فیکس: 042-5755253
موبائل: 0300-9456949
کاشانۂ زنجانی D-125 گلبرگ II لاہور

کراچی آفس
فون: 021-2217544
موبائل: 0300-2110467
کاشانۂ زنجانی آرام باغ روڈ کراچی 74200

سید انتظار حسین زنجانی ایڈیٹر / پبلشر نے حیدری پرنٹرز ریلوے روڈ لاہور سے چھپوا کر کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ 2 لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

حمد باری تعالیٰ

وہ سارے دُکھوں کی دوا دینے والا

سزا دینے والا ‘جزا دینے والا
وہ سارے دُکھوں کی دوا دینے والا
کوئی صدقِ دِل سے معافی تو مانگے
وہ بخشش کا دریا بہا دینے والا
نہیں اُس کا ثانی زمانے میں کوئی
وہ یکتا ہے‘ سب کو جِلا دینے والا
یہ ساری کرامات ہیں بس اُس کی
جو پل بھر میں دُنیا بنا دینے والا
اُسی کے ہے قبضے میں ساری خدائی
خدائی کے جوہر دکھا دینے والا
یہ چاند اور سورج‘ ستارے اُسی کے
وہی تو ہے سب کو ضیاء دینے والا
جو فرعون کرتے خدائی کے دعوے
وہ ایسوں کی ہستی مٹا دینے والا

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

پھیلی ہوئی ہے تیری عنایت کہاں کہاں

اے بانیءِ اِسلام شہنشاہِ دو جہاں
روشن ہیں تیرے نور کی شمعیں یہاں وہاں
تجھ سا نہ دوسرا نبی آیا جہان میں
سب کفر دُور ہو گئے آیا جو تو‘ یہاں
تو‘ نے دیئے ہیں حق وصداقت ہی کے سبق
پھیلی ہوئی ہے تیری عنایت کہاں کہاں
دُنیا میں روشنی ہے فقط تیرے نور سے
ورنہ اندھیرا پھیلا ہوا تھا جہاں جہاں
دُنیا تو مٹ چلی تھی نہ آتے یہاں جو آپؐ
آئے یہاں جو آپؐ تو پھر بن گیا سماں
آخر انہیں ملا فقط آلِ رسولؐ سے
پھرتے رہے بھٹکتے وہ جانے کہاں کہاں
روضے پہ اپنے جلد بلا لیں حضور پاکؐ
اس سے کہ قبل شمس نکل جائے اپنی جاں

نذرانہ عقیدت: مرزا شمس الحسن شمس

سورہ فجر اور امام حسین علیہ السلام

قرآن کی سورتوں کے ناموں کی ایک خاص مناسبت ہے۔ جبکہ بعض سورتوں کے مشہور ناموں کے علاوہ اور بھی نام یا عنوان ہیں۔ ان ہی میں سے ایک "سورۃ فجر" ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"فرض اور نافلہ نمازوں میں سورۃ فجر کی تلاوت کرو، کہ یہ حسینؑ کا سورہ ہے۔"

اس سورۃ کو امام حسینؑ کا سورہ کیوں کہا جاتا ہے؟ اس سورہ میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کا تعلق سید الشہداء سے ہے؟

اس سورہ میں فجر کی، دس راتوں کی، جفت وطاق اور چھا جانے والی رات کی قسم کھائی گئی ہے۔ سرزمین ارم میں رہنے والے قبیلہ کا ذکر ہے جن کی عمارتیں بڑی اور محلوں کے بڑے ستون تھے اس عذاب کا ذکر ہے جو خدا نے قوم ثمود پر، سرکش اور ظالم فرعون پر اور ان لوگوں پر نازل کیا تھا جنہوں نے بہت فساد برپا کیا تھا۔ یہاں تک کہ خدا نے اپنے عذاب کے تازیانے سے ان کو ہلاک کر دیا۔

یہ سنتِ خدا ہے کہ جب کوئی قوم اپنی سرکشی اور ظلم وستم میں بہت زیادتی کر بیٹھتی ہے تو خدا ان کی ہلاکت اور نابودی کا سامان فراہم کر دیتا ہے۔ فرعونی ظلم وستم کے تازیانے عرصۂ دراز تک بنی اسرائیل پر برستے رہے۔ بالآخر خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی رہائی کی ذمہ داری دی اور فرعون اور فرعونیوں کو غرق کر دیا۔ قوم عاد وثمود بھی اپنی نافرمانیوں اور ظلم وستم میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو خدا نے بجلی اور کڑک کے عذاب سے ان کو نابود کر دیا۔

بنی اُمیہ نے بھی دین اسلام کی نابودی کے لئے کمر کس لی تھی اور آلِ رسولؐ کے دشمن بن گئے تھے۔ جب ان کی سرکشی بڑھی تو کربلا سے اُٹھنے والے خون کے سیلاب نے ان کی حکومت کو نابود کر دیا۔ اگر بنی اُمیہ کی حکومت کو ظلم وستم کی تاریکی شمار کریں تو شہدائے کربلا کا خون ایسی فجر اور ایسی سحر تھی جس نے تاریکی کی ہیبت کو توڑ دیا اور بیداری کی فجر طلوع ہوتی نظر آنے لگی۔

حسینؑ بن علیؑ نے فجر امامت وصبح ایمان کے ذریعے بنی امیہ کی حکومت کی تاریکیوں کو روند ڈالا۔

اس سورہ کے اختتام پر نفس مطمئنہ سے خطاب ہوتا ہے کہ اے نفس مطمئن اپنے پروردگار کی طرف لوٹ آ، اس طرح کہ تم خدا سے راضی ہو اور وہ تم سے راضی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام اس سورہ کے امام حسینؑ سے تعلق کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"حسین مالک نفس مطمئنہ ہیں کہ وہ خدا سے راضی ہیں اور خدا اُن سے راضی ہے۔ اہل بیتؑ رسولؐ میں سے ان کے ساتھی بھی قیامت کے دن خدا سے راضی ہوں گے اور خدا بھی ان سے راضی ہوگا۔"

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
خزینہ علم وادب سول بازار۔ اٹک شہر ☆ خاور برادرز نیوز ایجنٹ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

امام زمانہ حضرت مھدی علیہ السلام امام آخر الزمان کی آمد علامات قرب قیامت

آج کی دُنیا اور نواسہ رسولؐ حسینؑ ابن علیؑ

21 ویں صدی کی ابتداء سے ہی دُنیا بھر میں انقلابی سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ **9/11** کے بعد امریکہ نے عالم اسلام کو ہی مرکز بنایا اور افغانستان و عراق پر چڑھائی کر دی اور ایران‘ شام‘ سعودی عربیہ اور شائد پاکستان اس کے اگلے ٹارگٹ ہوسکتے ہیں۔ علامات قرب قیامت اور ظہور امام مہدیؑ کی نشانیاں ظاہر ہونے لگیں ہیں۔ ان میں ناگہانی آفات‘ زلزلوں‘ سیلابوں کا دُنیا بھر میں آنا۔ عریانی فحاشی کا عام ہونا‘ گھر گھر کیبل پر ناچ گانوں کا نشر ہونا۔ سعودی عربیہ (اُردن۔ ملائیشیا) میں عبداللہ نامی بادشاہ کی حکومت کا قائم ہونا (حال ہی میں سعودی عربیہ میں حکومت قائم ہوئی ہے) پھر اپنے غلام کے ہاتھوں قتل ہونا یہ علامت ابھی باقی ہے۔ مسلمانوں کا یہودیوں‘ عیسائیوں کے مقابلے میں مغلوب‘ ذلیل وخوار ہونا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب مسلمانوں پر ظلم دن بدن بڑھتا جائیگا اور مسلمان مغلوب ہوتے جائیں گے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”حج کر لو! اس سے پہلے کہ حج ممنوع قرار دے دیا جائے“

ماشاءاللہ ان دِنوں لاکھوں فرزندان توحید مکہ‘ منیٰ‘ عرفات‘ مدینہ میں فریضہ حج ادا کر رہے ہیں۔ تب مسلمانوں کے دِلوں پر کیا بیتے گی جب یہود و نصاریٰ‘ یہودی سازشوں کے تحت حج روک دیا جائیگا۔ عالم اسلام میں ایک حج ہی ایسا عالمی اجتماع ہے جس میں مسلمانوں کو عالمی برادری کے اپنی خلاف انفرادی طاقت دکھانے کا موقع ملتا ہے۔ علامات قیامت بہت ہیں۔ آپ کو ذوق ہو تو کتب علامات قیامت‘ جزیرہ خضریٰ‘ برمودہ ٹرائی اینگل‘ نہج البلاغہ‘ نہج الاسرار اور احادیث کی کتب کا مطالعہ کریں۔ صدام حکومت کے خاتمہ کے بعد **72** کے مقابلے میں **C.N.N** اور **B.B.C** رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال محرم الحرام میں **72** لاکھ مومنین کا کربلا و نجف حاضر ہونا اور جناب مخدومہ سیّدہ سلام اللہ علیہا اور رسولؐ خدا کو پرسہ دینا بھی چودہ سو سال کے بعد ایک معجزہ ہی ہے۔ اِدھر **T.V** کیبل پر جہاں عریانی‘ فحاشی کی بھرمار ہے وہاں ذکر حسینؑ‘ مجالس‘ سفر زیارات مقدسہ کی تصویری خبریں بھی اعجاز حسینؑ نواسہ رسول کا ذکر دن بدن بلند و بالا ہو رہا ہے۔ اس کی تشہیر نشر و اشاعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ آپ اپنے بچپن سے لیکر آج کے دور کو خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کیا خوب شاعر نے شعر کہا ہے

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

حسینؑ سب کے ہیں‘ مسلم غیر مسلم سبھی حسینؑ کو نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ شعور فکر حسینؑ دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اسی سبب کہ حسینؑ اکیلا حسینؑ نہیں ہے بلکہ حسینؑ وارثانِ انبیاء آدمؑ عیسیٰؑ‘ موسیٰؑ‘ نوحؑ‘ محمدؐ ہیں۔ عرش معلّٰی کو قربانی حسینؑ پر اللہ نے کربلائے معلّٰی کے لقب سے بدل دیا ہے۔ ایک امام حسینؑ ہیں اور ایک انتظارِ حسینؑ (امام مہدیؑ) ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ امام زمانہ کا جلد ظہور ہو۔ دُنیا کی سب سے بڑی قوم عیسائیوں کے پیغمبر حضرت عیسیٰؑ بھی آسمان سے اُتاریں جائینگے اور امام زمانہؑ کے پیچھے کعبہ میں نماز پڑھیں گے اور پھر یہ ساری دُنیا امن و اسلام کا گہوارہ بن جائیگی۔ ہم قارئین سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ ظہور امامؑ کی جلد آمد کیلئے دعائیں کریں تا کہ اسلام کا بول بالا ہو اور اللہ کا پسندیدہ دین‘ دین اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے۔ سوگوارِ حسینؑ......شاہ زنجانی **08-01-2006**

امامِ منتظرؑ سارا زمانہ منتظر تیرا

امام منتظر سارا زمانہ منتظر تیرا
یہاں انسان کو ہے اب نئی آفات نے گھیرا

علم اَمن و صداقت کا لئے آجایئے آقاؑ
ضرورت ہے تیری دُنیا پہ اب چھا جایئے آقاؑ

نہ جانے چل رہا ہے کس طرف یہ کارواں اپنا
ہماری یہ زمین اپنی نہ ہے یہ آسمان اپنا

ہٹا دو پردۂ غیبت، چلے بھی آیئے مولاؑ
زمانے بھر کو اب جلوہ ذرا دکھلایئے مولاؑ

اگر کی دیر آنے میں پلٹ جائے گی یہ دُنیا
اُجالوں سے اندھیروں میں سمٹ جائیگی یہ دُنیا

خدا کے واسطے آجایئے آکر بچا لیجئے
کہ دِین حق کو دُشمن کے شکنجے سے چھڑا لیجئے

ستم کے دور میں اعجاز کچھ دکھلایئے مولاؑ
زمانے بھر کو اپنے نور سے چمکایئے مولاؑ

کوئی قرآن کو پڑھتا نہیں آجکل مولاؑ
جب ہی تو راستہ ملتا نہیں ہے آجکل مولاؑ

جدھر دیکھو لڑائی ہے جدھر دیکھو برائی ہے
زمانے پر جہالت کی گھٹا یہ کیسی چھائی ہے

جدھر ڈالو نظر ہیں کفر کے پھیلے ہوئے سائے
خدا جانے کہاں لے جائیں یہ بھٹکے ہوئے سائے

یہاں انسان کھو بیٹھا ہے اپنی عظمت انساں
دِلوں پر حکمرانی کر رہا ہے آجکل شیطاں

تفرقے بازیاں ہیں اور کہیں شیطانیاں ہیں اب
کہ اہلِ علم میں دَر آئیں یہ نادانیاں ہیں اب

کوئی راتوں میں اپنے درد کی شمعیں جلاتا ہے
کوئی تنہائیوں میں ہجر کے نغمات گاتا ہے

ذرا سا حوصلہ رکھو نہ گھبراؤ جہاں والو
امامِ آخری پر ہے یقیں سب کا زماں والو

نذرانہ عقیدت: مرزا شمس الحسن شمس

شہادت حضرت علیؑ شیرِ خدا

حیدرؑ ہوئے شہید قیامت کی رات ہے
سر پیٹو مومنو کہ شہادت کی رات ہے

اسلام کے جری کی یہ جرات کی رات ہے
سالارِ حق کی کیسی فضیلت کی رات ہے

شیرؑ خدا پہ وار کیا کس لعین نے
ملعون کے لئے یہ ملامت کی رات ہے

حق کیلئے کٹ جائے مگر سر نہ جھکانا
یہ باپ کی بیٹے کو وصیت کی رات ہے

کیسا ہے یہ بھی وقت شہادت امامؑ کا
اکیسویں کی شب ہے عبادت کی رات ہے

ہونگی مرادیں پوری علیؑ کے طفیل ہی
اے مومنو یہ کتنی سعادت کی رات ہے

ہو وہ نویں کی رات کہ اکیسویں کی رات
ہر رات دیکھئے کہ امامت کی رات ہے

کنبہ علیؑ کا محوِ عبادت ہے دیکھئے
تاروں کی انجمن ہے جماعت کی رات ہے

جس رات کے جلو میں ہو اسلام کی بقا
کفار کے لئے وہ ندامت کی رات ہے

مادر بھی ہے نہیں کہ جو دے اُن کو دِلاسہ
حسنینؑ کے لئے یہ مصیبت کی رات ہے

گریہ کرو ماتم کرو افلاک ہلا دو
دامادِ مصطفیٰؐ کی شہادت کی رات ہے

سجدے میں سر پہ تیغ ستم واہ رے مولاؑ
کیا خوب مرتضیٰؑ کی شجاعت کی رات ہے

نجم و قمر ہیں سوگ میں منہ اپنا چھپائے
شیرؑ خداؑ کی آج یہ رحلت کی رات ہے

قتل وصیِؑ مصطفیٰؐ اور وہ بھی وقت شب
اللہ تجھ سے کیسی بغاوت کی رات ہے؟

گھر میں خدا کے کیسی عبادت میں جان دی
واللہ کیا یہ مرضیِ قدرت کی رات ہے؟

کرتے ہیں پیش جان کا نذرانہ یوں علیؑ
اسلام سے یہ اُنکی عقیدت کی رات ہے

اس شب کی عظمتوں کو بیاں کیا کرے کوئی
یہ شمس یداللہ کی ضربت کی رات ہے

نذرانہ عقیدت: مرزا شمس الحسن شمس

مومن

مولائے متقیان حضرت علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام کے کلام کی روشنی میں

والدین کا احترام — انتقام میں تاخیر — گفتگو میں صداقت — سلام میں پہل — امور میں توکل

نیکی میں سبقت — کاموں میں استقامت — امور میں تفکر — جواب میں تامل — کلام میں ادب

معاش میں نظم — جہاد میں تعاون — فیصلہ میں انصاف — اطاعت میں اصرار — مشکلات میں ثابت قدمی

غیبت سے اجتناب — غصہ سے پرہیز — تکبر سے دوری — لباس میں پاکیزگی — شہوت میں کمی

بخل سے پرہیز — مغلوب سے فیاضی — اہل خانہ سے خوش اخلاقی — لوگوں سے محبت — جاہلوں سے نرمی

وعدہ کی وفا — نیکوں کی صحبت — مساکین پر ایثار — غریبوں کی دلجوئی — مظلوم کی امداد

موقع پر سخاوت — یتیموں پر نوازش — مہمان نوازی — خلوص کی کوشش — نفس کی مخالفت

مصائب میں صبر — نعمتوں کا شکر — بیمار کی عیادت — خدمت خلق — قدرت کے باوجود درگزر

Scanned with CamScanner

سید وحید الحسن ہاشمی

میدان شہادت

آ کے دست شاہ پر مخصوص جادہ کر لیا
اب علی اصغر نے جینے کا ارادہ کر لیا
باپ کی گودی سے اصغر چھا گئے کونین پر
کتنا میدانِ شہادت کو کشادہ کر لیا
لاکھ گردش ہو مگر وہ قوم مٹ سکتی نہیں
فکر شبیریؑ سے جس نے استفادہ کر لیا
دِل تو دِل ہے پوری مجلس کی طہارت ہوگی
ذکر اہلبیتؑ کا جب بھی اعادہ کر لیا
دِل بڑھا شبیرؑ کے غم سے لپٹ کر روئیے
دِل گھٹا شبیرؑ کا ماتم زیادہ کر لیا
اُٹھ گئے شبیرؑ دُنیا سے تو کوئی غم نہیں
حق نہ مٹ جائے یہ زینبؑ نے ارادہ کرلیا
کام آخر اپنے اشکوں کی روانی آگئی
زیست کا اِک اِک ورق دھودھو کے سادہ کرلیا
اب تو آلِ مصطفیٰؐ کا غم ہے اور اپنی نجات
اب الگ سارے جہاں سے ہم نے جادہ کرلیا
اِس کے دِل کو خواہش جنت ستاتی ہی نہیں
منتخب جس نے نبیؐ کا خانوادہ کر لیا
تھا جو دِل کو کچھ زیادہ دین پیغمبرؐ سے ربط
وزن غم اپنی طرف شہؑ نے زیادہ کر لیا

علامہ عرفان حیدر عابدی

محرم کی چاند رات

ہر سال جب بھی آئے محرم کی چاند رات
پیغام غم سنائے محرم کی چاند رات
دیکھو صدائے گریۂ زہراؑ ہوئی بلند
اِک حشر سا اُٹھائے محرم کی چاند رات
کوثر اُداس اُداس ہے پیاسوں کی یاد میں
ہر آنکھ کو رُلائے محرم کی چاند رات
اس چاند میں اُجڑ گئی کھیتی بتولؑ کی
سجادؑ کو رُلائے محرم کی چاند رات
اُٹھو یہی حسینؑ کی نصرت کا وقت ہے
لوگو تمہیں جگائے محرم کی چاند رات
عباسؑ نامور کے لہو سے دُھلے ہوئے
شہؑ کے حکم سجائے محرم کی چاند رات
مومن ہے کون کون منافق ہے کون کون
ہر دِل کو آزمائے محرم کی چاند رات
کرب و بلا میں دیکھا ہے زینبؑ نے چاند کو
اب دیکھیں کیا دکھائے محرم کی چاند رات
یا رب غم حسینؑ سے فرصت نہ ہو کبھی
اے کاش روز آئے محرم کی چاند رات
اب بھی دِل بتولؑ پہ چلتی ہے برچھیاں
جس وقت یاد آئے محرم کی چاند رات
اس شب کا اختتام غریبوں کی شام ہے
عرفان ہائے ہائے محرم کی چاند رات

Scanned with CamScanner

اسمائے گرامی شہداءِ کربلا

پیشکش: محمد تقی۔ لاہور

شہدائے سادات

(1) علی اکبر بن امام حسینؑ
(2) عبداللہ بن مسلمؒ بن عقیل
(3) محمد بن مسلم بن عقیل
(4) جعفر بن عقیل
(5) عبدالرحمٰن بن عقیل
(6) محمد بن ابی سعید بن عقیل
(7) محمد بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب
(8) عون بن عبداللہ بن جعفر
(9) قاسم بن الحسنؑ
(10) ابوبکر بن الحسنؑ
(11) محمد بن علیؑ بن ابوطالب
(12) عبداللہ بن علیؑ
(13) عثمان بن علیؑ
(14) جعفر بن علیؑ
(15) ابوالفضل العباس
(16) علی اصغر بن امام حسینؑ
(17) عبداللہ بن الحسنؑ
(18) حضرت امام حسینؑ بن علیؑ

شہدائے غیر سادات

(1) عبداللہ بن عمیر کلبی
(2) زوجہ عبداللہ بن عمر ام وہب
(3) حر بن یزید ریاحی
(4) مسلم بن عوسجہ اسدی
(5) بریر بن خضیر ہمدانی
(6) منحج بن سہم
(7) عمر بن خالد
(8) سعد مولی عمر بن خالد
(9) مجمع بن عبداللہ
(10) عائذ بن مجمع
(11) جنادہ بن حارث
(12) جندب بن حجیر کندی خولانی
(13) یزید بن زیاد بن مہاجر کندی بہدلی
(14) اوہم بن امیہ
(15) امیہ بن علی شیبانی
(16) جابر بن حجاج تیمی
(17) جبلتہ بن علی شیبانی
(18) جنادہ بن کعب بن حارث
(19) جون بن مالک بن قین بن ثعلبہ تیمی
(20) حارث بن امراء القیس بن عابس کندی
(21) حارث بن نبہان
(22) حباب بن حارث
(23) حشتہ بن قیس نہمی
(24) حجاج بن زید سعدی تیمی
(25) حباب بن عامر بن کعب تیمی
(26) حلاس بن عمر وازدی راسبی
(27) حنظلہ بن عمر شیبانی
(28) زاہر بن عمر واسطی کندی
(29) زہیر بن بشیر خثعمی
(30) زہیر بن سلیم بن عمر وازدی
(31) سالم مولیٰ عامر بن مسلم العبدی
(32) سلیم
(33) سوار بن عمیر نہمی
(34) سف بن مالک عبدی
(35) شبیب بن عبداللہ
(36) شبیب بن عبداللہ نہشلی
(37) ضرعامہ بن مالک تغلبی
(38) عامر بن مسلم عبدی بصری
(39) عباد بن مہاجرین ابی المہاجر جہنی
(40) عبدالرحمٰن بن عبدالتراب انصاری خزرجی
(41) عبدالرحمٰن بن عبداللہ رجبی
(42) عبدالرحمٰن بن مسعود
(43) عبداللہ بن بشر خثعمی
(44) عبداللہ بن یزید بن ثبیط قیسی
(45) عقبہ بن صلب جہنی
(46) عمار بن ابی سلامہ دالانی
(47) عمار بن حسان طائی
(48) عمرو بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ تیمی
(49) عمران بن کعب بن حارث اشجعی
(50) قارب مولی الحسینؑ
(51) قاسط بن زہیر بن حارث ثعلبی
(52) قاسم بن حبیب بن ابی بشر ازدی
(53) کردوس بن زہیر بن حارث تغلبی
(54) کنانہ بن عتیق تغلبی
(55) مجمع بن زیاد بن عمرو جہنی
(56) مسعود بن حجاج تیمی
(57) مسلم بن کثیر صدفی ازدی
(58) مقسط بن زہیر بن حارث ثعلبی
(59) منیع بن زیاد
(60) نصر بن ابی نیزر
(61) نعمان بن عمر وازدی
(62) نعیم بن عجلان انصاری
(63) بکر بن حیٔ تیمی
(64) عمرو بن خبادہ بن کعب خزرجی
(65) حبیب بن مظاہر اسدی
(66) ابوثمامہ صائدی
(67) سعید بن عبداللہ حنفی
(68) زہیر بن قیس بن قیس بجلی
(69) سلمان بن مضارب بن قیس الجبلی
(70) عمرو بن قرظتہ بن کعب انصاری
(71) نافعبن بلال جملی
(72) شوذب عبداللہ
(73) عابس بن ابی شیب شاکری
(74) عبداللہ بن عروہ بن حراق غفاری
(75) عبدالرحمٰن بن عروہ غفاری
(76) حنظلہ بن اسعد شبالی
(77) سیف بن حارث بن سریع
(78) مالک بن عبداللہ بن سریع بن صابر ہمدانی
(79) جون (غلام حضرت ابوذر غفاری)
(80) غلام ترکی
(81) انس بن حارث اسدی
(82) حجاج بن مسروق جعفی
(83) زیاد بن مریب ہمدانی
(84) سالم بن عمرو بن عبداللہ مولیٰ الکندی
(85) سعد بن حارث
(86) عمر بن جندب حضرمی
(87) قعنیب بن عمر والنمر ی
(88) یزید بن ثبیط العبدی
(89) یزید بن مغفل جعفی
(90) رافع بن عبداللہ مولی مسلم الازدی
(91) بشر بن عمرو بن الاحدوث الکندی
(92) سوید بن عمرو بن ابی المطاع

کتاب شہید انسانیت صفحہ 341 تا صفحہ 417 اِن شہداء کے حالات زندگی اور جامع طبری جلد دوم میں موجود ہیں۔ قارئین مطالعہ کر سکتے ہیں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
چوہدری امانت علی اینڈ سنز ریلوے روڈ رحیم یار خان

پروفیسر جمیل احمد رضوی۔ لاہور

شہادت امام حسینؑ پر جنوں کی نوحہ خوانی

خداوند عالم نے قرآن مجید میں فرمایا' وما خلقنا الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات ۵۶) ''اور میں نے نہیں پیدا کیا جنات اور انسانوں کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی طرح جن بھی مکلف ہیں لغت میں جن دکھائی نہ دینے والی مخلوق کو کہتے ہیں۔ قرآن حکیم میں سورۃ الاحقاف اور سورہ الجن میں انکے ایمان لانے کا ذکر ملتا ہے۔ سورہ الجن کی اٹھائیس آیات میں سے انیس میں جنات کے بارے میں بحث ملتی ہے۔ رسالت مآبؐ پر ان کا ایمان لانا' قران کا سننا اور اس پر ایمان لانا اور قیامت پر اعتقاد جیسے مضامین شامل ہیں۔ جنوں میں نیک اور بد بھی ہیں۔ ان کی ایک جماعت مسلمان ہے اور ایک ظالم ہے۔ ان نکات کی تفصیل سورۃ الجن میں دیکھی جا سکتی ہے۔

جنوں کے آئمہ طاہرینؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے واقعات ملتے ہیں۔ سید علی اکبر قرشی نے ''قاموس قرآن'' کی دوسری جلد میں مادہ جن کے تحت بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جن آئمہ اطہار کے پاس آتے تھے اور مسائل پوچھتے تھے۔ انہوں نے اصول کافی کی پہلی جلد کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس بارے میں سات احادیث وارد ہوئی ہیں ایک حدیث سدیر صیرنی سے نقل کی گئی ہے۔ اس حدیث کے آخری حصے میں سدیر صیرنی کے استفسار پر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ قوم جن میں سے ہمارے خدمت گار ہیں۔ جب ہم کسی کام کو فوری طور پر چاہتے ہیں تو ان کو بھیج دیتے ہیں۔

کتب تاریخ اور مقاتل میں امامؑ کی شہادت پر جنوں کی نوحہ خوانی کے واقعات ملتے ہیں۔ آپکی شہادت ایسا اندوہناک سانحہ تھا جس کے اثرات کائنات کی تمام مخلوق پر بہت شدت کیساتھ ظاہر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آثار شہادت کا اتنے واضح انداز میں اعلان کروایا کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے الفاظ میں یہ ''شہادت جہری'' (اعلانیہ شہادت) قرار پائی۔ انہوں نے اپنی کتاب ''سر الشہادتین'' کے مقدمہ میں اسکو صراحت کیساتھ بیان کیا ہے۔ اسکے اُردو ترجمے کا ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

''جب آپ کی شہادت واقع ہوئی ہے تو اس وقت بھی ایسے خلاف عادت واقعات اور آپ کی کرامات ظاہر ہوئیں جسکی بدولت آپکی شہادت کی شہرت مزید پھیل گئی۔ مثلاً مٹی کا خون ہو جانا' آسمان سے خون برسنا' غائبانہ مرثیوں کی آوازیں سنائی دینا' جنوں کا رونا اور نوحہ خوانی کرنا' جنگلی درندوں کا آپکے لاشہ اقدس کی حفاظت و نگہبانی کیلئے اس کے اردگرد طواف کرنا اور آپ کے قاتلوں کے نتھنوں میں سانپوں کا گھسنا' اس قسم کے اور بھی بے شمار واقعات ظہور پذیر ہوئے جو سب شہید کربلا کی شہادت کو شہرت عام اور ذکر دوام بخشنے والے اسباب اور موجبات سے تعلق رکھتے ہیں تا کہ تمام حاضرین و غائبین اس اندوہناک حادثہ کے وقوع پذیر ہونے سے باخبر ہو جائیں بلکہ قیامت تک نبی مصطفیﷺ کی امت میں اس واقعہ ہائلہ پر ہمیشہ آہ و بکا اور رنج والم کے اظہار کو جاری و باقی رکھنا اور (ریگزار کربلا میں اہل بیتؑ پر توڑے جانیوالے قیامت خیز مصائب و آلام) کے دردناک واقعات کا متواتر ذکر ہوتے رہنا یہ شہادت جہری کا ہی نتیجہ ہے'' تو اب امام عالی مقام کی شہادت کا چرچا اور شہرہ ہر اعتبار سے ملاء اعلیٰ میں' ارض و سما میں' عالم غیب و شہادت میں' جنوں اور انسانوں میں' عالم حیوانات و جمادات میں الغرض پوری کائنات میں اپنی انتہا کو پا چکا ہے۔''

بحار الانوار میں بھی ان آثار کے حالات بہت شرح و بسط کے ساتھ ملتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد رونما ہوئے۔ ان میں شفق کی سرخی' آسمان کا رونا' مخلوقات کی آہ و زاری' جنوں کی نوحہ خوانی اور دوسرے بہت سے آثار کا ذکر ملتا ہے۔ اس کتاب کا جدید ایڈیشن ایک سو گیارہ جلدوں میں بیروت میں مؤسسۃ الوفا کی جانب سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا۔ اس کی دو جلدیں ۴۴ اور ۴۵ امام حسینؑ کے حالات پر مشتمل ہیں۔ اس کی جلد ۴۵ باب ۴۳ کا عنوان نوح علیہ السلام (امام حسینؑ پر جنوں کا نوحہ ہے) اس میں ان مختلف روایات کو جمع کر دیا گیا ہے جو امامؑ کی شہادت پر جنوں کی نوحہ خوانی سے متعلق ہیں۔ ان میں سے بعض روایات ایسی بھی ہیں جن کا ذکر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے سر الشہادتین میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ ارجع المطالب میں عبیداللہ بسمل امرتسری نے بھی چند روایات کو نقل کیا ہے۔ مقتل ابو مخنف میں بھی شہادت کے بعد جنوں کے نوحہ کرنیکے واقعات ملتے ہیں۔ پیش نظر مضمون میں ان کتب کی روایات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

قاتلان حسین پر لعنت

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
صابری دار الکتب۔ قذافی مارکیٹ اُردو بازار لاہور

ذخیرہ نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے امام حسینؑ کی شہادت کی رات کسی کی آواز سنی لیکن کوئی دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس نے یہ شعر پڑھے۔

ایھا القاتلون جھلا حسینا
ابشروا بالعذاب والتنکیل
کل اھل السماء تبکی علیکم
من نبی و ملائک و قبیل
قد لعنتم علی لسان ابن داؤد
وموسیٰ و صاحب الانجیل

(۱) اے جہالت سے امام حسینؑ کو قتل کرنے والو! تم کو عذاب الٰہی اور قابل عبرت سزا کی بشارت ہو۔ (۲) تمام اہل آسمان' انبیاء' فرشتے ان شہداء کے حال روتے ہیں۔ (۳) اے قاتلو تم پر حضرت سلیمان' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔

تکبیر و تہلیل کا قتل

روایت کی گئی ہے کہ بصرہ میں رات کے وقت ایک ہاتف یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا گیا۔

ان الرماح الراردک صدورھا
سحو الحسین تقاتل التنزیلا
ویھللون بان قتلت و انما
قتلوا بک التکبیر والتھلیلا
مکانما قتلوا باک محمداً
صلی علیہ او جبریلا

(۱) جو نیزے حسینؑ کو مارے ہیں حقیقت میں وہ قرآن کو مارے ہیں۔ (۲) اور وہ حسینؑ کو قتل کر کے خوشی میں تہلیل و تکبیر کی آوازیں بلند کرتے ہیں' حالانکہ آپ کے قتل کے ساتھ انہوں نے تکبیر اور تہلیل کو قتل کر دیا۔ (۳) گویا کہ انہوں نے آپ کے جد نامدار (حضرت) محمد ﷺ اور جبرائیل کو شہید کر دیا

قاتلوں سے سوال

کامل الزیارات میں عبداللہ بن حسان الکنانی سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ جنوں نے حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نوحہ خوانی کی۔ اشعار یہ ہیں۔

ماذا تقتلون اذ قال النبی لکم
ماذا فعلتم و انتم آخر الامم
باھل بیتی و اخوتی و مکرمتی
من بین اسری و قتلی ضرجوا بدم

یعنی کیا کہو گے پیغمبر خدا کے جواب میں جب وہ تم سے پوچھیں گے کہ اے آخری امت تم نے میرے اہل بیت بھائیوں اور ناموس کے ساتھ کیا سلوک کیا اور کس قصور میں ان کو قید کیا اور خون میں رنگین کیا۔

جنوں کا گریہ

کتاب کامل الزیارات میں داؤد الرقی سے نقل کیا گیا کہ اس نے اپنی دادی سے نقل کیا کہ جب امام حسینؑ شہید کر دیئے گئے تو جنوں نے ان اشعار کے ساتھ آپ پر گریہ کیا۔

یا عین جودی بالجر و ابکی فقد حق الخیر
ابکی ابن فاطمة ورد الفرات فما صدار
الجن تبکی شجوھا لما اتی منه الخبر
قتل الحسین و رھطه تعسا لذالک من خبر
فلا بکئیک حرقته عنه العشاء وبالسحر
ولات بکئیک ماجری عرق وما حمل الشجر

یعنی اے آنکھ آنسو بہا کیونکہ شہادت کی خبر سچ ثابت ہوئی۔ فرزند فاطمہؑ پر آنسو بہاؤ جو فرات کے کنارے پر ایسے اترے کہ پھر وہاں سے نہ نکلے۔ جب یہ خبر پہنچی ہے جن ان پر گریہ کر رہے ہیں۔ ہائے یہ کیسی خبر ہے کہ حسینؑ اور ان کے ساتھی قتل کر دیئے گئے۔ اے حسینؑ میں آپ پر صبح و شام ضرور روؤں گا اور اس وقت تک ضرور آنسو بہاتا رہوں گا جب تک رگوں میں خون رواں ہے اور درختوں پر برگ و بار باقی ہے۔

نصیبین کے سردار جن کا نوحہ

واللہ ما جئتک حتی بصرت به
بالطف منعفر الخدین منحورا
وحوله فتية لدمی نحورھم
مسث المصابیح یطفون الدجی نورا
وقدحثت قلوصی کی اصادفھم
من قبل ان تتلاقی الحرد الحورا
فعاقتنی قدر واللہ بالغه
وکان امر اقضا اللہ مقدورا
کان الحسینی سراجا یستضاء به
اللہ یعلم انی لم اقل زورا
مجاور لرسول اللہ فی غرف

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆عظیم اینڈ سنز' المعراج سینٹر' اُردو بازار۔ لاہور

Scanned with CamScanner

للوصی وللطیار مسرورا

(۱) خدا کی قسم! میں تمہارے پاس آیا ہی تھا کہ میں نے کربلا میں انہیں ذبح کیا ہوا پایا کہ ان کے رخسار مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے۔(۲) اور ان کے گردوہ جوان تھے جن کے حلقوموں سے خون بہہ رہا تھا اور ان کے نور سے اندھیرے چھٹ گئے تھے۔(۳) ہم نے اپنے ناقوں کو دوڑایا تا کہ شاید ان تک پہنچ جائیں اور ان کو قبل اس کے بہشتی حوریں ان کو اپنی آغوش میں لیں پا لیں۔(۴) لیکن تقدیر نے نہ چاہا اور تقدیر الٰہی ہو کر ہی رہتی ہے۔(۵) حسینؑ ایک چراغ تھے جن سے روشنی حاصل کی جاتی تھی۔اللہ جانتا ہے کہ میں نے یہ بات جھوٹ نہیں کہی۔(۶) حق تعالیٰ اس ضریح مطہر پر رحمت نازل کرے جس میں حسینؑ خوش خو دفن ہیں۔(۷) حسینؑ بہشت کے غرفوں میں پیغمبر خدا، وصی مصطفیٰ ﷺ اور جعفر طیار کے جوار میں خوش ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ تو کون ہے؟ خدا تجھ پر رحم کرے۔اس نے کہا کہ سردار قبائل جن ہوں جو نصیبین میں رہتے ہیں اور ہم امام حسینؑ کی مدد کو گئے تھے تا کہ اپنی جانیں اُن پر فدا کریں جب حج سے فارغ ہو کر وہاں پہنچے تو حضرت کو شہید پایا۔

حسینؑ عظمت کے پہاڑ

بروایت ابونعیم مزیدہ بن جابر حضرمی نے جنوں کا یہ نوحہ سنا۔

انعی حسینا ھبلا
کان حسینا جھلا

یعنی رو رو کر تمہیں حسینؑ کی کہانی سناتا ہوں، جو کردار کے مالک اور عظمتوں کے پہاڑ تھے۔

مدینہ میں دلدوز آوازیں

ابو مخنف میں ام المومنین ام سلمہ کے اس خواب کی روایت موجود ہے۔جس میں آپ نے پیغمبر خدا کے سر اور ریش پر خاک پڑی ہوئی دیکھی۔وہ پریشان ہو کر بیدار ہوئیں۔اس وقت انہوں نے مدینہ میں دلدوز آوازیں سنیں۔ام المؤمنین نے ایک کنیز سے کہا کہ وہ جا کر معلوم کرے کہ یہ شور کیسا ہے۔وہ کنیز مدینہ میں پھرتی رہی یہاں تک کہ اس نے ایک جنیہ کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا۔

مسح الرسول جبینہ
فلہ بریق فی الخدود
ابواہ من علیا قریش
وجدہ خیر الجدود
زحفوا الیہ بالقنا
شر البریۃ والوفود
قتلوہ ظلما ویلھم
سکنوا بہ نار الخلود

(۱) ان حسینؑ کی پیشانی کو پیغمبر خدا چومتے تھے۔ان کے رخسار کیا ہی پرنور تھے۔(۲) ان کے ماں باپ قریش کی عزت تھے اور ان سے بہتر کسی نواسہ کو نانا نہ ملا۔(۳) ایسے شخص پر بدترین مخلوق اور خبیث ترین گروہ نے نیزے تانے۔(۴) ان کا ستیاناس ہو جائے، انہوں نے حسینؑ کو ظلم سے قتل کر دیا اور اس طرح ہمیشہ کے لئے اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لیا۔

روای کہتا ہے کہ جب کنیز ام سلمہ کے پاس آئی اور جو کچھ اس نے سنا تھا وہ بیان کیا تو آپ نے دونوں ہاتھ سر پر رکھے اور بولیں واحسیناہ یعنی ہائے حسینؑ۔

حضرت ام سلمہ کی روایت کو بحار الانوار میں بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔اس کے لئے ایک پورا باب مختص کیا گیا ہے اور اس کا عنوان ''جناب ام سلمہ کے خواب کے بیان میں'' ہے اس پوری روایت کو اسی کتاب کے حوالے سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔اس میں مقتل ابو مخنف کی روایت کا باقی حصہ بھی آ جائے گا۔

''کتاب امالی میں شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز گھر میں سو رہا تھا۔اچانک جناب ام سلمہ کے گھر سے فریاد کی آواز بلند ہوئی۔یہ سن کر میں باہر نکلا اور ام المومنین کے گھر پر آیا۔میں نے دیکھا کہ مدینہ کے مرد اور عورتیں وہاں جمع ہیں۔میں نے نزدیک جا کر پوچھا اے ام المومنین! آپ کس لئے فریاد و فغاں کر رہی ہیں؟ مگر آپ نے مجھ کو جواب نہ دیا اور بنی ہاشم کی عورتوں کی طرف منہ کر کے فرمایا۔''اے دختران عبدالمطلب! میری مدد کرو اور میرے رونے میں میرا ساتھ دو۔خدا کی قسم تمہارا سردار سید جوانان بہشت اور نواسہ رسولؐ اور گل گلزار حسینؑ شہید ہوا۔میں نے کہا اے ام المومنین! یہ خبر آپ کو کیسے معلوم ہوئی؟ فرمایا! اس وقت پیغمبر خدا کو میں نے خواب میں دیکھا۔بال پریشان کئے ہوئے باحال تباہ تشریف لائے ہیں۔میں نے سبب پوچھا۔فرمایا کہ آج میرا فرزند حسینؑ اور اس کے اصحاب واہل بیتؑ شہید ہو گئے اور میں ان کے دفن میں مصروف تھا، اس وقت فارغ ہوا ہوں۔جب خواب سے بیدار ہوئی۔سراسیمہ حجرہ کی جانب دوڑی، مجھ کو کوئی ہوش نہ تھا۔میں اس خاک کی طرف دوڑی جو جبرائیل کربلا سے لائے تھے اور پیغمبر خدا ﷺ کو دی تھی اور کہا تھا جب یہ لہو ہو جائے تو جاننا کہ تمہارا حسین شہید ہو گیا۔یہ خاک حضرت نے مجھے دی تھی۔اس وقت میں نے شیشی کو دیکھا اس میں تازہ خون جوش مار رہا ہے۔ابن عباس کہتے ہیں کہ ام سلمہ نے اس خون کو شیشی میں دیکھا اور نوحہ و ماتم برپا کیا'' آخر خبر پہنچی کہ امام حسینؑ اسی دن شہید ہو گئے۔''

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ملتان کتاب گھر بالمقابل نیشنل بنک تونسہ شریف ☆ تونسہ کتاب گھر کلمہ چوک تونسہ شریف

ذخیرہ نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے امام حسینؑ کی شہادت کی رات کسی کی آواز سنی لیکن کوئی دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس نے یہ شعر پڑھے۔

ایھا القاتلون جھلا حسینا
ابشروا بالعذاب والتنکیل
کل اھل السماء تبکی علیکم
من نبی و ملائک و قبیل
قد لعنتم علی لسان ابن داؤد
وموسیٰ و صاحب الانجیل

(۱) اے جہالت سے امام حسینؑ کو قتل کرنے والو! تم کو عذاب الٰہی اور قابل عبرت سزا کی بشارت ہو۔ (۲) تمام اہل آسمان انبیاءؑ فرشتے ان شہداء کے حال روتے ہیں۔ (۳) اے قاتلو تم پر حضرت سلیمانؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔

تکبیر و تہلیل کا قتل

روایت کی گئی ہے کہ بصرہ میں رات کے وقت ایک ہاتف یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا گیا۔

ان الرماح الراردک صدورھا
سحو الحسین تقاتل التنزیلا
ویھللون بان قتلت و انما
قتلوا بک التکبیر والتھیلا
مکانما قتلوا باک محمداً
صلی علیه او جبریلا

(۱) جو نیزے حسینؑ کو مارے ہیں حقیقت میں وہ قرآن کو مارے ہیں۔ (۲) اور وہ حسینؑ کو قتل کر کے خوشی میں تہلیل و تکبیر کی آوازیں بلند کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے قتل کے ساتھ انہوں نے تکبیر اور تہلیل کو قتل کر دیا۔ (۳) گویا کہ انہوں نے آپ کے جد نامدار (حضرت) محمد ﷺ اور جبرائیل کو شہید کر دیا

قاتلوں سے سوال

کامل الزیارات میں عبداللہ بن حسان الکنانی سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ جنوں نے حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نوحہ خوانی کی۔ اشعار یہ ہیں۔

ماذا تقتلون اذ قال النبی لکم
ماذا فعلتم و انتم آخر الامم
باھل بیتی و اخوتی و مکرمتی
من بین اسری و قتلی ضرجوا بدم

یعنی کیا کہو گے پیغمبرؐ خدا کے جواب میں جب وہ تم سے پوچھیں گے کہ اے آخری امت تم نے میرے اہل بیت بھائیوں اور ناموس کے ساتھ کیا سلوک کیا اور کس قصور میں ان کو قید کیا اور خون میں رنگین کیا۔

جنوں کا گریہ

کتاب کامل الزیارات میں داؤد الرقی سے نقل کیا گیا کہ اس نے اپنی دادی سے نقل کیا کہ جب امام حسینؑ شہید کر دیئے گئے تو جنوں نے ان اشعار کے ساتھ آپ پر گریہ کیا۔

یا عین جودی بالجر و ابکی فقد حق الخبر
ابکی ابن فاطمة ورد الفرات فما صدار
الجن تبکی شجوھا لما اتی منه الخبر
قتل الحسین و رھطه تعسا لذالک من خبر
فلا بکئیک حرقته عنه العشاء وبالسحر
ولات بکئیک ماجری عرق وما حمل الشجر

یعنی اے آنکھ آنسو بہا کیونکہ شہادت کی خبر سچ ثابت ہوئی۔ فرزند فاطمہؑ پر آنسو بہاؤ جو فرات کے کنارے پر ایسے اترے کہ پھر وہاں سے نہ نکلے۔ جب یہ خبر پہنچی ہے جن ان پر گریہ کر رہے ہیں۔ ہائے یہ کیسی خبر ہے کہ حسینؑ اور ان کے ساتھی قتل کر دیئے گئے۔ اے حسینؑ میں آپ پر صبح و شام ضرور روؤں گا اور اس وقت تک ضرور آنسو بہاتا رہوں گا جب تک رگوں میں خون رواں ہے اور درختوں پر برگ و بار باقی ہے۔

نصیبین کے سردار جن کا نوحہ

واللہ ما جئتک حتی بصرت به
بالطف منعفر الخدین منحورا
وحوله فتیة لدمی نحورھم
مسث المصابیح یطفون الدجی نورا
وقدحثت قلوصی کی اصادفھم
من قبل ان تلاقی الحرد الحورا
فعاقتنی قدر واللہ بالغه
وکان امر اقضا اللہ مقدورا
کان الحسینی سراجا یستضاء به
اللہ یعلم انی لم اقل زورا
مجاور لرسول اللہ فی غرف

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
☆عظیم اینڈ سنز' المعراج سینٹر۔ اُردو بازار۔ لاہور

Scanned with CamScanner

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا

(1) اس قوم کو کبھی بھی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی مرضی خرید لی۔ (مقتل خوارزمی، ج۱، ص ۲۳۹)

(2) لوگو! رسول خدا ﷺ کا ارشاد پاک ہے: "جو دیکھے کسی ظالم بادشاہ کو کہ اس نے حرام خدا کو حلال کر دیا ہے، پیمان الٰہی کو توڑ دیا ہے، سنت رسول کی مخالفت کرتا ہے تو خدا پر واجب ہے کہ اس ظالم بادشاہ کو عذاب کی جگہ پر ڈال دے۔"

(3) (اے اللہ) جس نے تجھے کھو دیا اُس کو کیا ملا؟ جس نے تجھ کو پا لیا کون سی چیز ہے جس کو اس نے نہیں حاصل کیا؟ جو بھی تیرے بدلے میں جس پر بھی راضی ہوا وہ تمام چیزوں سے محروم ہو گیا۔ (دعائے عرفہ، بحار، ج ۹۸، ص ۲۸۸)

(4) قیامت کے دن اسی کو امن و امان حاصل ہوگا جو دُنیا میں خدا سے ڈرتا رہا ہو۔ (بحار، ج ۴۴، ص ۱۹۲)

(5) کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں مومن کو حق ہے کہ لقائے الٰہی کی طرف رغبت کرے۔ (تحف العقول، ص ۲۴۵)

(6) میں موت کو سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی کو اذیت سمجھتا ہوں۔ (تحف العقول، ص ۲۴۵)

(7) لوگ دُنیا کے غلام ہیں اور دین ان کی زبانوں کے لئے ایک چٹنی ہے۔ جب تک (دین کے نام پر) معاش کا دارومدار رہے دین کا نام لیتے ہیں لیکن جب مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو دین داروں کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔ (تحف العقول، ص ۲۴۵)

(8) میرا خروج نہ تو کسی خود پسندی، نہ غرور، نہ فساد اور نہ ہی ظلم کے لئے ہے میں نے تو صرف اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لئے خروج کیا ہے۔ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے جد محمد مصطفیٰ ﷺ، اپنے باپ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی سیرت کو زندہ کرنا چاہتا ہوں۔ (مقتل خوارزمی، ج۱، ص ۲۳۹)

(9) میرے خالق تو جانتا ہے کہ میرا قیام (جہاد) نہ تو سلطنت کے حصول کے لئے ہے اور نہ دولت کے حصول کے لئے، بلکہ ہم تیرے دین کے معالم کو پیش کرنا چاہتے ہیں اور تیرے شہروں میں اصلاح کرنا چاہتے ہیں اور تیرے مظلوم بندوں کے لئے امن و امان قائم کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تیرے فرائض و سنن واحکام پر عمل کیا جائے۔ (تحف العقول، ص ۲۳۹)

(10) جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (جنت) کی خواہش کیلئے کرتے ہیں، ان کی عبادت تاجروں کی عبادت ہے اور جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (دوزخ) کے خوف کی وجہ سے کرتے ہیں ان کی عبادت غلاموں کی عبادت ہے اور جو لوگ خدا کی عبادت شکر کے عنوان سے کرتے ہیں وہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور جان لو یہی سب سے افضل عبادت ہے۔ (تحف العقول، ص ۲۴۶)

(11) اے آل ابوسفیان شیعو! اگر تمہارے پاس دین نہیں ہے اور نہ تم لوگ معاد سے ڈرتے ہو تو (کم از کم) دُنیا میں شریف بنو۔ (مقتل خوارزمی، ج۱، ص ۱۸۸)

Scanned with CamScanner

امام حسین علیہ السلام پر رونے کے فوائد

مولانا موسیٰ بیگ

پہلا فائدہ: حضرت امام حسینؑ پر رونا اور عزاداری کرنا یہ حقیقت میں رسولؐ اسلام کی پیروی ہے جب کہ ارشاد ہے:

ولکم فیرسول الله اسوة حسنه٥

جب بھی حضرت رسول خدا اپنے نوردیدہ امام حسینؑ کو دیکھتے تھے ان کے حالات ذکر کرتے تو محزون اور مغموم ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے پس عزاداری امام حسینؑ میں رسولؐ کی اقتداء کرنا باقی اعمال کی طرح یہ عمل بھی ضرورت اور محبوب خدا ہے۔ حضرت کا کردار، گفتار کی طرح وحی الٰہی تھا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ **وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی.** پس سعادت مند وہ ہے کہ جو پیغمبرؐ اسلام کی اس بزرگ عبادت میں اقتداء کرے اور اس کے ذریعے قرب الٰہی حاصل کرے۔

دوسرا فائدہ: امام حسینؑ پر رونے کی وجہ سے تمام انبیاء، ملائکہ اور آئمہ طاہرین کی اقتداء حاصل ہوتی ہے۔

تیسرا فائدہ: امام حسینؑ پر رونے سے جناب فاطمہؑ کے دِل کو تسلی ہوتی ہے۔

چوتھا فائدہ: اس رونے کی وجہ سے پیغمبرؐ اسلام او آئمہ طاہرین کو دِلی سرور حاصل ہوتا ہے۔

پانچواں فائدہ: امام حسینؑ پر عزاداری کی وجہ سے حضرت کی نصرت اور حضرت کی استغاثہ کی اجازت ہوتی ہے اور یہ نصرت اور اجابت مقتضائی وقت کے مطابق ہے چونکہ عاشور کے دن نصرت اپنی جان کی قربانی کرنا ہے اور خون بہانا ہے اور حضرت کی شہادت کے بعد حضرت کی عزاداری کرنا ہے۔

چھٹا فائدہ: عزاداری کرنا اجر رسالت ہے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا: ”اے رسولؐ ان سے کہہ دے کہ میں کچھ اجر رسالت نہیں مانگتا بس صرف یہ کہ میرے اقربا سے مؤدت کرو۔“ سب سے زیادہ کامل صورت یہ ہے کہ امام حسین کی عزاداری پر گریہ کیا جائے۔

ساتواں فائدہ: امام حسینؑ پر رونا گویا پیمان الٰہی پر عمل کرنا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے یہ احساناً بعض تفاسیر میں وارد ہے کہ والدین سے مراد امام حسینؑ اور جناب فاطمہؑ ہے۔

آٹھواں فائدہ: امام حسین پر رونا حقوق والدین کا کفارہ ہے۔

نواں فائدہ: حضرت امام حسین نے خود چاہا ہے کہ ان کے لئے عزاداری کی جائے چنانچہ آپؑ نے حضرت امام سجادؑ سے فرمایا کہ میرے بیٹے میرے شیعوں کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہو کہ میرا بابا اس دُنیا سے غریب چلا گیا اس کیلئے بلند آواز سے گریہ کرو اور میرا بابا تشنگی کی حالت میں مارا گیا اس کو یاد کرو اور جناب سکینہ کو امام حسینؑ اپنے گلو بریدہ سے یہ پیغام دیا۔ اے میرے شیعو جب تم ٹھنڈا پانی پینا تو مجھے یاد کرنا اور جب بھی تم یہ سنو کہ کوئی شہید مارا گیا یا غریب اس دُنیا سے چلا گیا ہے تو میرے لئے بلند آواز سے گریہ کرنا۔ حضرت امام رضاؑ نے این بن شبیب سے فرمایا کہ اے شبیب! اگر تو اس قدر روئے کہ آنسو چہرے پر جاری ہو جائیں تو تمہارے سارے گناہ بخشے جائیں گے۔

امام حسین پر رونا انبیاءؑ کی سنت ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا **فتلقی آدم من ربه کلمات** کہ اس کی تفسیر میں ہے کہ جب خدا نے چاہا کہ آدمؑ کی توبہ کو قبول کرے، جبرائیلؑ کو آپ کے پاس بھیجا اور اِن کلمات کی تعلیم دی یعنی پاک پنجتنؑ کے نام کی تعلیم دی۔ کتاب درالثمین میں نقل ہوا ہے کہ جب جبرائیلؑ نے امام حسین کا نام لیا تو حضرت آدمؑ کا دِل رنجیدہ ہوا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو جبرائیلؑ سے اس کا سبب پوچھا، اس کے جواب میں جبرائیلؑ نے کہا اے آدمؑ اس تیرے فرزند کو ایک مصیبت آئے گی کہ تمام مصیبتیں اس مصیبت

اے فاطمہؑ خدا ایک ایسی قوم پیدا کردے گا جس کے بوڑھے، جوان اور بچے ہمارے غم میں شریک ہونگے۔ (حدیث رسولؐ)

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
زمیندارہ نیوز ایجنسی جناح روڈ۔ ساہیوال ☆ پیرا مونٹ نیوز ایجنٹ۔ ڈیرہ غازی خان

کے مقابلے میں جھوٹی شمار ہوں گی۔ حضرت آدمؑ نے کہا کہ وہ مصیبت کونسی ہے فرمایا: اے آدمؑ یہ تمہارا فرزند شہید کیا جائے گا حالانکہ تشنہ ہوگا اور وطن سے دور ہوگا' تنہا بے یار و مددگار ہوگا کاش تو اس کو دیکھتا اے آدمؑ اس کی تشنگی اس طرح حائل ہوگی اس کے اور آسمان کے درمیان جیسے کوئی سیاہ دھواں' یہ بہت زیادہ پیاس کی وجہ سے فرماتے ہوں گے لیکن حضرت' کو کوئی جواب نہیں دے گا مگر تلواروں کے ساتھ اسی حالت میں سر کو پشت گردن سے جدا کیا جائے گا جیسے گوسفند کے سر کو جدا کیا جاتا ہے ان کے خیموں کو لوٹا جائے گا اور سروں کو نیزوں پر بلند کیا جائے گا اور شہروں میں پھرایا جائے گا یہ سب کچھ خدا کے علم میں ہے۔ حضرت آدمؑ اور جبرائیلؑ اس طرح روئے جیسے وہ عورت روتی ہے کہ جس کا جوان بیٹا مر گیا ہو۔

ایک روایت کے مطابق دوسرے جو ملائکہ تھے وہ بھی روئے یہ واقعہ عرفات کی زمین پر ہوا۔ یہی رونا حضرت آدمؑ کی بخشش کا سبب بنا چونکہ اس روز اُن کی توبہ قبول ہوئی اس لئے اس دن کا نام عرفہ رکھا گیا اور اس جگہ کو عرفات کہتے ہیں۔

دوسری حدیث کتاب عوالم اور بعض دیگر کتابوں میں اس طرح روایت کی گئی ہے کہ حضرت آدم زمین پر اترے تو آدمؑ اور حواؑ کے درمیان جدائی واقع ہوگئی۔ حضرت آدمؑ نے حواؑ کو تلاش کرتے کرتے زمین کے اطراف کا چکر لگایا۔ یہاں تک کہ کربلا کی میں سے گزرے اور وہاں پر بغیر کسی سبب کے غمگین ہو گئے اور اس جگہ پر جہاں امام حسینؑ شہید ہوئے وہاں پر حضرت آدمؑ کو لغزش ہوئی اور اُن کے پاؤں سے خون جاری ہوا پھر آپ نے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا اے میرے خدا کیا مجھ سے کوئی گناہ سرزند ہوا ہے کہ جس کی وجہ سے عقاب کیا ہے میں نے تمام زمین کی گردش کی مگر کسی مقام پر محزون نہیں ہوا اور جب میں اس زمین پر پہنچا تو محزون ہوا تو خدا کی طرف سے وحی آئی اے آدم کوئی گناہ تم نے نہیں کیا ہے لیکن اس زمین پر تیرا فرزند حسینؑ کو ظلم کے ساتھ شہید کیا جائے گا یہ تیرا خون جاری ہوا ہے امام حسینؑ کے خون جاری ہونے کی وجہ تو حضرت آدم نے عرض کیا کیا حسینؑ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر ہے تو ارشاد ہوا نہیں لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرزند ہوگا پھر آدم نے پوچھا کون حسینؑ کو قتل کرے گا آواز آئی یزید جو تمام زمین اور آسمان والوں کے نزدیک نہیں ہے تو آدم نے جبرائیل سے پوچھا اس زمین پر میں کیا وظیفہ ادا کروں کہاں یزید پر لعنت بھیجوں پھر آدمؑ نے چار مرتبہ لعنت بھیجی اس کے بعد وہاں سے گزر گئے چند قدم پر عرفات کے پہاڑ پر حضرت حواؑ کو پایا۔

آنسو

میری پلکوں پہ مچلتے ہیں جو پیارے آنسو
مجھ کو آتے ہیں نظر چاند ستارے آنسو
راز یہ ماتم شبیر میں رونے سے کھلا
یہی لے جائیں گے کوثر کے کنارے آنسو

قول امام حسین علیہ السلام

مقتل ابو مخنف نے روایت کی کہ امام حسینؑ لڑتے لڑتے فرات پر پہنچے۔ گھوڑے نے پانی سے منہ لگایا کہ آوازیں بلند ہوئیں خیموں میں فوج گھس گئی۔ امام وہاں سے پلٹے اور خیمہ گاہ کی طرف آئے۔ معلوم ہوا کہ مکر ہے تو اس وقت امام حسینؑ نے یہ اشعار فرمائے۔

اگر دُنیا ایک نفیس چیز سمجھی جاتی ہے تو اللہ کا ثواب اس سے بھی اعلیٰ اور زیادہ عمدہ ہے اور اگر روزی تقسیم کی ہوئی اور مقدر ہے تو رزق میں آدمی کی تھوڑی کوشش زیادہ بہتر ہے اگر مال کا جمع کرنا چھوڑ جانے کیلئے ہے تو اس متروکہ کا کیا حال ہوگا جس سے انسان نے بخل کیا تھا اور اگر جسم موت کیلئے بنائے گئے ہیں تو بہادر کا تلوار سے راہِ خدا میں مارا جانا زیادہ پسندیدہ ہے۔ یا آلؑ احمد تم پر سلام ہو کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں آج تم سے رخصت ہوں گا۔ دیکھیں تمام ملعون جنہوں نے ناشکری کی ہے اور منافق ہیں کہ اپنے جہل سے مجھے فنا کر کے کیا پائیں گے۔ اللہ کے حلم نے ان کو مغرور کر دیا ہے اللہ جو کریم و حلیم ہے اور کبھی جلدی نہیں کرتا۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
رحمٰن نیوز ایجنسی اینڈ کارڈ گیلری۔ شاہی بازار بہاولپور

Scanned with CamScanner

حضرت امام حسین علیہ السلام

حق کی تفسیر ہیں، تصویرِ رسالت ہیں حسینؑ
کوئی دیکھے تو فضیلت ہی فضیلت ہیں حسینؑ

آدمیت کا شرف، عزم کی عظمت ہیں حسینؑ
کیجئے غور تو دُنیا کی ضرورت ہیں حسینؑ

جسمِ کردارِ جہاں ہو ہی چکا تھا ٹھنڈا
زندگی جس سے ہے قائم وہ حرارت ہیں حسینؑ

قلتِ حق کو غمِ کثرتِ باطل ہو......؟ غلط
جو کچل دیتے ہیں کثرت کو وہ قلت ہیں حسینؑ

دے کے سر دے گئے دُنیا کے یزیدیوں کو شکست
واقعی غازیٔ میدانِ شجاعت ہیں حسینؑ

تو محبت کے عوض کاش یہ سودا کر لے
تجھ کو معلوم نہیں اجرِ رسالت ہیں حسینؑ

یاد سے اُن کی مصیبت کی، سکوں ملتا ہے
آج بھی چارۂ آلام و مصیبت ہیں حسینؑ

قافلہ پیچھے ہے سر نیزے پہ آگے آگے
اب کھلا راز کہ معراجِ قیادت ہیں حسینؑ

زندگی اصل میں ہے عزم و شجاعت سے مراد
اور حق بات یہ ہے عزم و شجاعت ہیں حسینؑ

مفت پا سکتا ہے ڈھونڈے جو کوئی حرؓ بن کر
دشتِ آفات میں کھوئی ہوئی جنت ہیں حسینؑ

حشر تک ان کی ضیا ماند نہیں ہو سکتی
ابر اسلام کی چمکی ہوئی قسمت ہیں حسینؑ

سب کو معلوم ہے تنویرِ ہدایت ہیں حسینؑ
یہ الگ بات ہے معتوبِ ضلالت ہیں حسینؑ

خیرہ کن روشنی شمعِ رسالت ہیں حسینؑ
نرغۂ جہل میں عرفان کی دعوت ہیں حسینؑ

حق پرستار ہیں، حق گو ہیں، حق آگاہ بھی ہیں
حق تو یہ ہے کہ حقیقت ہی حقیقت ہیں حسینؑ

حق کے افسانے کو دِلچسپ بنانے والے
جلوہ افروز بعنوانِ شہادت ہیں حسینؑ

عدل کی جان، صداقت کی مجسم تصویر
تا قیامت جو نہ کم ہو وہ ضرورت ہیں حسینؑ

ہو کے خود وقفِ ستم بات یہ ثابت کر دی
آدمیت کے لئے باعثِ راحت ہیں حسینؑ

ہیں حسینؑ اپنے، تو جنت بھی ہے اپنی اے ابر
کس کو معلوم نہیں مالکِ جنت ہیں حسین

از: سخن علامہ ابرؔ احسنی گنوری

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

سانحہ کربلا حضرت امام حسینؑ کے مکتوبات و فرمودات کی روشنی میں

☆......از تحریر: حافظ سید ریاض حسین نجفی

انسانی تاریخ کے مورخین کے تاریخ کے اہم واقعات کو محفوظ تو کر لیتے ہیں مگر اس کے علل و اسباب اور اثرات و عواقب کے بارے میں عموماً متفق نہیں ہو پاتے۔ کربلا کا سانحہ بھی تاریخ کے اسی رویئے کا شکار ہوا۔ حالانکہ اگر اس اہم اصول کو بنیاد بنایا جاتا تو مشکل حل ہو سکتی تھی کہ کسی بھی واقعہ یا سانحہ کے مرکزی کردار کا اس حوالے سے کیا موقف ہے؟ وہ معلوم ہو جائے تو اصل حقائق سامنے آ جاتے ہیں۔ اسلامی تاریخ کے المناک ترین سانحہ کربلا کے مرکزی کردار نواسہ رسولؐ حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔ آپؑ نے یزید کی طرف سے بیعت کے مطالبہ سے لیکر 10 محرم 61 ہجری عصر عاشور وقت شہادت تک اس سانحہ کے حوالے سے جو کچھ ارشاد فرمایا تحریر فرمایا وہ تاریخ کے دامن میں محفوظ ہے۔ درج ذیل سطور میں آپؑ کے انہی فرامین سے اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں جو کہ معتبر ترین تاریخ سے اخذ کیے گئے ہیں۔

بیعت یزید کا مطالبہ

یزید نے حکومت پر قابض ہوتے ہی اپنے ناپاک عزائم میں اصل رکاوٹ حضرت امام حسین علیہ السلام کو سمجھا' چنانچہ اُس نے حاکم مدینہ ولید بن عتبہ کو تحریراً حکم جاری کیا کہ امام حسینؑ اور عبداللہ ابن عمرؓ سے بیعت لے۔ انکار کرنے پر سر کاٹ کر یزید کے پاس بھجوائے۔ ولید بن عتبہ کے نمائندہ نے ان دونوں شخصیات کو یہ پیغام مسجد میں دیا تو عبداللہ ابن عمرؓ نے امام حسینؑ سے ان کا ارادہ دریافت کیا تو آپؑ نے بلاتوقف فرمایا کہ ''میں اپنے اندر یزید کی بیعت کو ٹھکرانے کی جرأت رکھتا ہوں'' پھر ولید بن عتبہ کے دربار میں جب ولید نے یزید کا خط پڑھ کر سنایا تو فرمایا ''میں ہرگز یزید کی بیعت نہیں کروں گا'' دربار میں موجود سابق حاکم مدینہ مروان بن حکم نے جب بیعت کا مشورہ دیتے ہوئے کہا ''امیر المومنین کی بیعت کر لیں'' تو امامؑ نے اس کو جھڑکتے ہوئے فرمایا 'وائے ہو تجھ پر کہ فضول بکتا ہے۔ یزید کو کس نے امیر المومنین بنایا'' ہم نبوت کے اہل بیت ہیں اور یزید ایک فاسق و فاجر آدمی ہے جو کھلم کھلا شراب پیتا ہے۔ بے گناہوں کے قتل کا حکم دیتا ہے۔ مجھ جیسا اس جیسے کی بیعت نہیں کر سکتا اور یہ تو وقت بتلائے گا کہ ہم میں سے کون خلافت اور لوگوں سے بیعت لینے کے لائق ہے۔''

مدینہ سے روانگی کے وقت تحریر فرمایا:

28 رجب سن 60 ہجری مدینہ سے روانگی کے وقت اپنے بھائی محمد حنفیہ کے نام وصیت کے عنوان سے خط تحریر فرمایا جس میں اپنے مقصد سفر کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ''امابعد! میں فتنہ فساد برپا کرنے یا اپنی شہرت کیلئے نہیں نکل رہا بلکہ میں تو اپنے جد رسول اللہؐ کی اُمت کے امور کی اصلاح کے لئے نکل رہا ہوں میں نے نیکیوں کا حکم دینے' برائیوں سے روکنے اور اپنے جد اور والد علی ابن ابی طالب کی سیرت کی پیروی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔''

اہل بصرہ کے نام خط

3 شعبان کو مکہ پہنچ کر بصرہ کے چند معززین کے نام خط تحریر فرمایا جن میں مالک بن مسمع' اخف بن قیس وغیرہ کو خطاب کیا گیا تھا۔ آپؑ نے لکھا ''باوجود اس کے ہم خلافت و امامت کے سب سے زیادہ لائق ہیں۔ لوگوں نے ہمارے اس حق کو چھین لیا چونکہ ہمیں اختلاف پسند نہیں' امت اسلامیہ کی بھلائی کے پیش نظر اس زمانے میں ہم خاموش رہے اب جبکہ سنت رسولؐ کو ختم کر دیا گیا' بدعتیں ظاہر کر دی گئیں' اس خط کے ساتھ میں اپنا نمائندہ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں میں تمہیں کتاب خدا اور سنت رسولؐ پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہوں اگر تم نے میری بات مان لی تو میں تمہیں صحیح راستہ پر لے چلوں گا۔''

ایک اور خط میں اہل کوفہ کو لکھا:

''قسم اپنی جان کی' امام وہ ہے جو کتاب خدا سے حکم دیتا ہے۔ عدل اختیار کرتا ہے' دین خدا کو قبول کرتا ہے اور خود کو رضائے خدا کیلئے وقف کر دیتا ہے۔''

مکہ میں اہم خطاب

مکہ میں مسلسل آپ کے قتل کی سازشیں کی جاتی رہیں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
شاہین بکسٹال ریل بازار۔ گوجرانوالہ ☆ منیر نیوز ایجنسی مسجد روڈ۔ نواب شاہ

Scanned with CamScanner

اصحاب واعوان کے مشورہ سے مکہ سے روانگی کا قصد کیا اور روانگی سے قبل خطاب فرمایا: ''ساری تعریفیں اللہ کیلئے مخصوص ہیں اور وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے' طاقت صرف خدا ہی کی ہے۔ خدا رحمت فرمائے اپنے رسولؐ پر۔ موت' اولاد آدم کیلئے ایسی ہے جیسے لڑکی کے گلے میں گلوبند بندھا ہے۔ میں اپنے بزرگوں سے ملاقات کی ایسی ہی آرزو رکھتا ہوں جیسے یعقوبؑ کو یوسفؑ کے دیدار کی آرزو تھی۔ میری قتل گاہ اور مدفن پہلے سے منتخب ہو چکا ہے۔ مجھے وہاں پہنچنا ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ سرزمین کربلا کے بیابان کے درندے میرے جوڑ و بازو کو ایک دوسرے سے جدا کر رہے ہیں اور اپنا پیٹ بھر رہے ہیں اور نوشتہ تقدیر سے فرار نہیں کر سکتا۔ ہم اہل بیتؑ رسولؐ راضی برضا خدا ہیں۔ ہم اسکے امتحان و آزمائش پر صبر کرتے ہیں اور وہ ہمیں صابروں کا اجر عطا کرتا ہے جو ہماری راہ میں قربان ہونا چاہتا ہے اور خود کو خدا سے ملاقات کیلئے آمادہ پاتا ہے وہ ہمارے ساتھ آئے۔ انشاء اللہ میں کل روانہ ہو جاؤں گا۔''

حُر کے لشکر سے خطاب

27 ذی الحجہ **60**ھ' ذوحسم' کے مقام پر پہنچے تو آپ کے تعاقب میں حر بن یزید ریاحی ایک ہزار کا لشکر لے کر آن ملا۔ نماز عصر کے بعد آپ نے ان سے خطاب فرمایا:

''لوگو! خدا سے ڈرو' پرہیز گار بنو اور حق کو ان افراد کے اختیار میں قرار دو جو اس کے اہل ہیں اس طرح خدا کو خوشنود کرو۔ اس سلسلے میں ہم اہل بیتؑ تمہارے ولی بننے کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں جو اس کے مدعی ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ عدل سے پیش نہیں آتے اور تمہارے حق میں ظلم کرتے ہیں اور اگر تم ہمارے لئے ایسے حق کے قائل نہیں ہو اور ہماری اطاعت نہیں کرنا چاہتے اور تمہارے خط اور قول میں یکسانیت نہیں ہے تو میں یہیں سے واپس چلا جاتا ہوں'' پھر فرمایا ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ حق پر عمل نہیں کرتے اور باطل سے پرہیز نہیں کرتے۔ ایسے میں مومن کو خدا سے ملاقات کا مشتاق ہونا ہی چاہئے۔ میں موت کو سعادت اور دشمنوں کے ساتھ زندگی کو ننگ و عار سمجھتا ہوں''۔

مقام بیضہ پر خطاب

لشکر حُر ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ بیضہ کے مقام پر امام عالی مقام نے ان سے ایک اور خطاب فرمایا:

''لوگو! رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص ظالم بادشاہ کو حلال' خدا کو حرام اور حرام کو حلال دیتے' خدا کے عہد کو توڑتے' سنت رسولؐ کی مخالفت کرتے اور خدا کے بندوں پر ظلم روا رکھتے ہوئے دیکھے اور قول و فعل سے اس کی مخالفت نہ کرتے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ بنی امیہ نے شیطان کے حکم پر خدا کی اطاعت سے روگردانی کر لی ہے' فساد پھیلا رہے ہیں' خدا کی حدود کا کوئی پاس و لحاظ نہیں کرتے' بیت المال کو خود سے مخصوص کر لیا ہے' خدا کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھ لیا ہے' انہیں ان بدکاریوں سے روکنے کا میں خود کو مستحق سمجھتا ہوں''۔

2 محرم سن **61** ہجری کو کربلا پہنچے۔ اپنے عزیز و اقارب کو جمع کر کے فرمایا:

''اے اللہ! ہم تیرے رسول محمدﷺ کی عترت ہیں۔ ہمیں ہمارے جد کے حرم سے نکال دیا گیا ہے۔ بنی امیہ نے ہمارے حق میں ظلم کیا۔ اے اللہ ہمیں ہمارا حق دلوا دے اور ہمیں ظالموں پر کامیابی عطا فرما۔''

سرزمین کربلا میں وارد ہونے کے بعد اپنے اصحاب سے فرمایا:

''لوگ دُنیا کے بندے ہیں اور دین کو ذائقہ دار چیز سمجھتے ہیں جب تک وہ اپنی زبان سے اس کا مزہ محسوس کرتے ہیں اس کو محفوظ رکھتے ہیں اور جس وقت امتحان و آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے تو دین داروں کی تعداد گھٹ جاتی ہے۔''

شب عاشور اپنے اصحاب سے فرمایا

''میں خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں' بہترین ثنا' خوشی و ناخوشی پر اس کی حمد کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے ہمیں نبوت کے ذریعہ عزت بخشی۔ ہمیں قران کا اور فقہ دین کا علم عطا کیا۔ ہمیں سننے والے کان' دیکھنے والی آنکھیں اور آگاہ دل دیا۔ ہمیں اپنے شکر گزاروں میں قرار دے۔ میں نہیں جانتا کہ کسی کو میرے اصحاب سے زیادہ باوفا اور میرے اہل بیت سے زیادہ فرمانبردار اور صلہ رحمی کے زیادہ پابند اہل بیت ملے ہوں۔ میری مدد پر خدا تم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں جانتا ہوں کہ کل ہماری ان دشمنوں سے جنگ ہوگی۔ میں تم سب کو اجازت دیتا ہوں اور تم سب سے بیعت اٹھا رہا ہوں۔ تم رات کے اندھیرے میں جدھر چاہو نکل جاؤ اور تم میں سے ہر ایک میرے اہل بیت میں سے ایک ایک کا ہاتھ پکڑ کر شہروں اور دیہاتوں میں چلے جاؤ تاکہ خدا تمہارے لئے کشائش پیدا کرے یہ لوگ میرے خون کے پیاسے ہیں اگر میں ان کے ہاتھ آ گیا تو تم سے سروکار نہیں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
نیو شاہین جنرل سٹور۔ کمالیہ ☆ نیو حافظ بکسٹال چوک بلاک نمبر 1۔ سرگودھا

رکھیں گے۔"

دشمن کی فوج سے خطاب

امام حسینؑ نے اپنا گھوڑا طلب کیا سوار ہوئے اور بلند آواز میں ندا کی جسے عمر بن سعد کے لشکر میں سے اکثر لوگوں نے سنا:

"لوگو! میری بات سنو! جنگ کرنے میں اس وقت تک عجلت نہ کرو جب تک کہ میں تمہیں اس چیز کی نصیحت نہ کردوں جس کا ادا کرنا میرے اوپر فرض ہے۔ میں تمہارے سامنے حقیقت بیان کئے دیتا ہوں اگر انصاف سے کام لوگے تو خوش بخت ہو جاؤ گے اور اگر قبول نہیں کرو گے اور حق وانصاف کی راہ سے کنارہ کشی کرو گے اور اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہناؤ گے تو ہم سے جنگ کرو گے۔ (اس کے بعد سورۃ یونس کی آیت **71** اور سورۃ اعراف کی آیت **196** تلاوت فرمائی)۔

لشکر اعداء سے ایک اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"لوگو! میرا نسب یاد کرو' سوچو میں کون ہوں' ہوش میں آؤ' اپنے نفسوں پر ملامت کرو اور غور کرو کیا مجھے قتل کرنا اور میری حرمت پامال کرنا تمہارے لئے روا ہے؟ کیا میں تمہارے نبی کی بیٹی کا بیٹا اور تمہارے نبی کے وصی کا فرزند نہیں ہوں؟ اور آنحضرتؐ کے ابن عم کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا میں اس کا نور چشم نہیں ہوں جس نے سب سے پہلے ایمان کا اظہار فرمایا اور رسولؐ کی ان باتوں کی تصدیق کی جو وہ خدا کی طرف سے لائے تھے؟ کیا سید الشہداء حمزہ میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا جعفر طیار (کہ جنہیں خدا نے دو پر عطا کئے ہیں جن کے ذریعہ وہ بہشت میں پرواز کرتے ہیں) وہ میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ دلوں پر بدی وشقاوت کی مہر لگ چکی ہے۔ وائے ہو تم پر! کیا تم خاموش نہیں ہو گے اور میری بات نہیں سنو گے؟ اس پر عمر ابن سعد کے ساتھی ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ان کی بات سنو۔"

تو آپ نے فرمایا:

"اے گروہ! تمہیں خدا ہلاکت ومصیبت میں مبتلا کرے۔ تم نے ہمیں فریاد و عاجزی سے پکارا تاکہ ہم تمہاری فریاد کو پہنچیں اور ہم جلدی سے تمہاری فریاد رسی کیلئے آگئے تو تم نے وہی تلوار ہمارے اوپر کھینچ لی جو ہم نے تمہارے ہاتھ میں دی تھی اور تم نے وہی آگ ہمارے لئے بھڑکا دی جو ہم نے اپنے تمہارے اور دشمنوں کیلئے روشن کی تھی۔ اپنے دوستوں سے جنگ اور دشمنوں کی نصرت کیلئے کھڑے ہو گئے ہو اگرچہ نہ وہ تمہارے درمیان انصاف کرتے ہیں اور نہ تم ان سے کسی بھلائی کی توقع رکھتے ہو اور یہ سب اس صورت میں ہے ہم سے ایسی کوئی چیز صادر نہیں ہوئی کہ جس کی پاداش میں ہم سے ایسی دشمنی کی جائے اور ہم پر حملہ کیا جائے۔ خدا تمہیں سمجھے' ہمیں اس وقت کیوں پریشان کیا جب تلواریں غلاف میں تھیں اور دلوں میں سکون تھا۔ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف اڑے اور پروانوں کی طرح ایک دوسرے کی جان کی فکر میں پڑ گئے۔ کنیز کی اولادو! گروہوں کے پسماندگان' کتاب خدا سے منہ پھیرنے والو! خدا کی آیات کی تحریف کرنے والو' سنت رسول کو فراموش کرنے والو؛ انبیاء کی اولاد اور ان کے اوصیاء کی اولاد کو تہہ تیغ کرنے والو! مجہول النسب کو صاحبان نسب سے ملحق کرنے والو' مومنو کو آزار پہنچانے والو اور قرآن کو پارہ پارہ کرنے والو' کفر کا ڈھنڈورا پیٹنے والو خدا تمہیں غارت کرے۔ خدا کی قسم بیوفائی اور عہد شکنی تمہاری عادت ہے' تمہارا خمیر مکر و بیوفائی سے آمیختہ ہے۔ اس کے مطابق تمہاری پرورش ہوئی ہے' تم بدترین میوہ ہو' اپنے باغبان کیلئے گلے کی ہڈی ہو' راہزنوں اور غاصبوں کیلئے خوش مزہ' خدا لعنت کرے ان پیمان شکن لوگوں پر جنہوں نے محکم شدہ میثاقوں کو توڑ دیا۔ تم نے خدا کو اپنا کفیل قرار دیا تھا' خدا کی قسم پیمان شکن تم ہی ہو۔ آج عبیداللہ ابن زیاد نے مجھے دو چیزوں کا اختیار دیا ہے یا تلوار کھینچے یا ذلت قبول کرنے کا۔ میں ہرگز ذلت قبول نہیں کروں گا خدا اور اس کا رسولؐ اور مومنین ہرگز ذلت پسند نہیں کرتے۔ ہماری پرورش کرنے والے پاک دامن اور بیدار مغز اور غیرت مند ہیں۔ ہم ہر پست وکمین کی اطاعت نہیں کریں گے۔ اس مختصر جماعت کے ساتھ میں تم سے جنگ کروں گا اگرچہ مجھے مددگاروں نے تنہا چھوڑ دیا ہے۔"

اس کے بعد آپؑ نے کچھ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

اگر ہم کامیاب ہوتے ہیں تو یہ کوئی بات نہیں ہے ہم تو ایک زمانہ سے کامیاب ہیں اور اگر مغلوب ہوتے ہیں تو بھی ہم مغلوب نہیں ہیں' ڈرنا ہماری عادت نہیں ہے لیکن دوسروں کی بدولت قتل ہونا ہماری عادت ہے۔

اے کفران پیشہ لوگو! خدا کی قسم میری شہادت کے کچھ دنوں بعد ہی اتنی دیر بعد جتنی دیر میں ایک سوار اپنے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے زمانہ تمہیں چکی کے پاٹوں کی طرح پیس دے گا اور تم کو خوف وہراس کے دریا میں ڈبو دے گا۔ یہ وعدہ میرے والد نے مجھ سے میرے جد کی طرف سے کیا ہے۔ تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کی رائے کے بارے میں ایک بار غور کرو تاکہ تم زمانہ کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہ سکو۔ میں نے تو اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا ہے میں جانتا ہوں کہ خدا کی قدرت بالغہ ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
ملک اللہ بخش نیوز ایجنٹ ٹریفک چوک۔ ڈیرہ غازی خان

يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ○ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ○ (سورۃ فجر آیت 27 تا 30)

ترجمہ: اے پورا اطمینان رکھنے والے نفس تو پلٹ آ اپنے پروردگار کی طرف اس طرح کہ تو اس سے خوش رہے اور وہ تجھ سے خوش ہو۔ تو شامل ہو جا میرے (خاص) بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

سلام ساکن کربلا پر

سلام آلودۂ خاک وخون پر

سلام شہیدوں میں سب سے پردرد شہید پر

سلام اس پر جس پر آسمان کے فرشتے روئے

سلام ان گریبانوں پر جو خون سے بھرے ہوئے تھے۔

سلام ان ہونٹوں پر جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔

سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

سلام ان پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔

سلام ارض کربلا پر بہنے والے خون پر۔

سلام جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے اعضاء پر۔

سلام نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر۔

سلام پردہ دار خواتین پر۔

سلام جناب علی اکبر پر۔

سلام کمسن شیر خوار پر۔

سلام ان مسافروں پر جو اپنے وطن سے دور ہوئے۔

سلام ان جسموں پر جنہیں بعد شہادت لوٹا گیا۔

سلام بے کفن دفن کیے جانے والوں پر۔

سلام ان سروں پر جنہیں جسموں سے جدا کر دیا گیا۔

سلام اس پر جس پر جبرائیلؑ نے فخر کیا۔

سلام اس پر جس کو گہوارے میں میکائیلؑ نے لوریاں دیں۔

سلام اس پر جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا۔

سلام اس پر جسے اس کے زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا

سلام اس پر جس پر ہر ظلم روا رکھا گیا۔

سلام اس پر جس کو گرد ونواح کے گاؤں والوں نے دفن کیا۔

سلام اس پر جس کی شہ رگ کو بے دردی سے کاٹا گیا۔

سلام اس پر جو یکہ وتنہا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا۔

سلام اس ریش اقدس پر جو خون سے سرخ تھی۔

سلام اس رخسار پر جو خاک آلودہ تھا۔

سلام اُن دانتوں پر جن پر ظلم کی چھڑی چل رہی تھی۔

سلام ان جسموں پر جو بیاباں میں برہنہ پڑے تھے جن کو ستمگارانِ اُمت بھیڑیوں کی طرح دوڑ دوڑ کر جھنجھوڑ رہے تھے اور لکھنے دسندے بن کر لوٹ کھسوٹ کیلئے منڈلا رہے تھے۔

میرے مولا! آپ پر سلام، آپ کے قبہ کے گرد جمع رہنیف والے اُن فرشتوں پر سلام جو آپ کے صحن اقدس کا طواف کرتے ہیں۔ آپ پر سلام! میں نے آپ کی جانب رُخ کیا ہے اور آپ کی بارگاہ سے کامیابی کا اُمیدوار ہوں۔

آپ پر سلام! آپ کی حرمت پہنچاننے والے کا سلام آپ سے خالص محبت رکھنے والے کا سلام، آپ کی محبت کے ذریعے قرب خدا حاصل کرنے والے کا سلام آپ کے دشمنوں سے بیزار مخلص کا سلام، اس کا سلام جس کا دِل آپ کے غم سے زخمی ہے اور آپ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے آنسو نہیں تھمتے۔

یارسول اللہؐ! آپ کا فرزند آپ کا بچہ قتل کر دیا گیا اور آپ کے گھر والوں اور جانثاروں کو مار دیا گیا، آپ کے بعد آپ کی ذریت کو قید کر لیا گیا اور آپ کی ذریت کو وہ دکھ دیئے گئے جن دکھوں سے ان کو بچانا اُمت پر فرض تھا۔

خداوندا! رحمت خاص نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر۔ میری توبہ قبول فرما اور مجھے روتا دیکھ کر مجھ پر رحم فرما میرے گناہ بخش دے، میرے رنج وملال کو دور کر اور میری خطا معاف کر دے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ المدینہ میگزین سیلرز۔ تحصیل بازار۔ بہاولنگر

مظلوم کربلاؑ اور قبیلہ بنی اسد

سلیمان رضا جعفری

8 ذی الحجہ سنہ 60 ہجری کو امام مظلوم نے مکہ چھوڑا اور کربلا کی طرف روانہ ہوئے۔ 2 محرم کو آپؑ کربلا میں پہنچے تو مولا حسینؑ کا اسپ باوفا چلتے چلتے رُک گیا اور امام مظلومؑ نے گھوڑے کو آگے بڑھانا چاہا مگر گھوڑا آگے نہ بڑھا۔ نگاہِ امامت کچھ سمجھی لوگوں سے دریافت کیا کہ اس سرزمین کا نام کیا ہے؟

لوگوں نے بتایا: اس سرزمین کو غاضریہ کہتے ہیں۔

امامؑ نے پوچھا: اس کا کوئی اور نام بھی ہے؟

لوگوں نے بتایا: اس سرزمین کو نینوا بھی کہتے ہیں۔

امامؑ نے پوچھا: کیا اس سرزمین کا اور بھی کوئی نام ہے؟

لوگوں نے بتایا: اسے کربلا بھی کہتے ہیں۔

امامؑ نے ایک سرد آہ بھری اور گھوڑے سے اُتر کر سجدہ خالق میں سر رکھ دیا۔ یہ پہلا سجدہ تھا امام مظلوم کا زمین کربلا پر اور آخری سجدہ بھی اسی زمین پر عاشور کے دن عصر کے وقت ادا کیا۔

مولا حسینؑ نے قبیلہ بنی اسد کے سرداروں کو بلایا جو کربلا کے زمین دار تھے۔ ان سے کہا کہ میں یہ زمین خریدنا چاہتا ہوں۔

انہوں نے کہا: حکم امامؑ سے انکار نہیں لیکن اپنے بزرگوں سے سنتے آئے ہیں کہ جو بھی نبیؑ یا وصیؑ اس زمین پر آیا اس نے تکلیف ہی اٹھائی۔ امامؑ نے فرمایا: اللہ کی مرضی یہی ہے کہ یہ زمین قیامت تک شہیدوں کی خواب گاہ بنے۔ اس کے بعد امام مظلومؑ نے ساٹھ ہزار درہم دے کر 6 میل زمین خریدی اور مندرجہ ذیل شرائط پر انہی کو بخش دی۔ شرائط یہ تھیں:

(1) جس جگہ ہماری قبریں بنائی جائیں وہاں کھیتی باڑی نہ کی جائے۔

(2) ہمارے زائرین کو ہماری قبروں کے نشان بتانا اور انہیں تین دن اپنا مہمان رکھنا۔

(3) 11 محرم کو یزیدی فوج اپنے نجس لاشے دفن کر کے چلے جائیں تو تم لوگ اپنے آدمیوں کے ساتھ آ کر ہمارے لاشوں کو دفن کر دینا۔

مردوں کو یہ تاکید کرنے کے بعد نواسہ رسولؐ نے قبیلہ بنی

اسد ☆ مکتبہ حسینیہ مین بازار پنڈ دادنخاں ☆ بابر بکسٹال نیا اڈالاریاں۔شور

کوٹ

کی عورتوں کو بلا کر ایک قطار میں کھڑا کیا اور اپنا تعارف اس طرح کروایا:

"میں زینبؑ کا بھائی ہوں، فاطمہ زہراؑ کا بیٹا ہوں، میں تمہارے رسولؐ کا نواسہ ہوں۔ میں علی المرتضیٰؑ کا بیٹا ہوں۔ بیبیو! اگر تمہارے مرد حکومت کے خوف سے ہمیں دفن نہ کر سکیں تو تم فرات سے پانی بھرنے کے بہانے ادھر سے گزرنا اور ہر بار ہماری لاشوں پر مٹی ڈالتی رہنا۔"

اس کے بعد امام مظلومؑ نے قبیلہ بنی اسد کے بچوں کو بلایا اور ایک قطار میں کھڑا کر کے ان سے اپنا تعارف کرایا۔ بچو! میں بھی تمہاری عمر کے بچے رکھتا ہوں جو روزِ عاشور سب شہید ہو جائیں گے۔ میں ساقی کوثر کا فرزند ہوں اگر تمہارے ماں باپ ہمیں دفن نہ کر سکیں تو تم کھیل کے بہانے ادھر آ جانا اور کھیلتے کھیلتے ہماری لاشوں پر مٹی ڈالتے رہنا۔

قبیلہ بنی اسد آج بھی مولاؑ کی وصیت پر عمل کرتا چلا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ مکتبہ حسینیہ مین بازار پنڈ دادنخاں ☆ بابر بکسٹال نیا اڈالاریاں۔شورکوٹ

امام زین العابدینؑ کا پیغام اپنے حسینیوں کے نام

عاشور کے سورج کی پہلی کرن نے فرزند رسولؐ کے پر عزم چہرے کو بوسہ دیا اور خیام گاہ حسینی سمیت بہتر کی زیارات کی اور آخر یہ کرنیں بہتر کے لہو میں ڈوب کر جلے ہوئے خیام حسینیؑ کا پرسہ دینے کیلئے کائنات میں پھیل گئیں تو ثانی زاہرہ تاریخ کا وہ کردار بنیں جسے نہج البلاغہ کی تفسیر کہتے ہیں بعد حسینؑ زینبؑ حسینؑ بنیں اور قافلہ سالار سید سجادؑ اس زخمی قیدی سجاد کی صدا سنائی دیتی ہے۔ سنو سنو میرے حسینیو میرے اعزادار و تاریخ کے کردار و میری آنکھوں کا خون اتنا سستا تو نہیں تھا۔ اس میں سرکار ہاشم کی انا تھی۔ میری آنکھوں میں شام غریباں کے لمحے ٹھہر گئے خیموں سے اٹھنے والا دھواں آج بھی میرے دل سے اُٹھ رہا ہے۔ میرے حسینیو! میرے اعزادار و اپنی وجہ تخلیق کو سمجھو توحید نے شب ہجرت ہمیں خریدا تھا ذوالعشیرہ کی قیمت ہم نے ادا کی۔ دادا اور پوتے کا فاصلہ ہی کتنا، میں لہجہ علیؑ میں بول رہا ہوں۔ میرے حسینیو! ذرا سوچو میرا خون جگر آنکھوں کے راستے کیوں بہہ گیا؟ میرے شباب پر زندان نے ضعیفی کیوں طاری کر دی؟ میرے باقرؑ کا بچپن بازار میں کیوں بیت گیا؟ میری سکینہ کے رخسار آج بھی نیلے ہیں۔ میری آنکھیں خون روتی رہیں مگر آج بھی ہر حسینی قافلے کی نگراں ہیں۔ میرے حسینیو! تم حسینی ہو دُنیا میں پھیلے ہوئے۔ تم خاکسارانِ در بوتراب ہو۔ تمہارا خدا ایک، قران ایک، رسولؐ ایک ہے تمہاری وجہ تخلیق ایک اور مقصد بھی ایک ہے۔ تم وہاں وہاں رہو جہاں جہاں محمدؐ و آلِ محمدؐ کا ذکر خیر ہو۔ میرے حسینیو! تاریخ کے کردارو!

توڑ دیتے ہیں فتنہ باطل کو دبا دیتے ہیں
خون دہکے ہوئے ذروں کو پلا دیتے ہیں
اپنی گودوں کے چراغوں کو بجھا دیتے ہیں
اپنے چاندوں کو اندھیرے میں سلا دیتے ہیں
مثل شبیر جو پیغام عمل دیتے ہیں
ایسے ہی لوگ زمانے کو بدل دیتے ہیں

دعا منقول از حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

جن اور انسان کے شر اور نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے مندرجہ ذیل دعا صبح اور شام کی نمازوں کے بعد پڑھا کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَ اِلَی اللّٰہِ وَفِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِلَیۡکَ اَسۡلَمۡتُ وَ اِلَیۡکَ وَجَّھۡتُ وَجۡھِیۡ وَ اِلَیۡکَ فَوَّضۡتُ اَمۡرِیۡ وَ اِلَیۡکَ اَلۡجَاتُ ظَھۡرِیۡ فَاحۡفَظۡنِیۡ بِحِفۡظِ الۡاِیۡمَانِ مِنۡ بَیۡنِ یَدَیَّ وَمِنۡ خَلۡفِیۡ وَ عَنۡ یَمِیۡنِیۡ وَ عَنۡ شِمَالِیۡ وَ مِنۡ فَوۡقِیۡ وَمِنۡ تَحۡتِیۡ مِنۡ خَلۡفِیۡ فَادۡفَعۡ عَنِّیۡ بِحَوۡلِکَ وَ قُوَّتِکَ فَاِنَّہٗ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاھِرِیۡنَ صَلَوٰاتُکَ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَائِھِمۡ وَمُخَالِفِھِمۡ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا

کہ میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دنیا کے بہترین انسان تھے۔ ان کی زندگی سے دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ میرے والد شیر خدا کے کارنامے اَن مٹ تھے۔ ضرورت تھی کہ ایسے باپ کے بعد جس کی زندگی بے مثال رہی، میں نہ صرف پرستارانِ توحید کو بلکہ اِس دنیا میں بسنے والوں کو بتا دوں کہ یہی انسان اپنے اعمال سے زندگی اور موت دونوں کو جنت اور دوزخ بنا دیتا ہے اور باغ حیات میں ایسے پھول کھلا سکتا ہے، جو فنا سے محفوظ رہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سید حسن رضوی مرحوم

حسینؑ ابن علیؑ کا قافلہ

حصارِ شام میں تنہا کھڑا ہے
وہ سورج خون میں ڈوبا ہوا ہے
نبی زادوں کے خیمے جل چکے ہیں
دیا بیچارگی کا جل رہا ہے
کمانیں ہو گئیں تیروں سے خالی
گلا اِک بے زباں کا چھد چکا ہے
طنابیں جسم کی سب کٹ چکی ہیں
کہیں بازو کہیں پر سر پڑا ہے
فلک پر غم کے بادل چھا گئے ہیں
سرِ بازار زینبؑ بے رِدا ہے
ستم ڈھائے ہیں اتنے ظالموں نے
سوا نیزے پہ سورج آگیا ہے
پرندے ڈالیوں پر نوحہ خواں ہیں
یہ کس کا آشیاں اُجڑا ہوا ہے
عجب تاثیر ہے اُن کے لہو میں
کہ خاکِ کربلا خاکِ شفا ہے
مدینے کی زمیں سے کربلا تک
ہر اِک ذرہ ستارہ بن گیا ہے
دِلوں میں ہے رواں جو مدتوں سے
حسینؑ ابن علیؑ کا قافلہ ہے
جھڑی آنکھوں سے اب تھمتی نہیں ہے
کہ اشکِ غم کا موسم آگیا ہے
حسنؔ اب کربلا والوں کا ماتم
جہاں دیکھو وہیں پر ہو رہا ہے

صہبا اختر (مرحوم)

حسین علیہ السلام

کس قدر آہوں کے شعلے کتنے نالوں کے شرر
کتنے لفظوں کے سمندر کتنے اشکوں کے گہر
کر چکی دُنیا نچھاور اِک غمِ شبیرؑ پر
صرف اِک روداد پر ہے کتنی صدیوں کا اثر
لکھ چکے سب داستانِ کربلا میں کیا لکھوں
فکر ہے مشکل مِرے مشکل کشاؑ میں کیا لکھوں
میں گدائے کوئے معنی کوچۂ فن کا فقیر
میں انیسِ عہدِ حاضر ہوں نہ ماضی کا دبیر
کھینچنا آتی نہیں مجھ کو سخن کی اِک لکیر
میں ہوں اپنے جہل کے زنداں کی ظلمت کا اسیر
سہہ رہا ہوں جہل کی ظلمت کی ناوک افگنی
روشنی اے علم کے خورشیدِ تاباں روشنی
جس نے خونِ دِل دیا ہر گلستاں کے واسطے
گھر لٹایا جس نے دُنیا کے اماں کے واسطے
جس نے اپنی جان دی سارے جہاں کے واسطے
روشنی درکار ہے اس کے بیاں کے واسطے
علم جس کی زندگی تھا علم جس کے دِل کا چین
صاحبانِ فکر و معنی جس کو کہتے ہیں حسینؑ
وہ فضائے جہل میں تھا علم کی رخشندگی
تیرگی کفر میں ایمان کی تابندگی
اس کو بخشی ہے شہادت نے عجب پائندگی
ختم ہو سکتی نہیں اس کی مبارک زندگی
کفر سے شیرازۂ ایماں بکھر سکتا نہیں
جہل مر سکتا ہے لیکن علم مر سکتا نہیں

عبدالعزیز چشتی۔ شور کوٹ

تکمیل قربانی

انبیاء کے جد امجد ابراہیم خلیل اللہ سے اللہ نے فرزند خلیل اسماعیلؑ کی قربانی مانگی۔ آداب فرزندی کی بجا آوری کے لئے فرزند خلیل بڑے شوق سے قربان گاہ تک پہنچے۔ عظیم باپؑ نے تابع فرمان بیٹے کی نازک گردن پر چھری رکھ دی۔ لیکن! آخری وقت میں چھری کو اسمٰعیلؑ کا گلا کاٹنے کی ممانعت کردی۔ چھری چلی تو جنت سے لائے گئے دُنبے کی گردن پر چل گئی۔ باپؑ نے آنکھوں سے پٹی کھول کر دیکھا تو دُنبہ اُس قربان گاہ میں تڑپ رہا تھا اور بیٹا سلامت کھڑا تھا۔ باپ بیٹا گہری سوچوں میں کھو گئے۔ اچانک منظر ہی بدل گیا۔ کانوں میں آواز بڑی "خلیل اللہ! قربانی کی ابتداء تیرے ہاتھوں سے مقصود تھی لیکن اس کی تکمیل صدیوں بعد کسی مناسب وقت پر ہوگی۔ اس ابتدائی اقدام کے نتیجے میں تیرا فرزند ذبیح اللہ کہلائے گا لیکن! مرتبہ شہادت نہیں حاصل کرے گا۔" بوڑھے آسمان نے تقریباً پانچ ہزار سال بعد دریائے فرات کے کنارے نواسۂ رسولؐ جگر گوشۂ بتولؑ اور نور چشم علی المرتضیٰؑ کو اس قربانی کی تکمیل کرتے ہوئے دیکھا۔ پہلے تو فاطمہؑ کے لال کو میدانِ کربلا میں یزیدی افواج نے پورے کارواں سمیت روک لیا پھر گھیر لیا۔ اُن پر پانی بند کر دیا گیا۔ فرات کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے پانیوں پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔ راستوں کی ناکہ بندی کر دی گئی۔ رحمت اللعالمینؐ کے جگر گوشوں اور پیاروں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ یزیدی جرنیلوں نے نبیؐ کے نورِ عین کو بیعت یزید پر مجبور کرنا چاہا لیکن وہ تو حسینؑ تھے؟

سر داد! نہ داد دست در دست یزید

اس عظیم قربانی کی تکمیل کے لئے قادرِ مطلق نے نبیؐ کے گھرانے سے شیرِ خدا فاتح خیبر فرزند علی المرتضیٰ حضرت حسینؑ کو چن لیا۔ جس کی شہادت کی گواہی اور بشارت اُن کے ناناؐ نے بہت پہلے دیدی تھی۔ حضورؐ بار بار حسینؑ کا گلا چوما کرتے تھے کیونکہ مستقبل میں اسی گلے پر چلنے والی تلواروں، تیروں اور خنجروں نے اسلام اور دین نبوی کا پرچم بلند کرنا تھا۔

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

شہید کربلا کی گردن کاٹنے والی کسی تلوار کو رُکنے کا حکم یا اشارہ نہ ملا۔ حسینؑ عملی طور پر حق قربانی ادا کر گئے اور اپنے ناناؐ کی حرمت کو بچاتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

شمر لعین، حضرت حسینؑ کی گردن تن سے جدا کرنے لگا تو اللہ کے فرشتوں کو حکم ہوا کہ آج سب قریب ہو کر دیکھ لو کہ جس قربانی کی ابتداء خلیل اللہ نے کی تھی وہ آج بڑی کامیابی سے مکمل ہو رہی ہے۔ فضاؤں میں المناک آواز گونجی جو ساری دُنیا نے سنی۔

قتل الحسین به کربلا (حسینؑ کربلا میں شہید ہو گئے)

قطعہ

☆...... شری دشوناتھ

تجلیات حقیقت کی انتہا کیا ہے
فضائے روح میں گونجی ہوئی صدا کیا ہے
علم نے ڈوب کے خون میں بتا دیا عباسؑ
جو حق کی راہ بتاتی ہے وہ وفا کیا ہے

☆......☆☆☆......☆

قطعہ

لوگوں کی طرح منکر قرآن نہیں ہوں
ہے فخر مجھے بے سروسامان نہیں ہوں
معصومؑ کو بھی قتل کیا کرتے ہیں یہ لوگ
صد شکر میں ہندو ہوں مسلمان نہیں ہوں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
سعید کتب خانہ زیر جامع مسجد۔ ہارون آباد ☆ وہاڑی نیوز ایجنسی۔ وہاڑی

خطیب کربلا و نجف علامہ ذوالفقار علی جعفری۔ راولپنڈی

علی اکبرؑ ہمشکل پیمبرؐ قلب اسلام

چودہ سو 27 ہجری کا آغاز......اور ایک بار پھر ہم...... تجدید اظہارِ مؤدت آلِ محمدؐ کیلئے...... ماتم کناں ہیں...... اتنی صدیاں بیت گئیں......مگر کربلا والوں کا تذکرہ...... ہر آن اور ہر زبان......تازہ...... یہ اس لئے کہ خالق دو جہاں نے مظلومیت کے اعتبار سے اہل بیت نبوت کو منتخب کرلیا تا کہ پیغام حسینیؑ...... ورد کی موجوں پر مسلسل اور متواتر آگے بڑھتا رہے......اہل حریت۔

اسی مظلومیت کے سہارے زندگی کی کٹھن راہوں کو طے کرتے کرتے مقصدِ حیات با احسن طریق حاصل کریں......تا کہ فکر انسانی اس میں تمیز کر سکے......کہ چراغ مصطفوی کہاں کہاں روشنی دے رہا ہے اور شرار ابولہبی......کہاں کہاں......اور کس روپ اور بہروپ میں اسلام اور ایمان والوں کے دل، دماغ......فہم و ادراک، تدبر و تعقل اور شعور کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے۔

حق و باطل کی جنگ طویل بھی ہے اور المناک بھی۔ حق کبھی آدمؑ کی شکل میں...... کبھی نوحؑ کی...... کبھی حضرت ابراہیمؑ کی......اور...... کبھی حضرت موسیٰؑ کی...... کبھی حضرت اسماعیلؑ کی شکل میں اور کبھی سرورِ دو جہاں ختم الرسل عقلِ کل دانائے سبل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں مشیتِ الٰہی کو زندگی کے ہر پہلو پر جاری و ساری کرنے کیلئے کوشاں رہتا ہے......لیکن باطل......اگرچہ ہر دور میں رسوا ہی ہوتا ہے...... مگر کبھی ابلیس کی شکل میں...... کبھی نمرود کی...... کبھی فرعون کی اور...... کبھی شداد کی...... کبھی ابوجہل کی......اور...... کبھی بولہب کے روپ میں خدا کے مخلص عباد کو صراطِ مستقیم سے ہٹانے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے مگر بے سود۔ لیکن چشم فلک نے حق و باطل کی ایسی آویزش صبح آغاز سے آج تک نہیں دیکھی......جس کا مظاہرہ کھلے میدان میں ۶۱ ھ میں ارض نینوا میں ہوا۔ یزیدیت......اپنے اسلاف پر نازاں۔ حسینیتؑ......اپنے اسلاف کا مکمل آئینہ دار۔ یزیدیت......آدمؑ سے خاتمؐ تک دین اسلام مٹانے کے لئے کمر بستہ۔ حسینیتؑ......شجر اسلام کی بقا کیلئے......خون جگر دینے پر مستعد۔ یزیدیت......توحید و رسالت کو مسخ کرنے پر تیار۔ حسینیتؑ چار دانگ عالم میں توحید کا ڈنکا بجانے اور رسالت کا کلمہ پڑھانے کیلئے پرعزم۔

......فرزند رسولؐ...... نے یزیدیت کی شہ رگ حیات کچلنے کے لئے دشت نینوا میں مظلومیت کے خیام نصب کر دیئے......اور ظالم کو ہر موقع فراہم کیا کہ وہ جتنا ظلم کر سکتا ہے کرے۔ جتنا ظلم و جور کر سکتا ہے کر گزرے۔ جتنے مصائب ڈھا سکتا ہے، جتنے مظالم توڑ سکتا ہے، جتنی سفاکی کا مظاہرہ کر سکتا ہے، جتنی خون آشامی سے اپنے پنجے رنگین کر سکتا ہے، جتنی سنگدلی سے کام لے سکتا ہے...... جتنے حربے استعمال کر سکتا ہے......کر گزرے......اس لئے کہ ادھر تلواریں ہیں......تو ادھر شانے ہیں......اُدھر تیر ہیں تو اِدھر بے شیر ہیں......اُدھر برچھیاں اور نیزے ہیں......تو اِدھر جگر اور کلیجے ہیں......اُدھر انیاں ہیں تو اِدھر حلقوم ہیں، اُدھر سے سنگ باری ہے تو اِدھر پیشانیاں ہیں، سر و سینے ہیں......اُدھر مسرت کے شادیانے ہیں، اِدھر......تکبیر و تحلیل کی آوازیں ہیں، اُدھر عیش کوشی ہے اِدھر رکوع و سجود و عبادت خداوندی ہے۔ اُدھر دُنیا پر گھمنڈ ہے اِدھر خالق کی مشیت و ارادہ پر تسلیم و رضا ہے......اور ایسے میں ایک ایک کر کے فرزند رسولؐ......اپنے اعزاء......توحید و رسالت کی حفاظت کیلئے......اسلام کی بقا کیلئے......کرب و بلا کے تپتے صحرا میں یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے۔ ایک مرتبہ۔ مولا حسینؑ نے......چہرہ علی اکبرؑ پر نظر ڈالی......فرزند رسولؐ نے نگاہِ امامت سے دیکھا۔ میرے مظلوم امامؑ کے لبوں کو حرکت ہوئی۔ تاریخ نے الفاظ اپنے سینے میں محفوظ کر لئے......معصوم کے نطق نے دِل کی گواہی دی......عظمت علی اکبرؑ کو بتانے کے لئے ایک مرتبہ......سورۃ آل عمران کو چن لیا......اور اس سورۃ کی ایک آیت کو پڑھنا شروع کیا......لیکن کب؟ اس وقت جبکہ......آپ نے فرمایا......**تقدم یا ولدی**...... میرے لختِ جگر......آگے بڑھو......لیکن اس سے پہلے......مولا حسینؑ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھارہ سال کے کڑیل بیٹے کو اسلحہ جنگ پہنایا......زرہ زیب تن کی، سر پر خود پہنایا......اپنے بابا حضرت علی علیہ السلام کا کمر بند باندھا......اور عقاب

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
گلزار نیوز ایجنسی۔ اکبر مارکیٹ۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

نامی گھوڑے پر سوار کیا اب کہا...... ثمرۃ فوادی ...... میرے میوہ جگر بذو..... حضرت علی اکبرؑ...... آہستہ آہستہ جانے لگے...... اِدھر فاطمہؑ کے لال کے لب ہلے۔ ہوا کے دوش پر آواز گونجی...... مولاؑ فرمانے لگے:

ان اللہ اصطفی ادم و نوحا و ال ابراھیم و ال عمران علی العالمین ذریۃ بعضھا من بعض o

اس آیت کا اطلاق...... حضرت علی اکبرؑ پر کر کے مظلوم نینوا نے بتایا...... جس کو میں بھیج رہا ہوں وہ ذریت رسولؐ ہے۔ وہ آل ابراہیمؑ سے ہے۔ وہ آل عمران سے ہے...... اصطفٰی کی منزل پر ہے...... تعارف کرا دیا تاکہ مد مقابل یہ عذر نہ پیش کر سکے کہ ہم جانتے نہ تھے...... کون مارا گیا...... آیت پڑھی...... بیٹے کے چہرے پر نظر ڈالی...... ایک مرتبہ چیخ نکل گئی...... پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے...... آسمان کی جانب نظر کی فرمانے لگے۔

اللھم اشھد علی ھولا القوم.

پالنے والے تو اس قوم پر گواہ رہیو۔

لقتابہ زالبھم غلام.

اب ایک ایسا جوان ان کی طرف جا رہا ہے

اشبہ الناس خلقا و خلیقا و مزطقا برسولک.

اسے میں جہاد کے لئے بھیج رہا ہوں کہ جو مکارم اخلاق کے اعتبار سے' حسن و صورت کے اعتبار سے رفتار و گفتار کے لحاظ سے تیرے حبیب و رسولؐ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہے۔

مولا حسینؑ کے دل کی آواز یہیں نہیں رکی..... ایک اور حقیقت زبان پر آئی..... پالنے والے..... یہ وہ جوان اب شہادت گاہ کو جا رہا ہے..... کہ

و کنا اذا اشتقنا الی نبیک نظرنا الی وجھہ.

جب ہمیں تیرے نبی ﷺ کی زیارت کا اشتیاق ہوتا تھا تو ہم چہرہ علی اکبرؑ کو دیکھتے تھے۔

سادات و مومنین ...... خدا وند دو عالم آپ کو بچوں سمیت آباد رکھے ...... ایک لمحے کے لئے سوچئے ...... نگاہ امامت میں ...... حضرت علی اکبرؑ کی کیا منزل ہے...... چہرہ علیؑ بن ابی طالبؑ پر نگاہ ڈالنا...... عبادت رخ انوار رسالتؐ پر نگاہ ڈالنا...... یقیناً عبادت رسالت مآبؐ...... خاتم النبیینؐ...... حضرت آدمؑ سے لے کر ان تک تمام انبیاء کی خصوصیات آپ میں بدرجہ اتم...... گویا آپ نبوت کلی کے مالک ...... یعنی سرکار دو جہاں کے چہرہ اقدس پر نگاہ ڈالنا...... گویا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی زیارت کرنا۔ اب مولا حسینؑ کے الفاظ پر غور کریں...... فرماتے ہیں جب ہم...... تیرے نبی کی زیارت کے مشتاق ہوتے ہیں تو چہرہ علی اکبرؑ دیکھتے تھے...... گویا...... ان کا چہرہ...... درحقیقت امامت کی توجہات رسالت مآب کی طرف مبذول کراتا تھا۔ اب اس سے بڑھ کر اور کیا عظمت علی اکبرؑ ہو سکتی ہے کہ کائنات کی نظریں رسولؐ پر اور علی اکبرؑ...... شبیہ پیغمبرؐ...... گویا دو جہاں کا رخ حیات ان کی طرف ...... اب یہ شعر ملاحظہ کیجئے:

جس نے ہم شکل پیمبر کو کیا تھا زخمی
قلب اسلام میں وہ نوک ...... آج بھی ہے

جب تک دُنیا ہے اسلام رہے گا...... حضرت علی اکبرؑ کا ذکر رہے گا۔ اس لئے کہ وہ نیزہ...... دراصل سینہ اکبرؑ میں نہیں قلب اسلام میں پیوست کیا گیا تھا...... آیئے...... ایک منزل اور دیکھیں۔

علیؑ کا علیؑ پوتا...... پھوپھی زینبؑ سے رخصت کا طلب گار ہے۔ دنیائے اُردو ادب کے سب سے بڑے مرثیہ نگار میر انیس اپنے سید مظلوم کے متعلق فرماتے ہیں۔

اکبر پھوپھی کو دیکھ کے بولے کہ ہے غضب
میدان کو چلے ہیں شہنشاہ تشنہ لب
دوڑے سروں کو کھولے ہوئے اہل بیت سب
بانو گری تڑپ کے' زمین پر بصد قلب
بیٹے نے ہاتھ تھامے شہ کربلائی کے
زینبؑ نے سر لگا دیا سینے سے بھائی کے

...... ہمارے ماں باپ قربان...... مولا حسینؑ کی مظلومیت پر..... فرمانے لگے۔

شانے پہ رکھ کے منہ کو پکارے شہ زمن
اماں کی تم سے بو مجھے آتی ہے اے بہن
بولی یہ ہاتھ جوڑ کے بانو نے خستہ تن
آقا ابھی تو زندہ ہے اکبرؑ سا صف شکن
دُکھ درد میں پدر کے پسر کام کرتے ہیں
آپ ان کے ہوتے کس لئے میداں میں جاتے ہیں

فرزند رسولؐ نے بہن کی بات سنی' دل پر چوٹ لگی...... آہ سرد نکلی۔ فرمانے لگے۔

شہ نے کہا بہن مجھے اس کا نہیں خیال
ہے تم کو ہاجرہؑ کی طرح صبر میں کمال

کتاب گھر نزد دارالشفاء میڈیکل سنٹر بالمقابل ڈالسن اڈا شکاری

اپنے چمن کو دیکھ کے ہوتے ہیں سب نہال
خود چاہتا ہوں میں کہ یہ گل نہ ہو پائمال
شادی کے دِن ہیں اس غریب الوطن کی ہے
صدمہ بڑا یہ ہے کہ ریاضت بہن کی ہے

پھوپھی سے...... ماں سے...... بہر حال...... رخصت ملی...... علی اکبرؑ چلے...... ایک مرتبہ...... مولاؑ پکارے ولدی...... بیٹا...... ذرا رُک جاؤ...... رُکے...... پھر بیٹے کے چہرے پر نگاہیں ڈال دیں...... ایک مرتبہ ابن سعد کو مخاطب کر کے کہا: اے ابن سعد...... خدا تیرے رحم کو قطع کر دے۔ دُنیا میں کوئی امر تیرے لئے مبارک نہ کرے ...... تجھ پر ایک شخص کو مسلط کر دے جو تجھے تیرے فرش پر قتل کر دے...... جیسا کہ تم نے میرے رحم کو قتل کر دیا اور رسالت مآبؐ سے میری قرابت کا لحاظ تک نہ کیا۔ مگر کب تک...... شبیہ پیغمبرؐ کی بے حرمتی شروع ہو گئی' چاروں طرف سے اشقیا حملہ پر حملہ کرتے...... علی اکبرؑ نے ایک مرتبہ پلٹ کر فرزند رسولؐ سے پانی مانگا' پھر میدان میں آئے...... اب چاروں طرف سے تلواریں' نیزے بھالے...... ایک مرتبہ آواز دی...... بابا...... خبر لیجئے...... میرے جد بزرگوار...... نانا رسولؐ آ گئے...... مجھے ایسے ساغر سے سیراب فرمایا ہے جس کے بعد مجھے پھر پانی پینے کی خواہش نہیں ہوگی...... امام کی آواز گونجی...... بیٹا...... تیرے بعد دُنیا پر حیف ہے...... ہاں...... ہم بھی اسی منزل کو جانے والے ہیں...... جہاں...............۔

نیو ملک بک سنٹر

زنجانی جنتری **2004**' ہر ماہ آئینہ قسمت کا تازہ شمارہ فیصل آباد میں نہ ملنے کی صورت میں مکمل با اختیار ڈیلر نیو ملک بک سنٹر سے حاصل کریں

نیو ملک بک سنٹر دکان نمبر **8** عرفات بزنس سنٹر بالمقابل گورے اینڈ گورے میڈیکل سٹور فیصل آباد فون نمبر: **2619580**

حامل نوٹ کا رزق کشادہ نہ ہوا تو اُسے حق ہوگا کہ قیامت کے دن شاہ زنجانی کا دامن گیر ہو

جو شخص فاضل مال اس لئے طلب کرتا ہے کہ اپنے اہل وعیال کی عزت محفوظ رکھ سکے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے کہیں برتر ہے۔ (ارشاد امام علی رضا علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر ستارہ مشتری کی بابرکت شرف یافتہ سعادتوں میں شرف مشتری کا گارنٹی شدہ نوٹ آپ کیلئے تیار کرنیکی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ قبل ازیں پانچ روپے کے شرف مشتری کے نوٹ کو **منجم زنجانی برادرز** نے تیار کر کے ہزاروں بہن بھائیوں کو فیضیاب کیا۔ **12** سال کے بعد کائنات میں خیر و برکت کی لہریں نصیب یاوری' رزق و دولت لاتی ہیں۔ انہی سعاعتوں کو عامل شاہ زنجانی نے آپ کیلئے سمیٹ لیا ہے۔ شرف مشتری کے حامل کا رزق کشادہ ہونے لگے گا۔ اس نوٹ کی' کی **(Key)** اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینا ہے۔ تبھی شرف مشتری کے نوٹ سے فیض پائیں گے۔ جس طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ابجد قمری **786** ہیں اور مفرد **3** ہے۔ اسی طرح **اللہ** کے ذاتی نام کے اعداد **66** جس کا مفرد بھی **3** ہے۔ سبع کواکب میں یہی نمبر ستارہ مشتری سے منسوب ہے۔ روحانی تحقیق کے مطابق مشتری' اللہ' اولیاء اللہ' انبیاء' ولی' قطب' ابدال' رجال الغیب' غوث' قلندروں کا نمبر **3** سے رابطہ ہمیشہ قائم رہا ہے۔ شرف مشتری کے نوٹ کی فیض یابی کیلئے اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لیکر آپ بھی اسی تسبیح کے دانے بن سکتے ہیں۔ آپ اللہ سے تجارت کر کے یقینی نفع پا سکتے ہیں۔ نوٹ حاصل کرنے کے خواہاں بہن بھائی ایک ہزار پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ان کی جانب سے اللہ کے گھر کی تعمیر میں نو سو روپے ہدیہ دیگر رسید کے ساتھ شرف مشتری کا نوٹ رجسٹرڈ لیٹر روانہ کر دیا جائیگا۔ اگر آپ مقامی طور پر اپنی پسند کی مسجد میں چندہ دینا چاہیں تو رسید کے ساتھ **100** روپے کے علاوہ **50** روپے پوسٹ خرچہ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ مقامی بہن بھائی پوسٹ خرچہ کے علاوہ اسی طرح فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ (عامل شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی)

Scanned with CamScanner

سلام

جرم ہے منحرفِ شاہِ شہیداں ہونا
دیکھنا تم سرِ محشر نہ پریشان ہونا

غمِ شبیرؑ سے آنکھیں نہ چراؤ لوگو
یہ وہ غم ہے جو سکھا دیتا ہے انسان ہونا

تیری جانب ہے رخِ سبطِ رسولؐ عربی
کربلا تجھ کو مبارک ہو بیاباں ہونا

لعل کس کے ہو تم اور پوتے ہو کس کے اصغرؑ
زیب دیتا ہے تمہیں تیر پہ خنداں ہونا

کلِ ایماں کے پسر سے جو نہیں عشق اے شیخ
غیر ممکن ہے پھر آسودۂ ایماں ہونا

ریگِ صحرائے بلا جانِ محمدؐ کے طفیل
تیری تقدیر میں تھا رشکِ گلستان ہونا

دلِ کافر کو جھکا آلِ محمدؐ کی طرف
کلمہ پڑھنے کو تو سمجھا ہے مسلمان ہونا

تو محبت سے کبھی نام علیؑ لے کے تو دیکھ
پھر کوئی بات ہے مشکل کا نہ آساں ہونا

علی اصغرؑ کی ہنسی دیکھ کے کہہ سکتا ہے کون
کھیل بچوں کا نہیں تیر پہ خنداں ہونا

ہیں کہیں زخم کہیں خوں کہیں ہونٹوں پہ ہنسی
غیرتِ خلد ہے صحرا کا گلستاں ہونا

بخدا مرگِ ستمگر کا پتہ دیتا ہے
لبِ اصغرؑ پہ تبسم کا نمایاں ہونا

فیصلہ کر گیا تاحشر حق و باطل کا
ناوکِ ظلم پہ معصوم کا خنداں ہونا

قلب میں جب سے بسایا ہے غمِ کرب و بلا
آ گیا ہم کو حریفِ غمِ دوراں ہونا

یا حسینؑ آپ کی اس ننھی سی بچی کو سلام
جس نے منظور کیا زینتِ زنداں ہونا

ہوشؔ ہے صرف غمِ سبطِ نبیؐ کو یہ شرف
کب میسر ہے کسی درد کو درماں ہونا

شاعرِ آلِ محمدؐ حضرت ہوش عابدی لکھنوی

سلام

ہے آلؑ سے گریز تمسک کتاب سے
کب تک لڑو گے حکمِ رسالت مآبؐ سے

اکبرؑ سے بغض، عشق رسالت مآبؐ سے
کیونکر ڈریں نہ مردہ ضمیر احتساب سے

دینِ رسولؐ کو ہے جواں خون کی طلب
اکبرؑ کو موت مانگ رہی ہے شباب سے

جاری ہے بازگشت صدائے حسینؑ کی
پیہم گزر رہی ہے زمین انقلاب سے

اکبرؑ پہ وار کر کے عدو کتنے شاد ہیں
نکلا وہ بغض، تھا جو رسالت مآبؐ سے

نورِ خدا ہے جلوۂ ہم شکلِ مصطفیٰؐ
اِس نور کی مثال نہ دو آفتاب سے

ڈرتے نہیں اجل سے صداقت کے رہ نورد
ڈرتی ہے موت رہروِ راہِ ثواب سے

اکبرؑ نبیؐ سے کتنے مشابہ تھے قبلِ جنگ
اب کیسی شکل ملنے لگی بوترابؑ سے

جینے کی آرزو ہے تو نظمِ حیات کو
ترتیب دو حسینؑ کے دینی نصاب کو

شاہدؔ سمجھ نہ پائیں گے وہ کیا ہے کربلا
واقف نہیں جو رشتۂ آلؑ و کتاب سے

کلیمِ آلِ عبا حضرت شاہد نقوی مدظلہ

واقعہ کربلا کے وقت مسلمانوں کا سکوت

حسینؑ اپنے خطبوں اور گفتگوؤں میں مسلسل یہ کہتے رہے کہ خدا کے حرام کو حلال اور خدا کے حلال کو حرام کر دیا گیا ہے

اور جس جان کو مارنا خدا نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل نہ کرو مگر جائز طور پر۔ (بنی اسرائیل۔ آیت ۳۳)

جو شخص حادثۂ کربلا کے واقعات کو غور سے پڑھتا اور دیکھتا ہے کہ کس طرح پیغمبر اسلامؐ کے خاندان کا مجموعی طور پر قتل عام کیا گیا تو اسے پتا چلتا ہے کہ کوفہ کے لوگ جو بظاہر مسلمان تھے انہوں نے پیغمبرؐ کے فرزند اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ وہی کیا جو وہ کافروں کے ساتھ کرتے تھے۔ اگر مطالعہ کرنے والا وہ شخص اسلام کے معاشرتی اور تعزیری احکام سے واقف ہو تو اس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یزید نے اپنی حکومت کو محفوظ رکھنے کیلئے اسلام کے مسلمہ اصولوں کو نظرانداز کر دیا۔ اگر یزید کے شام، حجاز اور عراق اور متعین عامل اس کے پورے پورے فرمانبردار تھے اور مسلمان ہونے اور دین اسلام کے احکام کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اگر کوفہ کے حاکم کی کوشش اس بات پر منحصر تھی کہ شاہ دمشق کو راضی رکھے تاکہ وہ خود کچھ زیادہ عرصے تک اپنے عہدے پر قائم رہے یا اس سے جواب نہ طلب کیا جائے۔ اگر شام، حجاز اور عراق کے تینوں صوبوں کے سپاہی حکومت کے اس قدر وفادار تھے کہ انہوں نے اس کی خاطر اپنا دین قربان کر دیا۔ وہ دین کہ ان کے پاس جو کچھ تھا اسی دین کی بدولت تھا۔ وہ دین جس نے انہیں پستی سے اٹھا کر بلندی پر پہنچا دیا تھا۔ تب بھی اس وقت کے عام مسلمان نے اس حادثے کے بارے میں اس قدر بے پروائی اور بے اعتنائی کیوں دکھائی؟ ان وسیع اور گنجان آبادی کے علاقوں کے لوگ محض ان مناظر کے تماشائی بن کر کیوں رہ گئے؟ کیا بات تھی کہ صرف نصف صدی گزرنے سے وہ فقہ اسلام اور احکام دین سے اتنے لاعلم تھے کہ وہ یہ بھی نہ سمجھ سکے کہ کیونکہ وہ دینی ذمہ داری سے انکار کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں کس ذلت سے دوچار ہوں گے جبکہ نص قرآن کے مطابق قتل ناحق حرام ہے۔ پھر امام حسینؑ کا خون ناحق ان کی نظروں میں کیوں غیر اہم چیز ہو کر رہ گیا؟ ابھی آخری حج کے اس مشہور اجتماع کو نصف صدی سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا، جس میں سارے حجاز کے بہت سے لوگ حاضر تھے۔ اس اجتماع میں رسول اکرمؐ نے لوگوں سے فرمایا تھا ''میری بات سنو! کیونکہ مجھے یہ علم نہیں کہ آئندہ سال میں تمہیں دیکھوں گا یا نہیں دیکھوں گا۔

اے لوگو! تمہارا خون اور مال ایک دوسرے کیلئے اس دن تک حرام ہے، جب تم اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے۔''

بلاشبہ ۶۱ھ میں کوفہ، بصرہ، مدینہ، مکہ اور دمشق میں موجود ایسے اشخاص کی تعداد کم نہ تھی، جو اس اجتماع میں موجود تھے اور جنہوں نے رسول اکرمؐ کے ارشادات اپنے کانوں سے سنے تھے۔ امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے کونسا ایسا جرم کیا تھا، جس کی سزا فقہ اسلامی کے مطابق قتل تھی؟ اگر ان کا کوئی جرم نہ تھا تو مسلمان کیوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تاکہ کوفہ کے سپاہی انہیں قتل کر دیں؟ ابھی کوفہ میں رسول اکرمؐ کے صحابہ بڑی تعداد میں موجود تھے۔ یہ لوگ تابعین کے ایک بڑے گروہ اور روسائے شہر کے ساتھ مل کر حاکم کوفہ کو مجبور کر سکتے تھے کہ جو راستہ اس نے اختیار کیا اس سے ہٹ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ آخر کیوں؟

کوفہ پانچ سال تک امام علی علیہ السلام کی خلافت کا مرکز رہا تھا۔ وہاں کے لوگوں نے جمل، صفین اور نہروان کی لڑائیوں اور انہی امام حسین علیہ السلام کے والد کا ساتھ دیا اور ان کے ساتھ ہو کر مخالفین کو قتل کیا اور خود بھی قتل ہوئے۔ لیکن وہ لوگ کربلا جیسے عظیم حادثے کے وقت یوں خاموش ہو گئے کہ گویا موت ان کے سروں پر منڈلا رہی تھی، اس کی وجہ؟

۶۱ھ میں کوفہ کے علاوہ شام میں بھی کئی ایک صحابہ رسولؐ زندہ و موجود تھے۔ ان میں سے بعض یزید کی نظر میں بڑا بلند مقام رکھتے تھے۔ پھر مسلمانوں کے اس مرکز میں اس المیے کے خلاف کوئی اقدام کیوں نہیں ہوا؟

دو دوسرے بڑے شہر یعنی مکہ اور مدینہ کو جو دمشق اور کوفہ کے بعد مسلمانوں کی سیاسی حکمت عملی متعین کرنے میں بااثر تھے، انہوں نے بھی کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا۔ یہ درست ہے کہ اس زمانے میں ذرائع ابلاغ ایسے نہ تھے کہ لوگوں کو رونما ہونے والے حادثات کے بارے میں فوری طور پر اطلاع مل جاتی لیکن ان بڑے صوبوں کے وہ لوگ جو سیاست سے تعلق رکھتے تھے وہ تو چند ماہ پہلے سے ہی سمجھ گئے تھے کہ اس کشمکش کا انجام کیا ہوگا؟ امام حسین

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
☆نیو کالج سٹیشنری مارٹ، کالج روڈ میاں چنوں

علیہ السلام کی عراق روانگی سے پہلے عراق کے راستہ میں بھی کئی اشخاص آپ سے ملے اور انہوں نے ان کو آنے والے خطرات سے باخبر کیا لیکن جو کچھ انہوں نے کہا اس کے ساتھ کوئی عملی اقدام شامل نہ تھا اور اس کی حیثیت ہمدردانہ مشورے سے زیادہ نہ تھی کہا جاسکتا ہے کہ ان لوگوں نے جو کچھ دیکھا یہ اس کے بارے میں ایک قسم کی رپورٹ تھی۔ جو لوگ حجاز میں مقیم تھے وہ دیکھ رہے تھے کہ شام اور حاکم کوفہ کتنی تیزی سے اپنی فوجوں کو حرکت میں لے آئے ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ ایک خونی معرکہ درپیش ہے۔ لیکن اس گروہ کا جو ردعمل ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں وہ "خدا کی پناہ" اور خدانخواستہ کی حدود سے آگے نہیں بڑھتا۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے اس جنگ کو روکنے کیلئے کوئی اقدام نہیں کیا بلکہ اپنے پیغمبرؐ کے نواسے کے شہید ہو جانے سے مہینوں اور سالوں بعد تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے اور یزید کی موت تک خاموشی اختیار کیے رکھی۔ وہ سب سے بڑا ردعمل جو اس حادثے کے بعد اس صوبے میں دیکھا گیا وہ محض اس پر افسوس کرنا اور بعض اوقات گریہ و ماتم کرنا ہی تھا۔

مدینہ کے لوگوں کا خروج کہ جو ۶۳ھ میں حرہ کی جنگ پر ختم ہوا اس کی وجہ نواسہ رسول کی شہادت سے زیادہ ان لوگوں کی یزید کے ذاتی کردار سے بیزاری تھی۔ چنانچہ جب مدینہ کے نمائندے شام سے واپس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم ایک فاسق شخص کے پاس سے آرہے ہیں جو ہرگز خلافت کے لائق نہیں ہے۔ اس وقت مدینہ کے لوگوں کو خیال آیا کہ یزید کی حکومت کا تختہ الٹ دینا چاہئے۔

حیرت کی بات ہے کہ کوفہ کے سپاہی جنہوں نے امام حسین علیہ السلام کو گھیر کر قتل کر دیا تھا وہ پانچ وقت قبلہ اسلام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور ہر اذان میں حسینؑ کے نانا حضرت محمدؐ رسول اللہ کی گواہی دیتے تھے۔ اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ جب کوفہ کے سپاہیوں کے ہراول دستے سے حسینؑ کا پہلی دفعہ آمنا سامنا ہوا تو دونوں لشکروں نے حسینؑ ابن علیؑ کے پیچھے نماز پڑھی؛ یعنی انہیں مسلمان، اہل قبلہ اور امامت کے لائق سمجھا۔ ان سپاہیوں میں ایسے لوگ بھی تھے؛ جنہوں نے اسلامی جنگوں میں شجاعت اور سرفروشی کا مظاہرہ کیا تھا۔ لیکن آخر کار چند گھنٹوں میں ہی ان تمام سابق کارگزاریوں کا دفتر لپیٹا گیا اور ہر چیز فراموش ہوگئی۔ پھر نوبت یہ آئی کہ کل کا مسلمان اور امام (حسینؑ) فقط ایک رات گزارنے کے بعد (نعوذ باللہ) کافر گردانا جانے لگا۔ آخر کیوں؟ ممکن ہے یہ کہا جائے کہ امام حسین علیہ السلام کو اس لئے قتل کیا گیا کہ انہوں نے یزید کی بیعت نہیں کی اور یہ درست ہے کہ وہ آخری دم تک یزید کی بیعت کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے لیکن خلیفہ وقت کی بیعت کرنے سے انکار کرنا کوئی جرم نہیں اور اگر جرم ہو بھی تو اس کی سزا قتل نہیں ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی مسلمانوں میں بیعت سے انکار کی مثالیں موجود تھیں۔

مثال کے طور پر صلح حدیبیہ کے دن جب رسول اکرمؐ کو معلوم ہوا کہ قریش نے عثمانؓ بن عفان کے ساتھ دھوکا کیا ہے تو آپؐ نے صحابہ سے دریافت کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ تب انہوں نے آپؐ کے ہاتھ پر اپنی جان میں جان ہونے تک کی بیعت کی اور اگر کوئی بیعت نہ کرنا چاہتا تو ایسا کر سکتا تھا۔ قرآن مجید میں ایسی آیتیں موجود ہیں جن میں مسلمانوں کو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان آیتوں کے ضمن میں ایسے اشخاص کی جانب سے اشارہ کیا گیا ہے جو جہاد میں شریک ہونے سے معذور تھے اور ان کا عذر قبول کر لیا گیا۔ بعض لوگوں نے کوئی جھوٹ موٹ کا بہانہ بنایا تھا۔ ان کا بہانہ قبول نہیں کیا گیا۔ تاہم رسول اکرمؐ نے نہ صرف یہ کہ انہیں قتل نہیں کیا' بلکہ ان کے ساتھ ایسا سلوک بھی نہیں کیا جو ان کیلئے ناخوشگوار ہو۔ آپؐ نے ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا کہ اگر وہ چاہے تو انہیں بخش دے اور اگر چاہے تو سزا دے۔

ایک روایت کے مطابق جب ابوبکرؓ بن قحافہ نے منصب خلافت سنبھالا تو امام علی علیہ السلام اور بنی ہاشم کے دوسرے سربرآوردہ اشخاص نے چھ مہینے تک ان کی بیعت نہیں کی۔ پھر جب امام علی علیہ السلام نے لوگوں سے اپنی خلافت کی بیعت لی تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ چند اشخاص جنہوں نے بیعت کرنے سے انکار کیا' امام علیؑ نے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ پس مسلمانوں میں اس سے پہلے بھی خلیفہ کی بیعت نہ کرنے کی مثالیں موجود تھیں اور یہ کوئی جرم نہیں تھا ممکن ہے یہ کہا جائے کہ امام حسین علیہ السلام تو خلیفہ کے مقابلے پر کھڑے ہو گئے تھے اور ان کا یہ فعل اندرونی شورش کے مترادف تھا۔ ہاں! یہ درست ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے یزید کی خلافت' اس کی اخلاقی صلاحیت اور اس کے دعوائے مسلمانی پر نکتہ چینی کی تھی۔ علاوہ ازیں انہوں نے عراق کے لوگوں کے دعوت نامے قبول کیے اور اپنا نمائندہ بھی عراق بھیجا کہ وہ وہاں کے حالات قریب سے دیکھ کر انہیں اطلاع دے۔ پھر اپنے ارادے سے حجاز سے عراق گئے اور عراق میں ابن زیاد کے سپاہیوں کے مقابلے میں جنگ کیلئے ڈٹ گئے۔ لیکن یزید کو فاسق کہنا' عراق کے لوگوں کی دعوت قبول کرنا اور کوفہ کے سپاہیوں کے خلاف جنگ کرنا' ان میں سے کوئی چیز بھی مسلمانوں کے مفاد کے خلاف قیام کے زمرے میں نہیں آتی۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ کے مقابلے میں اٹھ کھڑا ہوا ہے تو قرآن مجید فرماتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے مصالحت کے ذریعے معاملے کو ختم کر دو۔ پھر اگر قیام کرنیوالا مخالفت پر قائم رہے اور جنگ برپا کرے تو اس کے خلاف لڑو حتیٰ کہ وہ خدا کے حکم کے آگے اپنی گردن جھکا دے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کیا چاہتے تھے اور اہل

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
کتاب گھر۔ شنکیاری روڈ۔ مانسہرہ ☆ عبدالتواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
Scanned with CamScanner

کوفہ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیا انہوں نے جنگ کا آغاز کیا؟ کیا وہ جنگ جاری رکھنے پر مصر تھے؟ نہیں ہرگز نہیں! وہ اپنے قیام کے آغاز میں کوفہ کے لوگوں کی دعوت کے جواب میں اور قیام کا سبب دریافت کئے جانے پر اپنے خطبوں اور گفتگوؤں میں مسلسل یہ کہتے رہے کہ خدا کے حرام کو حلال اور خدا کے حلال کو حرام کر دیا گیا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ سنت کو زندہ کرنے اور بدعت کو ختم کرنے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ وہ اس وقت عراق آئے جب انہیں بے شمار دعوت نامے موصول ہو گئے۔ جس دن ان کا کوفہ کے سپاہیوں کے ہراول دستے سے آمنا سامنا ہوا اور اس دستے کے سردار نے ان سے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ''اس سرزمین کے لوگوں نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں ان کے پاس آؤں تاکہ ان کی مدد سے دین کو زندہ کروں۔ اب اگر وہ اپنی بات سے پھر گئے ہیں تو میں واپس حجاز چلا جاتا ہوں۔ جب انہوں نے دیکھ لیا کہ کوفہ کے سپاہی ابن زیاد کی اطاعت ترک کرنے اور خود ان سے آملنے پر آمادہ نہیں ہیں تو انہوں نے اپنی بہت کوشش کی کہ جنگ کی نوبت نہ آئے۔ حتیٰ کہ ابن سعد کے ساتھ ان کی جو آخری گفتگو ہوئی اس میں انہوں نے اسے کہا کہ وہ ان کی دو تجاویز میں سے کوئی ایک قبول کر لے۔ اگر کوفہ کا حاکم ان دو تجاویز میں سے ایک کو قبول کر لیتا تو صورت حال یکسر بدل جاتی۔ لیکن ابن زیاد یہ چاہتا تھا کہ حسینؑ کو ذلیل کرے اور یزید کیلئے بیعت لے کر اپنا فرمانبردار بنائے۔ یہ ایک ایسی چیز تھی جسے وہ مرد آزاد ہرگز قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا:

''میں ہرگز غلاموں کی طرح تمہارے سامنے سر تسلیم خم نہیں کروں گا۔''

پس جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابھی تک اس ''کیوں'' کا کوئی جواب نہیں ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ پرانے تاریخ نویسوں نے تو یہ چاہا ہی نہیں یا وہ اجتماعی اقتصادی اور انسانی لحاظ سے کسی حادثے کا تجزیہ کرنے کے قابل ہی نہ تھے۔ خواہ وہ کتنی ہی اہم کیوں نہ ہو۔

انہوں نے بیشتر واقعات کے سیاسی اور عسکری پہلوؤں پر نگاہ رکھی ہے اور اس سے بھی ان کا مقصد محض اصل حادثے کی نشاندہی کرنا رہا ہے۔ اگر ہمارے متقدم تاریخ نویسوں نے فقط روایات نقل کرنے پر اکتفا نہ کیا ہوتا اور اپنا فریضہ اسی طرح انجام دیا ہوتا' جیسے آج کل کے مورخ انجام دیتے ہیں تو یقیناً آج تاریخ اسلام کی شکل کچھ اور ہی ہوتی۔

محرم ۶۱ ھ کا واقعہ ان متعدد واقعات میں سے ایک ہے جن کی اصل وجہ یا وجوہ کی جستجو کرنی چاہئے اور یہ جستجو بھی اس حادثے کے وقوع پذیر ہونے کے سال یا اس سے چند سال پیشتر تک محدود نہیں رہنی چاہئے

ممکن ہے کہ جب اس خونیں داستان کی تحقیق کریں تو ہمیں ابوبکرؓ بن قحافہ کی خلافت اور ظہور اسلام بلکہ رسول اکرمؐ کی پیدائش سے بھی کئی سال پہلے تک کے زمانے کی طرف لوٹنا پڑے کیونکہ یہ حوادث ایک زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک دوسرے سے اس طرح مربوط ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ حادثہ کربلا کا مختلف پہلوؤں سے مطالعہ کریں اور ایک ایسے نتیجے پر پہنچیں جس سے ہم خود مطمئن ہو جائیں اور پھر ممکن ہوگا کہ قارئین بھی ہمارے ساتھ اتفاق کر لیں۔ اگر مجھے اس کام میں کامیابی حاصل ہو جائے تو اس ''کیوں'' کا جواب بھی دیا جا سکے گا جو واقعہ کربلا کے بارے میں ہمیشہ سے موجود ہے۔ ان سوالات کا صحیح جواب حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے ہم تاریخ کے دو مرحلوں میں اسلامی معاشرے کو صحیح طور پر پہچانیں۔ ایک تو وہ معاشرہ تھا جس کی تشکیل ہجرت کے گیارہویں سال میں ہوئی۔ اس کو رسول اکرمؐ نے اپنی وفات سے چند ماہ پہلے یہ آیت پڑھ کر خوشخبری سنائی کہ:

''آج کافر تمہارے دین سے نااُمید ہو گئے ہیں' پس ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو'' (مائدہ آیت ۲)

یہ وہ معاشرہ تھا جسے آنحضرتؐ نے فرمایا:

''اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' ان میں سے ایک خدا کی کتاب اور دوسری میری عترت ہے''

ہمیں چاہئے کہ پہلے ان عناصر کو پہچانیں' جنہوں نے وہ معاشرہ تشکیل دیا تھا۔ پھر اس کا مقابلہ ۶۰ ھ (معاویہ بن ابوسفیان کی موت کے سال) میں موجود معاشرے سے کریں اور دیکھیں کہ جن عناصر نصف صدی پہلے کا معاشرہ تشکیل دیا تھا' آیا انہوں نے کوئی ترقی کی یا ساکن رہ گئے یا کچھ کمزور ہو گئے تھے؟ یعنی معاویہ بن ابوسفیان کی موت کے وقت کے مسلمان' ابوبکرؓ بن قحافہ کی ابتدائے خلافت کے مسلمانوں سے مقابلتاً کیا نسبت رکھتے تھے؟ کیا ان کے ایمان میں اضافہ ہو گیا یا متزلزل ہو گئے یا بے ایمان ہو گئے تھے؟ اگر وہ متزلزل یا بے ایمان ہو گئے تھے تو کون سے عوامل ان کے تزلزل یا بے ایمانی کا سبب بنے؟ کیا ان عوامل کو معاویہ اور اس کے زمانے نے پیدا کیا یا ان کے بیج پہلے سے مسلمانوں کے معاشرے میں موجود تھے کہ ان کیلئے نشوونما پانا ناممکن نہ تھا اور جونہی انہیں ترقی کیلئے مناسب ماحول نصیب ہوا وہ پھلے پھولے اور انہوں نے کافی طاقت حاصل کر لی' یہ وہ غیر واضح نکات ہیں جن کا تجزیہ کرنا نہایت ضروری ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
عبدالصمد خان۔ نیوز ایجنٹ۔ میانوالی ☆ ریلوے بکسٹال۔ ریلوے اسٹیشن میانوالی

قاتلانِ حسین علیہ السلام کا حشر

سانحہ کربلا کے بعد خدا نے قاتلانِ حسینؑ کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا اور ان کے لیے زمین تنگ ہو گئی راویوں کا بیان ہے کہ میدان کربلا میں خاندانِ رسالتمآب ﷺ کو بھوکا پیاسا شہید کرنے والے اشقیا عبرت کی موت مرے۔

ننھے علی اصغرؑ کا قاتل حرمل ایک عجیب وغریب بیماری میں مبتلا ہو گیا اور پیاس کی شدت سے تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ اسود بن حنظلہ نے زخموں سے چور امام حسینؑ سے ذوالفقار حیدری چھینی تھی وہ مبتلائے جذام ہو گیا۔ جابر بن یزید زوی نالیوں کا پانی پیتا اور گوبر کھاتا مر گیا۔ جعونہ حضری اور عبدالرحمٰن بن حصین کا جسم گل سڑ گیا۔ شمر ذی الجوشن، عمرو ابن سعد سنان بن انس، ابن زیاد اور خولی بن زید وغیرہ مختار ثقفیؒ کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابراہیم بن مالک اشتر کی فوجوں نے خولی بن زید کے پاؤں کاٹ کر اُسے سولی پر چڑھا دیا اور مرنے کے بعد اس کی لاش کو جلا دیا گیا تھا۔ روایت ہے کہ چھ سال قبل کوفہ کے جس دربار میں امام مظلوم کا کٹا ہوا سر رکھا گیا تھا اُسی جگہ ابن زیاد کا سر لایا گیا۔ عمرو بن حجاج یزیدی میمنہ کا سردار تھا وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوا۔ شیث بن ربعی اور عروہ بن قیس اپنے ہی سپاہیوں کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔

ایک روایت کے مطابق میدان کربلا میں سید الشہداء کی فوج کی کل تعداد 72 تھی جب کہ مقابلے میں 40 ہزار سے زائد کوفی ان مٹھی بھر جانبازوں کی راہ روکے کھڑے تھے۔ فوج میں اکثریت کوفیوں اور شامیوں کی تھی اور ان میں زیادہ تر اپنے اپنے قبیلوں کے سردار تھے۔ ذیل میں حسینؑ ان کے اہل خاندان اور ساتھیوں پر یلغار کرنے والے چند یزیدیوں کے نام درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) حرمل بن کاہل نے معصوم علی اصغرؑ کے حلق پر تیر چلایا۔

(۲) ابن نوفل، محکم بن طفیل اور ابن نمیر نے حضرت علی اکبرؑ کے سینے پر نیزوں کے وار کیے۔

(۳) نوفل نے تلوار چلا کر حضرت عباسؑ کا داہنا بازو قطع کر دیا۔

(۴) قدامہ موصلی نے نیزے سے حضرت ابوبکر بن علی کو شہید کیا۔

(۵) یزید ابطحی نے حضرت عثمان بن علی کو زہریلے تیر سے مجروح کیا اور وہ خلد بریں کو سدھار گئے۔

(۶) خالد بن طلحہ اور ہانی ثویب حضری نے عون بن علی اور جعفر بن علی کو شہید کیا۔

(۷) لقمی جداع دمشقی اور نوفل بن مزاحم نے تیروں اور نیزوں سے حضرت عبداللہ بن مسلم بن عقیل کو چھلنی کیا۔ عمر بن صبیح الصیداوی اور اسد بن مالک نے بھی ضربات لگائیں۔

(۸) ابن سعد کے پانچ سو گھڑ سواروں نے حضرت قاسمؑ کو چاروں طرف سے گھیر کر شہید کر دیا۔ آپ شبیہ ابن سعد شامی کے نیزے سے زخمی ہوئے۔

(۹) یزید بن سفیان نے حضرت حُر پر ان گنت تیر برسائے اور وہ جنت کو سدھار گئے۔ ابن کنانہ نے آپ کو شہید کیا۔

(۱۰) زرعہ بن تمیمی، سنان بن انس نخعی، شمر بن الجوشن نے یکے بعد دیگرے شاہ کربلا امام حسینؑ پر وار کیے۔ ایک نے بائیں شانے پر تلوار ماری، دوسرے نے سینے کو نیزے سے زخمی کیا اور تیسرے نے عین حالت نماز میں سر اقدس تن سے جدا کر دیا۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
عبداللہ بک سٹور بندر روڈ۔ لاڑکانہ سندھ ☆ اسلامی کتب خانہ احمد پور شرقیہ۔ بہاولپور

Scanned with CamScanner

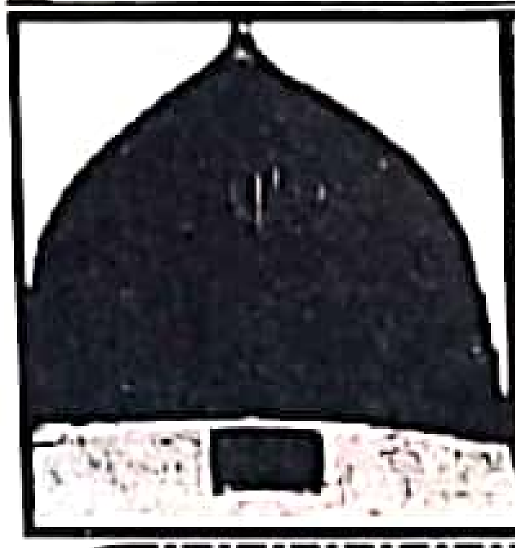

دربار مصطفائیؐ کا روحانی فیض

آسمانی کونسل میں نظرات سیارگان کی عملیات وتعویذات کی تیاری میں ایسے ہی اہمیت رکھتی ہے، جیسے جسم میں روح کی ہو۔ مندرجہ ذیل اوقات تربیع میں نحس اعمال جبکہ تسدیس، تثلیث اور قران (بشرطیکہ قران نحس کواکب کا نہ ہو) میں سعد اعمال کیے جاتے ہیں۔

قارئینِ آئینہ قسمت! چند سال سے آپ نے اس کالم میں تبدیلی محسوس کی ہوگی۔ نظر سیارگان کی ابتداء، انتہا اور خاتمے کے اوقات عملیات کو شامل کر کے ہم نے عاملین، شائقین عملیات کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔ اب یہ الجھن ختم ہوگئی کہ فلاں سیارے کی نظر کب بن کر کب ختم ہوگی۔ اب عملیات کی تیاری میں پورے پورے وقت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ نقشہ ساعت (جو اگلے صفحہ پر ہے) سے جو ہر دن طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے اپنے شہر کے طلوع آفتاب سے متعلقہ ستارے کی ساعت دیکھ کر اس ساعت میں تیار کیا گیا عمل اور بھی مؤثر ہو جاتا ہے۔ سالنامہ زنجانی جنتری 2005ء میں بھی ہم نے اہم سالانہ نظرات سیارگان تفصیلی درج کیے ہیں۔ ہماری خدمت باعث فخر بھی بن سکتی ہے جب آپ وقتاً فوقتاً اپنے تبصروں سے نوازتے رہیں۔

عامل شاہ زنجانی

نظرات سیارگان کے عملیات برائے فروری 2006ء

کسی بھی عمل کی ابتداء سے پہلے 2 رکعت نماز اجمالاً ہدیہ روح حضرت رسالت پناہ ﷺ مع سائر انبیاءؑ عظامؑ اور اولیاء کرامؒ پڑھیں۔ پھر مخصوص بہ نیت رجال الغیب مردان خدا جس سمت یہ اس روز کھڑے ہوں ان کی طرف باادب رخ کر کے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اس سمت کھڑی کر کے درج ذیل دعا مع ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ کر سات بار پڑھیں۔ رجال الغیب کی تواریخ کا چارٹ حسب ذیل ہے۔ عمل کرتے وقت رجال الغیب کی جانب اپنی پشت رکھیں۔

جنوب مشرق 24`16`09`01	جنوب مغرب 25`17`10`02	جنوب 26`18`11`03	مغرب 27`19`12`04
شمال مغرب 00`20`13`05	شمال مشرق 28`21`00`06	مشرق 29`22`14`07	شمال 30`23`15`08

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رِجَالُ الْغَيْبِ وَيَا اَرْوَاحُ الْمُقَدَّسَة اَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ وَ انْظُرُوْ لِيْ بِنَظْرَةٍ يَا رُقَبَاء يَا نُقَبَاء يَا نُجَبَاء يَا اَبْدَال يَا اَوْتَاد يَا قُطْب يَا غَوْث اَعِيْنُوْنِيْ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت میں تمام اعمال نیک نیتی کی بناء پر عاملین وقارئین کے استفادہ کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ جائز کام میں تو اللہ اور اس کا رسولؐ بھی مدد کرتے ہیں۔ ناجائز عمل کرنے سے باز رہیں ورنہ سخت رجعت بھی ممکن ہے۔ بہرحال جب بھی کوئی عمل کریں تو لازم ہے کہ عمل کی رجعت سے بچنے کے لیے 6 کلو چینی، ایک کلو سوجی یا بارہ کلو باجرہ دو کلو چاول اپنے سر سے وار کر رکھ لیں۔ بعد از عمل استعمال سے پہلے کسی بھی قبرستان جا کر عامل شاہ زنجانی کا اور اپنا اہل قبور کو سلام عرض کریں اور فاتحہ خوانی کر کے درختوں کی جڑوں میں حشرات الارض کو صدقہ ڈال دیں اور صدقہ ڈالنے کے بعد پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ یہ صدقہ صرف ایک عمل کے لئے ہے۔ دوسرے عمل کے لئے علیحدہ صدقہ دیں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
بک لینڈ۔ سیرز سینما بلڈنگ۔ راولپنڈی کینٹ فون نمبر: 5514911

ساعات کی ترتیب آپکے شہر کیطلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے

شمار	پہلی						دوسری						تیسری									چوتھی		
دن	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ

مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، نجف اشرف، کربلائے معلیٰ، سامرہ، بغداد، کاظمین، دمشق، قم، مشہد و سرزمین عرب ہی وہ مقامات ہیں جہاں ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کی آمد ہوئی اور اللہ کا پسندیدہ دین اسلام اپنے ابتدائی دور سے پھیل کر غدیر خم پر آیت وحی .... پر مکمل ہو گیا۔ برصغیر پاک و ہند میں یہ صوفیائے اکرام کا ہی کمال و احسان ہے کہ یہاں شمع اسلام روشن ہوئی۔ جو لوگ بھاری اخراجات کے سبب سعودی عربیہ، عراق، شام، ایران نہیں جاسکتے وہ سلسلہ روحانیات کے بزرگوں کے مزارعات پر حاضری دیتے ہیں۔ حال ہی میں امرتسر لاہور بس سروس اور پھر امرتسر تا ننکانہ صاحب بس سروس شروع ہونے کا منصوبہ ہے تو مجھے خیال آیا کہ پاکستانی زائرین کے لئے بھی سلسلہ روحانیات کے عظیم بزرگ خواجہ غریب نواز کے مزار اجمیر تک لاہور تا اجمیر بھی بس سروس کا آغاز ہونا چاہئے۔ آٹھویں صدی ہجری میں اجمیر شریف (بھارت) کے خواجہ غریب نواز سید معین الدین حسن چشتی" کا نام کسی نے نہیں سنا ہوگا؟ آپ سلطان الہند، خواجہ اعظم نیز خواجہ اجمیری کے القاب سے ہر جگہ مشہور ہیں۔ ایران کے مشہور شہر اصفہان میں پیدا ہوئے تھے اور خراسان میں پرورش پائی تھی۔ والد گرامی کا اسم گرامی خواجہ سید غیاث الدین تھا، سلسلہ نسب سادات حسینی سے ملتا ہے، خواجہ عثمان ہارونی" کے سلسلہ ارادت میں تصوف کی تربیت پائی اور اپنے انہیں مرشد کے حکم سے تقریباً 715ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور اجمیر میں قیام کیا، دور دور تک لوگ آپ کے فیوض و برکات علمی و روحانی سے اسلام لائے۔ تقریباً 45 سال بے شمار خدمات دینی انجام دے کر اجمیر ہی میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپ کا عالی شان مقبرہ اور مزار مبارک آج بھی زیارت گاہ خواص و عوام ہے۔ قبر مبارک پر خود آپ کی مصنفہ رباعی درج ہے۔

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سرداد و نداد دست در دستِ یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

آپ نے مناقب آلِ رسولؐ اور منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر مشتمل بہت سے اشعار کہے۔

ہم اپنے اس ماہ کے موضوع کی طرف آتے ہیں اس ماہ آٹھ اہم نظرات بنیں گی جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تربیع عطارد مشتری

اس نحس نظر کی ابتداء یکم فروری 15 بجکر 6 منٹ، مکمل نظر 2 فروری 5 بجکر 28 منٹ، خاتمہ نظر 2 فروری 19 بجکر 46 منٹ پر ہوگا۔ دشمنوں کو ذلیل و خوار کرنے کیلئے ضروری ہو تو سورہ لہب کے خالی البطن نقش سے استفادہ کریں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں نیو شاہین جنرل سٹور۔ کمالیہ ☆ نیو حافظ بکسٹال چوک بلاک نمبر 1۔ سرگودھا

	٧٨٦	
٤٨٥	٢٨٨٦	١٤٥٥
٢٤٢٥	یہاں مقصد لکھیں	٣٤٠١
٢٩١٦	١٩٤٠	٩٧٠

تربیع مریخ عطارد

اس نحس وقت کی ابتداء 5 فروری 7 بجکر 9 منٹ، مکمل نظر 6 فروری ایک بجکر 8 منٹ، خاتمہ نظر 6 فروری 19 بجکر 7 منٹ پر ہوگا۔ دشمنوں کی کاروباری علمی بندش کرنے کیلئے ضروری ہو تو ساعت مریخ میں سورۃ کوثر کے خالی البطن نقش سے استفادہ کریں۔

	٧٨٦	
٢٢٩	١٨٣٨	٦٨٧
١١٤٥	یہاں مقصد لکھیں	١٦٠٩
١٣٨٠	٩١٦	٤٥٨

تربیع شمس مشتری

اس نحس وقت کی ابتداء 5 فروری 21 بجکر 33 منٹ، مکمل نظر 6 فروری 23 بجکر 15 منٹ، خاتمہ نظر 8 فروری صفر بجکر 53 منٹ پر ہوگا۔ حاسدین، دشمنوں کو ویران کرنے کیلئے ضروری ہو تو سورہ فیل کا خالی البطن نقش ساعت شمس یا مریخ میں لکھ کر ساعت مریخ میں ہی احاطہ قبور میں دفن کریں۔

	٧٨٦	
٦٨٨	٣٩٠٧	١٤٦٤
٢٤٤٠	یہاں مقصد لکھیں	٣٤١٩
٢٩٣١	١٩٥٢	٩٧٦

تسدیس زہرہ مشتری

اس سعد نظر کی ابتداء 11 فروری 4 بجکر 7 منٹ، مکمل نظر 14 فروری 18 بجکر 11 منٹ، خاتمہ نظر 17 فروری 9 بجکر 6 منٹ پر ہوگا۔ محبت دوستی پسندیدہ جگہ انعامی فوائد کیلئے سورۃ یوسف کے خالی البطن نقش کو لکھ کر

با پرہیز پاس یا درخت انار سے دو نفل حاجت ادا کر کے دعا کر کے لٹکائیں۔

	٧٨٦	
٤١٩٩٨	٣٣٥٩٨٨	١٢٥٩٩٤
٢٠٩٩٩٠	یہاں مقصد لکھیں	٢٩٣٩٩٠
٢٥١٩٩٢	١٦٧٩٩٢	٨٣٩٩٦

تربیع شمس مریخ

اس نحس وقت کی ابتداء 19 فروری 21 بجکر 40 منٹ، مکمل نظر 19 فروری 20 بجکر 34 منٹ، خاتمہ نظر 21 فروری 19 بجکر 59 منٹ پر ہوگی۔ منافقوں، حاسدین کو منتشر کرنے کیلئے ساعت مریخ میں سورۃ لیل کا خالی البطن نقش لکھ کر ویران درخت یا قبرستان میں درخت سے لٹکائیں۔

	٧٨٦	
٦٨٨	٣٩٠٧	١٤٦٤
٢٤٤٠	یہاں مقصد لکھیں	٣٤١٩
٢٩٣١	١٩٥٢	٩٧٦

تثلیث عطارد مشتری

اس سعد وقت کی ابتداء 19 فروری 15 بجکر 56 منٹ، مکمل نظر 20 فروری 9 بجکر 7 منٹ، خاتمہ نظر 21 فروری 3 بجکر 9 منٹ پر ہوگا۔ ترقی کاروبار، صنعت و حرفت، زراعت، باغبانی کیلئے نقش نادعلی دو نفل حاجت ادا کر کے با پرہیز پاس رکھیں یا مذکورہ جگہ لٹکائیں نیکی پائیں۔

٧٨٦

١٥٩٦	١٦٠٩	١٦٠٦	١٦٠٣
١٦٠٧	١٦٠٢	١٥٩٧	١٦٠٨
١٦٠١	١٦٠٤	١٦١١	١٥٩٨
١٦١٠	١٥٩٩	١٦٠٠	١٦٠٥

ڈبل تسدیس عطارد زہرہ

اس اس سعد وقت کی ابتداء 22 فروری 5 بجکر 45 منٹ اول مکمل نظر 24 فروری 4 بجکر 13 منٹ، دوم مکمل نظر یکم مارچ ایک بجکر 52 منٹ خاتمہ

نوٹ: جو بہن بھائی خود یہ عمل تیار نہ کر سکیں وہ عامل شاہ زنجانی سے رجوع کریں

Scanned with CamScanner

نظر 2 مارچ 20 بجکر 28 منٹ پر ہوگا۔ برائے الفت ومحبت' پسندیدہ جگہ شادی' انعامی دلچسپی کے لئے سورۃ یوسف کا خالی البطن نقش ساعت زہرہ میں دو نفل حاجت ادا کرکے باپرہیز پاس رکھیں یا درخت انار سے باندھیں۔

۷۸۶		
۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۲	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

تسدیس مریخ زحل

اس سعد وقت کی ابتداء 27 فروری 5 بجکر 55 منٹ' مکمل نظر 28 فروری 23 بجکر 20 منٹ' خاتمہ نظر 2 مارچ 16 بجکر 38 منٹ پر ہوگا۔ ترقی کاروبار زراعت الغرض ہر نیک مقصد کیلئے دیئے گئے نقش نادعلی کے اوپر بٹر پیپر رکھ کر ٹریس لیں اور دو نفل حاجت پڑھ کر دعا کرکے باپرہیز پاس رکھیں' نیکی پائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نادِ	عَلِیًّا	مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ
عَلِیًّا	مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ
مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ
الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ
تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ
عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ
لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ
فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ	بِوِلَایَتِکَ
کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ	بِوِلَایَتِکَ	یَا عَلِیُّ
هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ	بِوِلَایَتِکَ	یَا عَلِیُّ	یَا عَلِیُّ
وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ	بِوِلَایَتِکَ	یَا عَلِیُّ	یَا عَلِیُّ	یَا عَلِیُّ

طلسمی لاکٹ

محبت اور انعام

کے سال میں عامل شاہ زنجانی کا روحانی تحفہ

سعد اصغر زہرہ خوبصورتی' محبت' تعلقات کا ستارہ سال 2004 میں بار بار ہمیں اپنی طرف متوجہ کررہا ہے۔ عامل شاہ زنجانی نے اس کی سعادت سمیٹنے کیلئے بارہ بروج کے الگ الگ طلسمی لاکٹ تیار کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اپنی تاریخ پیدائش کے مطابق ہر کوئی یہ طلسمی لاکٹ استعمال کرسکتا ہے۔ جس میں آپکے منسوبہ جسم ستون بھی جڑے ہونگے۔ **طلسمی لاکٹ** پاس رکھنے والے کو خلق خدا محبوب رکھے' تسخیر خلق کے ساتھ کاروباری ترقی' افسران بالا کی قربت نصیب ہو۔ خواہاں لڑکے لڑکیوں کے جلد اور مناسب جگہ رشتے طے ہوں' آمدن و تعلقات میں اضافہ' شفاء یابی کی قوتیں بڑھیں۔ آپ اپنے آپکو زندہ دل محسوس کرنے لگیں۔ ڈپریشن کا خاتمہ ہو۔ خوشیاں آپ کے اردگرد جمع ہونے لگیں۔ 2004 **زہرہ کے سال** کا اس سے بڑھ کر کوئی **روحانی تحفہ** نہیں۔ اس کے باوجود اس کا ہدیہ (-/1500) پندرہ سو روپے (علاوہ محصول ڈاک) نہایت معمولی مقرر کیا گیا ہے تاکہ ہر کوئی اپنا طلسمی لاکٹ باآسانی حاصل کرسکے۔

عملیات حُب اور عملیات بغض کا ایک باب

حضرت محمود فاروق عظیم

عامل محبت اور نفرت کی قوت پیدا کرسکتا ہے

پیارے قارئین آئینہ قسمت! کائنات میں ایک قوت کام کررہی ہے۔ جس کی دو سمتیں ہیں۔ ایک سمت موافق ہے اور دوسری سمت مخالف ہے یا ایک قوت مرکز مائل ہے دوسری مرکز گریز ہے۔ مرکز مائل قوت دوسرے جسم کو اپنی طرف کو کھینچتی ہے۔ مرکز زائل قوت یا مرکز گریز قوت دوسرے جسم کو اپنی طرف سے دفع کرتی ہے۔ مرکز مائل قوت محبت کی قوت ہے اور مرکز زائل قوت نفرت کی قوت ہے۔ طبعیاتی دُنیا میں یہ دو زبردست بڑی قوتیں ہیں جو جسم اپنی طرف کو کھینچ لے گا وہ زیادہ قوت والا ہوگا یا اپنی طرف سے دفع کرے گا تب بھی بڑی قوت والا ہوگا۔ بڑی قوت والا عامل ہوگا۔ تھوڑی قوت والا معمول ہوگا۔ مرکز مائل قوت والے اجسام میں سے جو جسم اپنی طرف مائل کررہا ہوگا وہ جاذب ہوگا اور جو مائل ہورہا ہوگا وہ مجذوب ہوگا۔ اگر دونوں قوتیں مساوی ہوں یا مساوی ہوجائیں تو دو اجسام میں کوئی حرکت' تبدیلی محسوس نہ ہوگی۔ کائنات بھی مرکز مائل قوت اور مرکز گریز قوت کے اعتدال سے قائم ہے۔ اس اعتدال کو میزان کہتے ہیں۔ اس میزان کو قائم رکھنے کی قوت کو عدل کا نام دیا گیا ہے۔ اگر عدل میں فرق آجائے تو کائنات تباہ و برباد ہوجائیگی۔

پیارے قارئین کرام! اہل عقل (سائنس دان) لوگوں نے دُنیا میں ان بڑی زبردست قوتوں کو سمجھنے کے لئے تحقیق کی ہے۔ اولوالالباب (سائنسدان لوگ) یعنی اہل تحقیق لوگ جو کائنات پر غور وفکر کرتے ہیں۔ جنہیں آپ صوفی بھی کہہ سکتے ہیں۔ اپنی تحقیق کو دو طرح کا نام دیا ہے۔ جسے کیمیاء (کیمسٹری) اور طبعیات (فزکس) کے موضوع سے موسوم کیا ہے۔ کیمیاء میں یہ تحقیق کی گئی ہے کہ جسم کس طرح وجود میں آیا ہے کیونکہ جب تک وجود ثابت نہ ہوگا اس وقت تک معلوم نہ ہوگا کہ قوت کہاں ہے؟ کس میں ہے؟ کتنی ہے؟ محقق کیمیاء دان فرماتے ہیں کہ تمام مادی اجسام ایٹم سے مل کر بنے ہیں جو باریک خوردبینی ذرات سے مل کر بنے ہیں۔ یہ ذرات قابل تقسیم ہیں یا ہر ذرہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک ایٹم کا اندرونہ ہے جس میں پروٹان اور نیوٹران ہیں۔ دوسرا ایٹم کا بیرونہ ہے جس میں الیکٹران ہیں۔ ایٹم کے اندرونہ میں جس قدر پروٹان ہونگے۔ اسی قدر الیکٹران ہونگے۔ ایٹم کے اندرونہ میں مثبت چارج ہوتا ہے اور ایٹم کے بیرونہ میں منفی چارج ہوتا ہے۔ ایٹم میں مثبت اور منفی چارج کے اعتدال سے ایٹم قائم ہے پھر ایٹم اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ اپنا دوسرا جوڑا تلاش کرتا ہے۔ اس طرح دو یا اس سے زیادہ ایٹم مل کر وجود بناتے ہیں جنہیں مالیکیول کہتے ہیں جو اجسام کی بنیاد بنتے ہیں۔ ہر ایٹم مثبت اور منفی چارج کا مجموعہ ہے۔ ایٹم کے الیکٹران ایٹم کے پروٹانوں اور نیوٹرانوں کے گرد گھوم رہے ہیں۔ یہ ان کی زندگی کی علامت ہے۔ چنانچہ ہر ایٹم میں اپنے مرکز اندرون مثبت ذرات کے گرد گھومنے والے مرکز بیرونی منفی ذرات کو اپنی طرف وصول کرنے یا دوسری طرف ارسال کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس صورت حال میں وصول کرنے والا منفی ہوتا ہے اور ارسال کرنے والا مثبت ہوتا ہے۔ اس طرح ایک جسم تعلق کا اظہار کرتا ہے۔

محقق طبعیات دان فرماتے ہیں کہ ہر جسم دوسرے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اثر انداز ہونے کی قوت ہے۔ جو قبول کی صورت ہے یا رد کی صورت ہے۔ یا وہ قوت جذب کی ہے یا دفع کی قوت ہے۔ یا یہ قوت مرکز مائل قوت ہوگی یا مرکز زائل قوت ہوگی۔ گویا یہ قوت محبت کی ہوگی یا نفرت کی ہوگی۔ جس کی مثال آپ مقناطیس سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ مقناطیس کے دو قطب ہوتے ہیں۔ ایک قطب شمالی ہوتا ہے۔ دوسرا قطب جنوبی ہوتا ہے۔ یہ عمل زمین کے مرکز میں موجود مقناطیسی قوت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی مقناطیس قطب مشرقی اور قطب مغربی کا حامل نہ ہوگا۔ مقناطیس کے ہم شکل قطب (شمالی یا شمالی یا جنوبی یا جنوبی) ایک دوسرے کو دفع کریں گے اور غیر ہم شکل قطب (شمالی یا جنوبی یا جنوبی یا شمالی) ایک دوسرے کو جذب کریں گے۔ مقناطیس کا قطب شمالی منفی چارج والا اور قطب جنوبی مثبت چارج والا سمجھا جائے کیونکہ مقناطیس کے قطب شمالی سے مقناطیسی قوتی لہر نکل کر مقناطیس کے جنوبی قطب میں جذب ہوجاتی ہے۔ (ایٹم اور مقناطیس پر بحث سرکاری نصابی کتب میں موجود سائنس کے

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
طاہر نیوز ایجنسی۔ عارف بازار۔ بورے والا

مضامین کی الکیمیاء اور الطبیعات میں تفصیلاً پڑھ لیں یا کیمسٹری، فزکس کے اُستاد یا پروفیسر سے سمجھ لیں۔)

مادی دُنیا (کیمسٹری، فزکس وغیرہ) کی امثال کو روحانی دُنیا (بیالوجی یا انسان، جانور، پودے) پر اطلاق کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا روحانی دنیا بھی قوت جذب اور رد موجود ہے یا نہیں ہے۔ کیا دو روحانی اجسام ایک دوسرے کو کھینچتے اور دفع کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ یعنی کیا دو اجسام روحانی میں قوت محبت اور قوت نفرت موجود ہے۔ قوت محبت سے دو اجسام آپس میں یکجا مکمل کر فرق ہو جاتے ہیں جسے فراق کہتے ہیں۔ اسے ہجر سے تعبیر کر لیں یا تفریق سے تعبیر کر لیں۔ یہ کیفیت الکیمیاء کے اصول پر ہے۔ قوت جذب (محبت) اور قوت دفع (نفرت) از خود پیدا ہوتی ہے اور خود از پیدا کی جا سکتی ہے۔ جسے آپ کیفیت الطبیعات کے اصول پر سمجھ لیں۔ روحانی دُنیا میں اس موضوع پر بحث میں انسان، جانور اور پودے بھی آتے ہیں۔ لیکن فی الحال اس موضوع روحانی دُنیا میں صرف انسان پر بحث کرتے ہیں۔ روحانی دُنیا میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جو ایٹم کی طرح آزادانہ قائم نہ رہ سکے۔ ان کے لئے دوسرا ایٹم پیدا کیا گیا جسے حضرت حوا علیہا السلام کا نام دیا گیا۔ یہ دو ایٹم ملکر مالیکیول یعنی انسان بنے۔ ورنہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد/نسل آدم سے آدمی ہے۔ نہ کہ انسان ہے۔ اگر انسان شمار ہوگی تو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہما السلام کی مشترکہ اولاد کی وجہ سے شمار ہوگی۔ اس اولاد میں سے جو بشکل آدم علیہ السلام کے ہوگی وہ مذکر یا مرد کہلائے گی اور جو بشکل حوا علیہما السلام کے ہوگی وہ مؤنث یا عورت کہلائے گی۔ اس طرح مرد اور عورت کا جوڑا ہوا۔

پیارے قارئین کرام! ہر مرد اور ہر عورت کے اندر محبت اور نفرت کی قوت موجود ہے۔ جس کا اظہار دو مذکر (مردوں) کے درمیان یا دو مؤنث (عورتوں) کے درمیان یا ایک مذکر اور ایک مؤنث (مرد اور عورت) کے درمیان ہو سکتا ہے۔ یا کسی اور روحانی چیز جانور اور درخت کے ساتھ ہو سکتی ہے یا کسی مادی چیز مکان، کار وغیرہ سے ہو سکتی ہے۔ جب دو ہم جنس (مرد با مرد یا عورت با عورت) باہم محبت کریں گے تو ان میں سے ایک پر مثبت چارج ہوگا اور دوسرے پر منفی چارج ہوگا اور جب دو غیر ہم جنس (مرد با عورت یا عورت با مرد) باہم محبت کریں گے تو ان میں سے ایک پر مثبت چارج ہوگا اور دوسرے پر منفی چارج ہوگا۔ اگر دو ہم جنس روحانی اجسام باہم نفرت کریں یا دو غیر ہم جنس روحانی اجسام باہم نفرت کریں تو دونوں پر مثبت چارج ہوگا یا دونوں پر منفی چارج ہوگا۔ ویسے مرد پر مثبت اور عورت پر منفی چارج اور عورت پر مثبت اور منفی چارج دونوں ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔ یہ روحانی اجسام بیک وقت کسی ایک روحانی جسم کو قبول کرتے ہیں یعنی محبت کرتے ہیں اور کسی ایک روحانی جسم کو رد کرتے ہیں یعنی نفرت کرتے ہیں۔ عام طور پر مرد کو مثبت چارج والا اور عورت کو منفی چارج والی شمار کیا جاتا ہے۔ (بعضوں کے نزدیک مرد پر منفی چارج اور عورت پر مثبت چارج کو تسلیم کیا ہے۔ بہر حال جو محبت کا طالب ہوگا (مرد یا عورت) اس پر مثبت چارج ہوگا اور محبت کے مطلوب پر منفی چارج ہوگا) اسی طرح حُسن پر مثبت چارج اور عشق پر منفی چارج سمجھا جاتا ہے۔ حُسن مرد میں بھی ہو سکتا ہے اور عورت میں بھی ہو سکتا ہے یعنی جب دونوں فیس (چہرے یا چارج والے حصے) باہم ملتے ہیں تو محبت یا جاذبیت کی قوت پیدا ہوتی ہے۔

قارئین کرم! ہر مرد اور عورت میں دو قطب ہیں۔ ایک قطب سینہ میں دو پستانوں کے درمیان ہے۔ دوسرا قطب (مردانہ یا زنانہ) عضو تولید میں ہے۔ قطب سینہ علوی قطب ہے اور قطب مقام تولیدی کو قطب سفلی کہا جاتا ہے۔ دونوں اجناس کے درمیان جنسی عمل میں مرد عامل یا فاعل ہوتا ہے اور عورت معمول یا مفعول ہوتی ہے۔ اس فعل جنسی کو اصطلاح معروف میں مرد کرنے والا اور عورت کرانے والی یا مرد لینے والا اور عورت دینے والی ٹھہرتی ہے۔ نتیجتاً مرد کو عاشق اور عورت کو معشوق قرار دیا جاتا ہے۔ خواہ عورت عاشق ہو اور مرد معشوق ہو۔ روحانی دُنیا میں جس قدر معاشقے ہوئے ہیں۔ ان میں عورت کا نام مقدم رکھا گیا اور مرد کا نام مؤخر رکھا گیا۔ جیسا کہ لیلیٰ مجنوں، ہیر رانجھا، سسی پنوں، سوہنی مہینوال وغیرہ چنانچہ جب مرد اور عورت اتصال علوی کرتے ہیں تو مرد عورت کو اپنے سینے سے لگا کر اپنی بانہوں کا حصار قائم کر دیتا ہے۔ جبکہ عورت مرد کے سینے سے لگ کر مرد کے جسم کو اپنے جسم سے چمٹا لیتی ہے یا اپنی بانہوں میں لیکر خود کو مرد کی بانہوں میں محصور ہو جاتی ہے یا محصور کرنے کی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ اس طرح مرد طالب ہو جاتا ہے تو عورت مطلوب ہو جاتی ہے۔ اگر محبت کی قوت کو یا مرکز مائل قوت یا قوت جاذبہ کو ختم کرنا ہو تو اتنی مقدار یا قوت کی نفرت کی قوت یا مرکز زائل قوت یا قوت مفارقہ کی ضرورت پڑے گی۔

قارئین کرام! جس طرح مادی دُنیا میں سائنس دان (کیمیاء دان، طبیعات دان) ہیں اور اس علم کو سمجھانے والے اُستاد و پروفیسر ہیں یا ہوتے ہیں تو اسی طرح روحانی دُنیا میں سائنس دان اور حکیم ہیں جنہیں آپ پیر و مرشد اور عامل کامل کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔ یا اسے صوفی باصفاء کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ جس طرح مقناطیسی قوت اور قطب زمانہ قدیم سے موجود تھے مگر اسے دریافت کرنے کا سہرا قطب شمالی کے علاقہ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
خالد بکسٹال مسلم بازار۔ گجرات ☆ ریلوے بکسٹال۔ خانیوال

Scanned with CamScanner

گرین لینڈ میں موجود ڈنمارک (جو بحر اوقیانوس کے شمال میں واقع ہے) کا سائنس دان ہینز اورسٹڈ نے برقی مقناطیسی قوت معلوم کر کے سائنسی دُنیا میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اسی روحانی دُنیا میں محبت' مؤدت' الفت اور نفرت بغض' عداوت جیسے جذباتی قوئ پہلے موجود تھے۔ مگر ان قوتوں کو عارضی طور پر یا حسب منشاء (جب چاہو یا جس وقت چاہو) قائم رکھنے کے قواعد دریافت ہوئے تو روحانی دُنیا میں انقلاب آ گیا۔ روحانی دُنیا میں روحانی قوت کو ظاہر کرنے والے بعض حضرات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مانتے ہیں اور بعض حضرات امام جعفر صادق علیہ السلام کو مانتے ہیں بعد ازاں صوفیاء کرام کو اس علم کا ماہر تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔

قارئین کرام! یہود اور نصاریٰ کی تقاویم کے مطابق واقعہ ہجرت یا حج' حجتہ الوداع تک حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے باہر آئے ہوئے سات ہزار سال ہو گئے تھے۔ اس دوران سب سے بڑی ہلاکت آزادی کا واقعہ طوفان آبی زمانہ نوح علیہ السلام ہے۔ جسے طوفان نوح کہتے ہیں۔ جس کی مثال انڈونیشیا کا سونامی طوفان ہے یا حضرت امریکہ کا کترینہ نامی طوفان ہے۔ اولاد آدم علیہ السلام میں نوح علیہ السلام کی اولاد (سام' حام' یافث) پھیلی۔ جس میں حضرت ابراہیم علیہ لسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں نجوم کا علم موجود تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد (حضرت اسحٰق اور حضرت اسماعیل) میں سے حضرت اسحاق (اسحٰق) کی اولاد میں سے حضرت یعقوب کی اولاد (بارہ بیٹے تھے۔ جن میں حضرت یوسف علیہ السلام شامل ہیں) جو بعد میں حضرت یعقوبؑ کے لقب اسرائیل سے بنی اسرائیل کہلائی۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سحر جادو کا علم زور پر تھا۔ عراقین (ایران' عراق) کی سرزمین سے لیکر مصر تک ساحر پھیلے ہوئے تھے۔ جو دو مردوں یا عورتوں یا ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان محبت کا عمل کر کے ایک دوسرے پر عاشق اور مجبور کر دیتے تھے۔ یا دو میاں بیوی یا محبّ و محبوب کے درمیان نفرت کا عمل کر کے جدا کر دیتے تھے۔ طلاقیں کرا دیتے تھے اور عورت کو مرد پر عاشق کر کے خلوت میں زنا کے لئے بلا لیتے تھے۔ یہ اخلاقی انحطاط جب حد سے بڑھ گیا تو اس نسل کو مختلف عذابوں سے گزار کر ضائع کر دیا گیا۔ پھر بھی ایسے عملیات از قسم جادو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک بھی رہے ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے زمانہ تک بھی ساحر موجود رہے ہیں۔ ان ساحروں کا کام دو حقیقی اور جائز محبت والے شادی شدہ یا غیر شادی شدہ منسوب جوڑوں کے درمیان طلاق اور عناد و فساد' بغض و عداوت اور نفرت ڈال کر جدا کر کے ناجائز محبت (زنا) پر مائل اور قائل کر دیتے تھے۔ جس میں یہود اور نصاریٰ میں بڑے بڑے ساحر گزرے ہیں۔ اس لئے اب بھی عملیات حب و عداوت کے عامل کو ساحروں اور جادوگروں یا یہود و نصاریٰ کی روحانی اولاد کہا جاتا ہے اور عملیات حب و بغض کو جادو میں شمار کر کے حرام قرار دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے جس کے پاس حب اور بغض کے عملیات ہیں وہ اس وقت کا بادشاہ ہوتا ہے اور یہ بھی ارشاد ربانی ہے کہ محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بغض و عداوت شیطان کی طرف سے ہے۔

قارئین کرام! (بحوالہ قرآن مجید سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۲ **واتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علی ملک سلیمٰن......تا......لو کانو یعلمون ٥** شامل مضمون کرنا چاہئے تاکہ سند رہے) سحر کی تعلیم ہاروت و ماروت کے بعد شیطان بھی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے۔ سحر کچھ اقوام میں بطور مذہب جاری ہو گیا تھا۔ جس میں ہندو قوم بھی شامل ہے۔ سحر میں جانوروں کا پیشاب پینا' خون پینا تک حلال اور جائز ہے۔ جس طرح جانوروں کا دودھ بلا کراہت پیا جاتا ہے شاید ہندو قوم گائے کا پیشاب ساحر سامری سے سیکھا ہوگا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ساحر سامری ہندوستان کا تھا اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ عراق کے علاقہ سامرہ کا تھا۔ اس لئے ساحر سامری کہلایا تھا۔ اب بھی سحر کے عملیات بعض لوگوں کے صدری راز ہیں۔ سحر سیکھنے کے لئے شیطان کی شاگردی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ چنانچہ سحر سیکھنے والا کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یا مسلمان ساحر ہو کر مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ وہ مذہب شیطان اختیار کر لیتا ہے۔ شیطان کی ویب سائٹ میں شیطانی عملیات محفوظ ہیں اس ویب سائٹ کو کھولنے کی ترکیب صرف شیطان بتاتا ہے۔ جو اس کی شاگردی میں پختہ ہو جاتا ہے۔ سحر کا وجود بھی تا قیامت رہیگا۔ اس لئے اس علم کا انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ سحر کا انکار قرآن مجید کے کم از کم ایک لفظ کا انکار ثابت ہوتا ہے۔ جو کفر کے مترادف ہے۔

شیطان نے اپنی قوت ابلیسی سے اقوام عالم میں بڑا فساد پیدا کیا تھا اور کر رہا ہے۔ شیطان نے ان اقوام کے درمیان بغض و عداوت پیدا کر دی ان کو جنگوں پر ابھارا' ان کے درمیان قتل و غارت کرائی۔ قبیلوں کے دلوں میں نفرت کے ایسے بیج بوئے جن سے بڑے بڑے نفرتوں کے درخت تناور پیدا ہو گئے۔ شیطان کے مکر و فریب اور ان کی چالوں کے توڑ کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ جس سے سحر کا اثر باطل ہو گیا۔ شیطانی عملیات کی کاٹ ہو گئی۔ سحر کا اثر مسلمان پر نہیں ہوتا کیونکہ مسلمان چند ایسی آیات تلاوت کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے سحر اثر نہیں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ☆ مکتبہ اسلامیہ۔ لالہ موسیٰ ☆ کتب خانہ مقبول عام اُردو بازار۔ اٹک شہر

کرتا اور جس مسلمان پر اب بھی سحر اثر کرتا ہے وہ اسلامی تعلیمات سے منحرف زندگی گزار رہا ہے۔ اگر امریکی صدر جارج واکر بش کی یہ بات درست تسلیم کرلی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تھی کہ افغانستان اور عراق پر حملہ کرو۔ اگر واقعتاً جھوٹ نہیں بولا تو یقیناً کہا جاسکتا ہے کہ صدر جارج واکر بش سے شیطان ہمکلام ہوتا ہے کیونکہ وحی کا ذریعہ ۱۴۲۶ سال قمری سے بند ہو چکا ہے۔ ویسے شیطان کی پسندیدہ قوم یہود ہے۔ یہودیوں میں بڑے ساحر گزرے ہیں۔ نصاریٰ قوم مذہب اسلام پر تاہم قوم کے قریب ہے۔ لیکن نصاریٰ جلد مسلمانوں سے بدظن ہوکر یہود کی ہم خیال ہو جاتی ہے۔ بدظنی بھی شیطان دِل و دماغ میں ڈالتا ہے۔ بعض اوقات بدظنی بڑے بڑے فسادات اور قتل و غارت کا باعث بن جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بدظنی سے میاں بیوی کے درمیان مارکٹائی سے معاملہ بڑھ کر نوبت طلاق یا قتل تک پہنچ جاتی ہے۔ اگرچہ بدظنی بعض اوقات ازخود اپنے اندر سے پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات کوئی اور شخص بدظنی دِل و دماغ میں بذریعہ کان پیدا کراتا ہے۔ بندہ خود بذریعہ آنکھ مبتلا ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں شیطان اندر سے بول رہا ہوتا ہے کیونکہ شیطان انسان کے خون میں حلول کرسکتا ہے اور وسواس اور وہم وگمان پیدا کرتا ہے۔ مسلمان کو بدگمانی سے منع کیا گیا ہے تا وقتیکہ وہ اپنی آنکھ اور کان سے اصل معاملہ کو دیکھ نہ لے۔ بالخصوص میاں بیوی کے معاملات میں خاص خیال رکھے۔

پیارے قارئین کرام! میاں بیوی کے درمیان نزع شیطان پیدا کرادے یا شیطان صفت انسان پیدا کرادے۔ تو اسلام اس کے حل کی اجازت دیتا ہے۔ یا یہ عناد و فساد کسی کے سحر کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہو تو اس کا علاج روحانی ہر صورت میں کرنا چاہئے۔ سحر کا اثر عورتوں پر مردوں کی نسبت زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور خود سحر عورتوں میں زیادہ رہا ہے۔ کیونکہ عورت میں ناپاک ہونے کے صفات' اوقات اور اسباب زیادہ ہیں۔ اس لئے بڑی بڑی ساحرہ پیدا ہوتی رہی ہیں۔ علماء اسلام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ پر سحر کرنے والی جادوگرنیاں لبید بن عاصم یہودی کی بیٹیاں تھیں جبکہ خود نامراد لبید یہودی بھی بڑا جادوگر/ساحر تھا۔ شیطان بھی عورتوں کو بطور جال استعمال کرتا ہے۔ اس لئے سحر عورت پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ اس لئے جادوگری کی دُنیا میں عورت زیادہ کردار ادا کرتی ہے۔ آج کل عورتیں شیطان سے متاثر ہیں۔ شیطان عورتوں کو وہم وگمان میں زیادہ مبتلا کرتا ہے۔ ساس بہو میں فساد ڈلواتا ہے۔ تعویذات پر زیادہ یقین پیدا کرا کر منفی اثرات پیدا کراتا ہے۔ گویا شیطان عورتوں کے زیادہ قریب ہے اور مردوں سے دور ہے یا عورتوں کا دوست ہے اور مردوں کا دشمن ہے۔ اس لئے عورت شیطان کی زیادہ آلہ کار بنتی ہے اور ثابت ہوتی ہے۔ البتہ وہ مرد جو شراب پیتا ہے اور زنا یا لواطت کرتا ہے۔ شیطان اس کا زیادہ دوست ہوتا ہے۔ شیطانی عملیات اور کالا جادو میں مہارت حاصل کرنے کے لئے شراب اور زنا لازمی ہے۔ ورنہ شیطانی اور سفلی عملیات اور کالا جادو غیر مؤثر ہوتا ہے۔ جبکہ یہ دونوں افعال قبیحہ (شراب نوشی اور زناکاری) اسلام میں مطلق حرام ہیں۔ شراب تو ام الخبائث ہے۔ آج بھی کالا جادو سے عمل کرنے والے ناپاک ہوکر (زنا کرکے) کام کرتے ہیں تاکہ عمل زود اثر ہو جائے۔ ایسے عملیات کے لئے کچھ عورتیں (شیطان دوست) زنا کے لئے تیار ہو جاتی ہیں اور بعض عورتیں باامر مجبوری اس فعل کے لئے تیار ہوتی ہیں اور بعض خواتین جبراً شیطانی عملیات کے عامل (ماہر کالا جادو) کی ہوس کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ایسے عاملوں پر آج تک ۱۶ (۳) زنا آرڈیننس (حدود آرڈیننس) کے تحت کسی نے پرچہ درج نہیں کرایا۔

پیارے قارئین! آپ میں سے اکثر ان حقائق کو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے ان کے لئے یہ مضمون راہنمائی کا کام دے گا۔ شیطان رجیم بہت سے پارسا عاملوں کو بھی سفلی عملیات کی طرف راغب کرگیا ہے۔ پھر اسے معاشرے میں بے عزت ہوتے بھی دیکھا ہے۔ سفلی عاملوں کا کام چونکہ خود شیطان اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ اس صورت میں شیطان کے چیلے دن رات ایک کردیتے ہیں۔ ان میں عداوت' فساد' تفریق اور طلاق کے علاوہ حرامکاری' زناکاری اور لواطت کے عملیات ہیں۔ عمل کے ہو جانے پر عامل پر اعتماد اور بے باک ہو جاتا ہے۔ پھر اس عامل کی ہوک (اشتہار) شیطان اس سائل کے ذریعے کراتا ہے۔ پھر اس عامل سے ناجائز عملیات ہونا شروع ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس عامل کی موت کفر پر آتی ہے۔ اس کا خاتمہ خراب ہوتا ہے۔ ایک مسلمان عامل کسی صورت میں ناجائز عمل نہیں کرے گا۔ کیونکہ مسلمان عامل نے نہایت جفاکشی اور محنت سے چلہ طے کرکے عمل پر عامل ہوا ہوتا ہے۔ اسے جو قوت عطاء کی جاتی ہے وہ ناجائز عمل کے عوض ختم کردی جاتی ہے۔ وہ عامل قوت کے سلب ہونے کے خوف سے اور رجعت کے خوف سے کسی صورت میں راضی نہ ہوگا۔ خواہ اس بھاری موکھ (معاوضہ) دینے کی پیشکش کیوں نہ ہی کی جائے اور جو مسلمان عامل ناجائز عمل کے لئے جلدی یا تھوڑا سا پس و پیش کے ساتھ عامل تیار کرکے یا تعویذ لکھ کر دینے کو تیار ہو جاتے ہیں وہ دراصل عامل ہوتے ہی نہیں ورنہ کوئی عقلمند گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔ یعنی چلہ کشی سے حاصل شدہ قوت کو ضائع نہیں کرتا۔ یا کسی عامل باصفاء کی اجازت کو ضائع کرنے پر آمادہ نہیں ہوسکتا۔ بعض اوقات کچھ کام ان لوگوں سے بھی ہو جاتے ہیں جو عامل نہیں ہوتے۔ یہ قدرت کی طرف سے محض اتفاقات ہوتے ہیں یا تقدیر کا لکھا امر ہوتا

Scanned with CamScanner

ہے۔اسی طرح جب سفلی عاملوں سے جائز کام بھی ہونا شروع ہو جائیں تو ایسے عامل مزید ابتلاء میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔دراصل وہ ایک خوش گمانی کا شکار ہو کر ہلاکت کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔کیونکہ جائز امور میں شیطان مدد نہیں کرتا بلکہ جائز کام فقط رب رحمٰن سے ہے۔وہ شاید امتحان کے لئے یا راہِ راست پر لانے کے لئے کامیابی دیتا ہے تاکہ مسلمان عامل خطوات الشیٰطین پر نہ چلے اور اپنا عدو "مبین" سمجھے۔

قارئین کرام! جب شیطان رجیم یا شیطان دوست عامل سفلی یا اسلام دشمن، سماج دشمن عامل کسی جماعت، قبیلہ، قوم، خاندان، گھر یا دو جائز رشتہ محبت والے یا میاں بیوی کے درمیان بغض و عداوت، فساد، عناد، تفریق، فراق و طلاق پیدا کر دے تو اس کا حل مسلمان عامل کے پاس ہے اور قرآن مجید میں ہے۔یا شیطانی عامل ناجائز دوستی اور محبت پیدا کر دے جو شریعت محمدیؐ میں مطلق حرام ہو تو اس کے ختم کرنے کا حل بھی قرآن مجید میں ہے۔یاد رکھیں سفلی عامل اس قدر خطرناک ہیں اگر ان کے سامنے دو ایسے رشتہ داروں کے کوائف دے دیں جن کی دوستی اور محبت جنسی اسلام میں حرام ہے۔ان میں محبت پیدا کر سکتے ہیں جبکہ باپ بیٹی، بہن بھائی، ماں بیٹا، خالہ بھانجا، پھوپھی بھتیجا وغیرہ کیونکہ شیطان اور اس کے چیلے ان سے ایسا بدفعل ہر صورت میں کرائیں گے۔ایسا عمل زمانہ قدیم میں ہوتا آیا ہے۔جب رشتہ داری میں اسلامی حدود و قیود نہ ہوتی تھیں۔اب بھی کہیں کہیں ایسے بدعمل میں بہت قلیل لوگ مبتلا ہیں۔ماموں کی بیوی، چچا کی بیوی، سالے کی بیوی، سالی، ساس، خالہ اور پھوپھی سے ناجائز تعلقات اب بھی سننے میں آتے ہیں۔(بعض نامراد لوگ شیطان کی ترغیب، بزدلی اور شیطانی شہوت انگیزی سے مردہ عورت، قبر سے نکال کر بدفعلی کی ہے۔اس کی موجودہ زمانہ میں بھی مثال ہے) اس ناجائز محبت کے خاتمہ کے لئے بھی قرآن مجید میں حل موجود ہے اور مسلمان عامل موجود ہیں۔جن عاملوں سے حل نہیں ہوتا وہ دراصل عامل کا قصور ہوتا ہے۔قرآنی آیت یا سورت کا قصور نہیں ہوتا اور نہ ہی نورانی عمل کا قصور ہوتا ہے۔جو درست اور قرآنی اور نورانی عامل ہوتے ہیں وہ قرآنی آیات کے علاوہ قرآنی حروف سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ذیل کا جدول علماء نجوم و جفر کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہے۔جو آج تک معتبر گنا جاتا ہے۔

	ابجد قمری کی خاصیت		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	منقلب	اکائی کے حروف	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط
		کی خاصیت اثر	نفرت	محبت	محبت	نفرت	ممتزج	محبت	محبت	نفرت	نفرت
۲	ثابت	دہائی کے حروف	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
		کی خاصیت اثر	محبت	محبت	نفرت	نفرت	نفرت	محبت	محبت	ممتزج	محبت
۳	ذوجسدین	سینکڑہ کے حروف	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
		کی خاصیت اثر	محبت	محبت	نفرت	نفرت	نفرت	محبت	نفرت	محبت	نفرت

وضاحت: حرف (غ) میں تمام حرف کی خاصیت ہے۔لیکن اسے زیادہ تر محبت کی تاثیر کا حرف گنا جاتا ہے۔پہلی منقلب سطر تاثیر میں درجہ اول ہے۔پھر ثابت اور اس کے بعد ذوجسدین سطر ہے۔منقلب سطر میں حروف (ا، ھ، ط) کو آتشی حروف میں گنا جاتا ہے۔جو زیادہ طاقتور ہیں۔یا اسے آپ (ا=منقلب، ھ=ثابت، ط=ذوجسدین) گن لیں۔ان تینوں حروف کو نفرت پیدا کرنے والے گن لیں اس طرح حرف (ھ) کی ممتزج خاصیت میں نفرت کا مادہ زیادہ سمجھیں۔(۲) علماء جفر والعملیات منقلب حروف میں سے طاق حروف (ا، ج، ھ، ز، ط) کو نفرت پیدا کرنے والے اور جفت حروف (ب، ذ، ح) کو محبت پیدا کرنے والے حروف گنتے ہیں۔اگرچہ حروف (ذ، ح) کو نفرت والے حروف سمجھتے ہیں۔(۳) منقلب ثابت اور ذوجسدین حروف میں سے عدد ایک کے تحت حروف (ا، ی، ق، غ) کو محبت کے حروف گنا جائے۔عدد دو کے تحت حروف (ب، ک، ر) کو بھی محبت کے حروف گنا جائے۔عدد تین، چار، پانچ کے تحت حروف (۳=ج، ل، ش۔۴=ذ، م، ت۔۵=ھ، ن، ث) کو نفرت پیدا کرنے والے حرف گنا جائے۔عدد چھ اور عدد سات کے حروف (۶=ذ، س، خ ۷=ز، ع، ذ) کو نفرت پیدا کرنے والے حروف سمجھا جائے۔۴۔ابجد قمری میں (ا، ذ، ھ، ذ، ح، ط، ک، ل، م، س، ع، ص، ر) حروف صوامت میں سے حرف (ک) محبت کا سعد اکبر حرف ہے جو دو حروف نفرت پیدا کرنے والے (ط، ل) کے درمیان ہے۔جبکہ حرف (ط) ایسا حرف ہے جس سے کوئی اسم الٰہی معروف شروع نہیں ہوتا۔یعنی جو قرآن مجید کے ساتھ اسماء الحسنٰی کا صفحہ دیا جاتا ہے اس میں ایسا کوئی اسم نہ ہے جو حرف (ط) سے شروع ہوتا ہو۔اس لئے اس حرف کو خاص طور پر طلاق کے لئے مؤثر گنا جاتا ہے۔(جبکہ اجث شمس

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
ملک اللہ بخش نیوز ایجنٹ ٹریفک چوک۔ڈیرہ غازی خان

Scanned with CamScanner

(حروف صوامت اح در س ص ط ع ک ل م و ھ) حرف (ط) بالکل درمیان میں پڑتا ہے جو دو' دو محبت والے حروف (س ص ۔ ع ک) کے درمیان ہے۔ سعد اکبر حرف (ر) پہلے نحس اکبر حرف (ل) بعد میں ہے۔) ۵۔ منقلب حروف (ا' ب' ج' د' ھ' و' ز' ح' ط) کو علماء جفر زیادہ طاقتور گنتے ہیں۔ اس لئے نقش مثلث ان منقلب حروف سے پُر کر کے جملہ امور کیلئے لکھتے ہیں۔ خاص طور پر رُکے ہوئے کاموں میں حرکت/انقلاب پیدا کرنے کیلئے لکھتے ہیں۔

ج	ب	ا
و	ھ	د
ط	ح	ز

غیر متوازن نقوش ←

٣	٢	١
٦	۵	۴
٩	٨	٧

متوازن نقوش ←

ح	ا	و
ج	ھ	ز
د	ط	ب

٨	١	٦
٣	۵	٧
۴	٩	٢

متوازن نقوش میں جفت حروف اور اعداد کونوں میں آ گئے ہیں۔ باقی طاق حروف اوتادی خانوں میں ہیں۔ ہر دو صورت میں حرف (ھ) کو مقام اوسط حاصل ہے۔ اس طرح حروف (و' ز' ب) کو محبت کے حروف اور حروف (ج' د) کو نفرت کے حروف شمار کریں تو اسی ترتیب سے حروف (و' ز) کو محبت کے حروف اور حروف (ح' ط) کو نفرت کے حروف شمار کریں گے۔ اس طرح بھی حرف (ھ) کا مقام اوسط مابین محبت اور نفرت کے ہوگا یعنی یہ حرف ممتزج ہو جائے گا۔ ٦۔ ثابت حروف میں (ی' ک) محبت کے حروف ہیں جن میں حرف (ی) سعد اصغر اور حرف (ک) سعد اکبر ہے۔ اس کے بعد حروف (ل' م) نفرت کے حروف ہیں جن میں حرف (ل) نحس اکبر اور حرف (م) نحس اصغر ہے۔ پھر یہی کیفیت اور ترتیب ذوجسدین حروف کی ہے۔ گویا ثابت اور ذوجسدین حروف میں سے حروف (ی' ق) سعد اصغر ہوئے اور حروف (ک' ر) سعد اکبر ہوئے۔ پھر حروف (ل' ش) نحس اکبر ہوئے اور حروف (م' ت) نحس اصغر ہوئے۔ اب حروف (ن = س) کے ہے اور حروف (ث = خ) کے ہے اور حروف (ع' ق' ص) میں سے حروف (ع' ص) محبت کے ہیں اور حروف (ف) نفرت کا ہے۔ جبکہ حروف (ذ' ض' ظ) میں سے حروف (ذ' ظ) نفرت کے ہیں اور حرف (ض) محبت کا ہے۔ (٧) حروف عدد ایک کے تحت (ا' ی' ق' غ) آتے ہیں۔ ان میں حرف (ا) کو نفرت پیدا کرنے والا حرف گنا جاتا ہے۔ جبکہ حروف (ی' ق' غ) کو محبت پیدا کرنے والے حروف گنے جاتے ہیں جبکہ اس فقیر احقر العباد فضل محمود نقاش کے نزدیک یہ چاروں حروف (ا' ی' ق' غ) محبت پیدا کرنے وال ہیں۔ اگر نفرت پیدا کرنے والا حرف کوئی ان میں سے شمار کیا جائے تو ان حروف میں سے حرف (ا) کی بجائے حرف (غ) کو شمار کیا جائے' کیونکہ حرف (ا) سعد صامت منقلب نورانی حرف ہے۔ جس سے لفظ اللہ لکھا جاتا ہے۔ جبکہ حرف (غ) نحس ناطق منقلب ظلمانی حرف ہے۔ ان چاروں حروف (ا' ی' ق' غ) میں سے ا = آتشی ی = بادی ق = آبی اور غ = خاکی ہے۔ جس میں اربعہ عناصر موجود ہیں۔

خاکی	آبی	بادی	آتشی
آتشی	بادی	آبی	خاکی
آبی	خاکی	آتشی	بادی
بادی	آتشی	خاکی	آبی

غ	ق	ی	ا
ی	ا	غ	ق
ا	ی	ق	غ
ق	غ	ا	ی

غ	ق	ی	ا
ا	ی	ق	غ
ق	غ	ا	ی
ی	ا	غ	ق

(٨) قارئین کرام! حروف میں (ر' ک) کو حروف محبت کہا گیا ہے اور حروف (ل' ش) کو حروف عداوت کہا گیا ہے۔ اعداد حرف محبت (ر ک = ٢٢٠) ہیں۔ عدد ٢٢٠ حضرت محمد ﷺ کی زوجہ محترمہ اول حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب (طاہرہ) کے بھی عدد ٢٢٠ ہیں جو کہ بہت پیار سے اسی نام سے حضرت محمد ﷺ یاد فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت محمد ﷺ کے اسم مبارک اور حضرت امام حسین کے اسم مبارک کا مجموعہ جمل کبیر (٩٢ + ١٢٨ = ٢٢٠) بھی ٢٢٠ بنتا ہے۔

پیارے قارئین! جب شیطان رجیم یا شیطان صفت عامل کے شیطانی عمل سے کسی قوم' برادری یا کنبہ (تمام اہل خانہ) میں بغض و عداوت سے فساد' عناد پھیل کر تفریق و جدائی پیدا ہو کر انتشار کا شکار ہو چکے ہوں یا ایک ہنستا بستا گھر اُجڑ چکا ہو یا اجڑنے کے اسباب پیدا ہو چکے ہوں یا کسی وجہ سے اجڑنے کا خطرہ ہو تو قرآن مجید میں ایسے حالات کے لئے حل موجود ہے۔ ان آیات مبارکہ سے مرکز زائل قوت کو مرکز مائل قوت کی طرف موڑا جاتا ہے یا قوت دافع کو قوت جاذب میں بدلا جا سکتا ہے اور بدلا جاتا ہے اور ان آیات مبارکہ سے روحانی اجسام پر سحر و جادو اور شیطانی عملیات کا اثر

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
عبدالصمد خان۔ نیوز ایجنٹ۔ میانوالی ☆ ریلوے بکسٹال۔ ریلوے اسٹیشن میانوالی

ختم کیا جاتا ہے بلکہ غیر روحانی اجسام (مادی اجسام) یعنی مکان' دکان' موٹر گاڑی' کار وغیرہ) پر بھی اثر اسی طرح ختم کیا جاتا ہے جس طرح روحانی اجسام (انسان' جانور اور پرندے) پر سے ختم کیا جاتا ہے۔

شمار	نام سورۃ یا آیت	سورۃ نمبر	اعداد	خاصیت
(۱)	سورۃ الفلق + سورۃ الناس یہ دونوں سورتیں اکٹھی نازل ہوئی تھیں۔	۱۱۳ ۱۱۴	۸۶۷۵ +۵۲۹۱ ۱۳۹۶۶	جادو کی کاٹ کے لئے حضرت محمدؐ پر نازل ہوئی تھیں۔
(۲)	فلما القوا قال موسیٰ ما جئتم به السحر ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين. و يحق الله الحق بكلمته ولو كره المجرمون ٥	سورۃ یونس نمبر ۱۰ آیت نمبر ۸۲'۸۱	۳۷۳۴	سحر جادو کو دفع یا زائل کرنے کیلئے مریض کو سب سے پہلے لکھ کر پلانا چاہئے۔ اس کے بعد باقی عمل کریں۔
(۳)	هو الذى ايدك بنصره وبالمؤمنين . و الف بين قلوبهم لو انفقت ما فى الارض جميعاً ما الفت بين قلوبهم ولكن الله الف بينهم انه عزيز حكيم. آیت نمبر ۶۲ مکمل بھی لی جا سکتی ہے اور آیت نمبر ۶۴ بھی شامل بمطابق قواعد عملیات کر سکتے ہیں۔	سورۃ نمبر ۸ الانفال آیت نمبر ۶۳'۶۲	۵۱۰۱	جب تمام اہل خانہ شر' فساد اور بغض و عداوت میں مبتلا ہو کر لڑ مر رہے ہوں یا باہم قتل کر رہے ہوں یا فساد کی صورت میں جیل کی نوبت آ گئی ہو تو صلح کیلئے علماء جفر اسی آیت سے کام لیتے ہیں۔
(۴)	ومن الناس من يتخذ من دون الله انداداً يحبونهم كحب الله والذين امنوا اشد حباً لله ٥ ولو يرى الذين ظلموا اذا يرون العذاب ٥ ان القوة لله جميعاً ۙ وان الله شديد العذاب ٥	سورۃ نمبر ۲ بقرۃ آیت نمبر ۱۶۵	۹۲۳۱	جب خاوند شیطانی اعمال میں آ کر اور غیر عورتوں کی طرف مائل متوجہ ہو کر اپنی منکوحہ سے جنسی تعلق ختم کر چکا ہوں یا طلاق دینا چاہتا تو عاملین حضرات اسی سے کام لیتے ہیں۔
(۵)	يوسف اعرض عن هذا واستغفرى لذنبك انك كنت من الخطئين ٥ وقال نسوة فى المدينة امرات العزيز تراودفتها عن نفسه قد شغفها حباً انا لنرها فى ضلل مبين ٥	سورۃ نمبر ۱۲ یوسف آیت نمبر ۳۰'۲۹	۶۳۴۸	جب بیوی شیطانی اعمال میں آ کر غیر مردوں کی طرف مائل متوجہ ہو کر اپنے خاوند کے حقوق زوجیت ادا کرنے سے انکاری ہو یا غیر مرد کے ساتھ جنسی تعلق استوار کر لیا ہو یا طلاق طلب کرتی ہو تو عامل اسی آیت سے کام لیتے ہیں۔

نوٹ: آیات کو قرآن مجید سے ایک مرتبہ پھر دیکھ کر چیک کر لیں پھر عمل تیار کریں۔

قارئین کرام! ذیل کے نقوش صرف سعادت قمر کے اوقات کے ہیں۔

جس علم نجوم نہ جاننے والے عامل لکھتے رہے ہیں۔

۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۴۹۷	۳۴۸۴
۳۴۹۶	۳۴۸۵	۳۴۹۰	۳۴۹۵
۳۴۸۶	۳۴۹۹	۳۲۹۲	۳۴۸۹
۳۴۹۳	۳۴۸۸	۳۴۸۷	۳۴۹۸

(1) نقش معوذتین لکھ کر گلے میں ڈالا جاتا ہے اور بعض عامل حضرات اسے عرق گلاب یا آب زمزم یا سات نلکوں کے پانی میں یا دریا کے پانی میں یا ماہ نیساں رومی (بمطابق عیسوی تقویم ماہ اپریل ہے) کی بارش کے پانی میں حل کر کے پلاتے ہیں۔ دیوبندی کتب فکر والے عامل حضرات معوذتین کو چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر پلانا پسند کرتے ہیں۔ اس نقش یا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
کتاب گھر۔ شنکیاری روڈ۔ مانسہرہ ☆ عبدالتواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

Scanned with CamScanner

سورتوں کو لکھنے کے لئے بعض علماء اتوار، پیر، جمعرات اور جمعہ کا دن مقرر کرتے ہیں۔

(2) نقش ابطال سحر کو بمطابق قواعد عملیات لکھیں اور آیت مبارکہ قرآنیہ کو زعفران سے چینی کی رکابی/ پلیٹ پر لکھ کر مریض کو پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ مریض ۱۱یا ۱۷ روز میں تندرست ہو جائیگا۔ یہ نقش جادو سے پیدا شدہ ہر مرض اور ہر عارضہ کا علاج ہے۔ خواہ کسی مرد کی مردمی یا عورت کی کوکھ باندھ دی گئی ہو یا کسی کا نکاح باندھ دیا گیا ہو یا کسی کی دکان باندھ دی گئی ہو۔ باقی کام جفار عامل بمطابق حالات اور کوائف پورا کرے۔

۹۳۳	۹۳۶	۹۳۹	۹۲۶
۹۳۸	۹۲۷	۹۳۲	۹۳۷
۹۲۸	۹۴۱	۹۳۴	۹۳۱
۹۳۵	۹۳۰	۹۲۹	۹۴۰

(3) نقش مکرم کو علماء کرام انتہائی سخت مشکل وقت کے لئے لکھتے ہیں۔ یعنی جب قاتل کو چھڑانا مقصود ہوتا ہے۔ یا ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ گھر اُجڑنے والا ہو۔ اس صورت میں پہلے صدقہ خیرات کراتے ہیں پھر نقش مکرم لکھتے ہیں۔ نیز اس نقش مکرم میں آیت نمبر ۶۲ کو مکمل شامل کیا جا سکتا ہے۔ جس سے اعداد میں فرق آجائیگا۔ اس نقش کو مختلف عاملین حضرات مختلف طریقوں سے لکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ تجربہ کار عامل جفار سے رجوع کر سکتے ہیں۔

۱۲۷۵	۱۲۷۸	۱۲۸۱	۱۲۶۷
۱۲۸۰	۱۲۶۸	۱۲۷۴	۱۲۷۹
۱۲۶۹	۱۲۸۳	۱۲۷۶	۱۲۷۳
۱۲۷۷	۱۲۷۲	۱۲۷۰	۱۲۸۲

(4,5) ان دونوں نقوش کو عامل جفار حضرات محبت زوجین کیلئے لکھتے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں نقوش جنسی عمل کو بحال کرنے میں تیر بہدف ہیں اس لئے کچھ عامل حضرات ناجائز محبت (مرد با عورت یا مرد با مرد) کے لئے لکھ کر دیتے ہیں۔ لیکن بعد میں تعویذ لکھنے والا عامل اور تعویذ لینے والا ضرور کسی مصیبت میں پھنستا ہے۔ تجربات اور مشاہدات سے بات درست ثابت ہو چکی ہے۔ آزما لینا، لیکن تمام قارئین کرام کو ان نقوش اور عملیات کی فصل محمود نقاش کھوکھر کی طرف سے اجازت عمل نہ ہے۔ البتہ کسی قریبی عامل یا سنجیدہ بڑے عامل جفار سے براہِ راست حضرت سید شہزادہ انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب سے عمل کی اجازت لیکر کام کریں یا آزمائش کریں۔

۳۰۸۰	۳۰۷۳	۳۰۷۸
۳۰۷۵	۳۰۷۷	۳۰۷۹
۳۰۷۶	۳۰۸۱	۳۰۷۴

۲۱۱۹	۲۱۱۲	۲۱۱۷
۲۱۱۴	۲۱۱۶	۲۱۱۸
۲۱۱۵	۲۱۲۰	۲۱۱۳

عملیات حُب و بغض ایک باطنی سائنس ہے۔ اس کا تعلق مظاہر فلکیات آسمانی کونسل میں بننے والے روز و شب نظرات سیارگان، شرف و ہبوط، اوج و حضیض سیارگان سے بھی ہے۔ ڈاکٹری کی کتب خرید لینے سے ہم M.B.B.S نہیں بن سکتے جب تک کہ سچی لگن، سوچ مطالعہ، اساتذہ کی راہنمائی نہ ہو۔ کوئی مادرِ شکم سے سیکھ کر نہیں آتا۔ جب شوق عملیات پیدا ہو تو بہتر ہوگا کہ ایسے مخلص دوست یا اساتذہ تلاش کیے جائیں جو آپ کی راہنمائی کریں۔

یاد رہے کہ بد عملیات میں پڑھ کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔ عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ تاثیر عملیات کے لئے نظرات سیارگان 2006ء کا زنجانی جنتری 2006ء سے ضرور مطالعہ کریں تبھی آپ کا شوق تکمیل پا سکتا ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
ملک اللہ بخش نیوز ایجنٹ ٹریفک چوک۔ ڈیرہ غازی خان

روحانی عملیات

کمالات جفر (حصول رشتہ)

☆......از تحریر: حکیم سرفراز احمد زاہد۔ ملتان

ہر برج کے مخصوص درجوں پر کواکب کو شرف و ہبوط ہوتا ہے۔ شرف سعد ہوتا ہے اور ہبوط نحس ہوتا ہے۔ جب کوئی ستارہ برج شرف میں آتا ہے تو اس ستارہ کی طاقت عام حالت سے ۱۰۰ گنا بڑھ کر بدرجہ کمال تک پہنچ جاتی ہے۔ اس دوران ترقی، سرفرازی، حصول عزت وجاہ، مال و دولت کے اعمال یا ستارہ کی مخصوص طاقت کے عمل تیار کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شرف کے مقابل برج میں جب ستارہ ہوتا ہے تو ہبوط ہو جاتا ہے اور اس کی طاقت انتہائی کمزور اور نحس ہو جاتی ہے۔ مخالفین اور دشمنوں کی ایذا رسانی، پریشانی، سرگردانی اور مخالفت فریقین کے اعمال ہوتے ہیں۔ سال کی ہر تقویم میں اور زنجانی جنتری میں ہر سال کے مکمل شرف و ہبوط کے اوقات ہر ستارہ کے تحت دیئے جاتے ہیں۔ ستارہ قمر کے علاوہ باقی ستاروں کے شرف کے اوقات مختلف اوقات میں آتے ہیں۔ سیارہ شمس عطارد اور زہرہ کو ہر سال شرف اور ہبوط کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ مریخ کو ڈیڑھ سال کے بعد شرف کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ ستارہ مشتری بارہ سال بعد اور ستارہ زحل کو تقریباً ۳۰ (تیس) سال کے بعد شرف ہوتا ہے۔ لیکن ستارہ قمر ایک ایسا ستارہ ہے جو تیز ترین ہے اور ہر برج کو تقریباً سوا دو دن میں طے کر لیتا ہے۔ ستارہ قمر کو برج ثور کے ۳ درجہ پر شرف ہوتا ہے اور برج عقرب کے ۳ درجہ پر ہبوط ہوتا ہے۔ جسے عرف عام میں قمر در عقرب کہا جاتا ہے۔ اس میں بندش کے اعمال کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ نحس وقت ہوتا ہے اور تقریباً دو دن ہوتا ہے۔

ایک کیمیا گر جس طرح بوٹیوں کی تلاش میں سرگردان رہتا ہے۔ اسی طرح عالم نجوم اس بات کا متلاشی ہوتا ہے کہ اسے کوئی موافق وقت ملے۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ شرف قمر کا وقت کیونکہ ہر ماہ آتا ہے سوچا کہ رسالہ میں اسی کے مطابق اظہار خیال کیا جائے۔ دُنیا بہت غرض مند اور دردمند ہے۔ اگر کسی کے دُکھوں کا میرے عمل سے مداوا ہو جائے تو اس دردمندی کے صلہ میں مالک کائنات مجھے بخش دے اور میری آخرت سنور جائے کیونکہ دردمند وہی ہوتا ہے جو مسائل کے شکار انسانوں کے دُکھوں اور پریشانیوں کو دور کرنے کا ساتھی ہو اور دوست بھی وہی ہوتا ہے جو تکالیف کے دوران ہمدرد بن کر سامنے آئے۔

دوستو! آئینہ قسمت آپ کی پریشانیوں کا درد اپنے اندر سمو کر آپ کو خوشیاں اور راحتیں تقسیم کر رہا ہے سمیٹ لو جس کا جتنا دل چاہے۔

شرف قمر بہت موثر وقت ہوتا ہے۔ اس دوران تسخیر حاکم، سنگ دل محبوب کو نرم کیا جاسکتا ہے۔ ادائیگی قرض، حصول ملازمت، ترقی، بانجھ پن، سحر جادو کا علاج، ترقی کشائش رزق کے علاوہ ان لڑکیوں کیلئے بہت موثر وقت ہے جن کی عمریں بیتی جا رہی ہیں مگر شادی کے پیغام نہیں آتے یا آ کر لوٹ جاتے ہیں یا کسی بدبخت حاسد نے رشتوں کی بندش کر دی ہو۔ ایسے سب احباب کو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس کے حصول ملازمت کیلئے بھی اس دوران خصوصی عمل کئے جاسکتے ہیں۔ اس موقع کی مناسبت سے ایسا نقش دے رہا ہوں جو بے حد سریع الاثر ہے اور کبھی خطا نہیں کرتا۔ شرف قمر کا وقت نہیں دے رہا کیونکہ یہ ہر ماہ ہوتا ہے اور آئینہ قسمت میں ہر ماہ اوقات دیئے جاتے یا زنجانی جنتری 2006 میں دیکھ لیں۔ شرف کا خاص وقت جو عملیات کیلئے مفید ہوتا ہے داخلہ یعنی قمر کا برج ثور میں داخل ہونے کے چار گھنٹہ تقریباً بعد کام شروع کریں اور دو گھنٹہ تک وقت خاص ہے۔ اس دوران اگر ساعت قمر بھی سعد مل جائے تو کامیابی کی سو فیصدی اُمید ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل نقش عین شرف کے وقت سفید کاغذ پر زعفران سے لکھیں طریقہ یہ ہے:

نام لڑکی معہ والدہ (یہ عمل ان لڑکیوں کیلئے ہے جن کے رشتے نہیں آتے) کے اعداد لیں۔ ان اعداد میں مزید ۱۳۴۲ کا اضافہ کریں۔ ان کو جمع کر کے قانون کے ۱۲ عدد تفریق کر کے ۳ پر تقسیم کریں جو اعداد حاصل ہوں ان سے نقش مثلث پر کریں اور خانہ نمبر ۱ حاصل شدہ اعداد لکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے نقش مکمل کر لیں۔ اگر باقی کسر بچے تو قانون کے مطابق مطلوبہ خانہ میں ایک عدد کا مزید اضافہ کر دیں۔ اب نقش کے دائیں اور بائیں طرف کے خانوں کے اعداد کے حروف بنا کر کلمہ آئیل لگائیں یہ موکل علوی ہوگا۔ درمیان کے تینوں خانوں کے اعداد کے حروف بنا کر کلمہ یوش لگائیں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
☆......ہاشمی برادرز بک سیلرز۔ گورودت سنگھ روڈ۔ کوئٹہ

نیچے مقصد لکھیں۔ اب پہلے دن ایک سو نقش لکھیں دوسرے دن ایک سو ایک تیسرے دن ایک سو تین نقش لکھیں۔ اس طرح روزانہ ایک نقش بڑھاتے جائیں۔ اس طرح ۹ دن متواتر یہ نقوش لکھنے کا عمل دہرانا ہے۔ ہر روز کے لکھے گئے نقوش الگ الگ لفافوں میں بند کر کے احتیاط سے رکھیں۔ اوپر تاریخ بھی لکھ لیں۔ اب غور کریں کہ ان آٹھ دنوں میں مقصد پورا ہوا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی اثر نہ ہوا ہو تو اگلے دن سے پہلے دن والے نقوش کا فتیلہ بنا لیں اور روغن چنبیلی میں جلائیں۔ چراغ کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور خود پاس بیٹھ کر سورت اخلاص پڑھیں۔ دوسرے دن اگلی تاریخ والے جلائیں روزانہ اسی ترتیب سے روزانہ کے لکھے گئے نقوش جلانے ہیں اور سورۃ اخلاص پڑھنی ہے۔ الگ کمرہ ہو اور مکمل توجہ سے عمل کرنا ہے اپنا مقصد ذہن میں ہو۔ انشاء اللہ ۹ دن ختم ہونے سے قبل مقصد حاصل ہوگا اور کامیابی ملے گی۔ اب مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ تھوڑی سی توجہ اور محنت سے عمل تیار کرنے میں کامیابی ہوگی۔ ہاں ایک بات جب بھی نقش لکھنے بیٹھیں تو لازمی ہے کہ رجال الغیب کی سمت کا خیال کریں رجال الغیب پشت پر ہونے چاہئیں۔

نام سائلہ : نازیہ بتول بنت نورافشاں

اعداد : ۱۱۹۹

اعداد خاص : ۱۳۴۲

۲۵۴۱

۱۲

۲۵۲۹÷۳=۸۴۳

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

نقش یہ ہے:

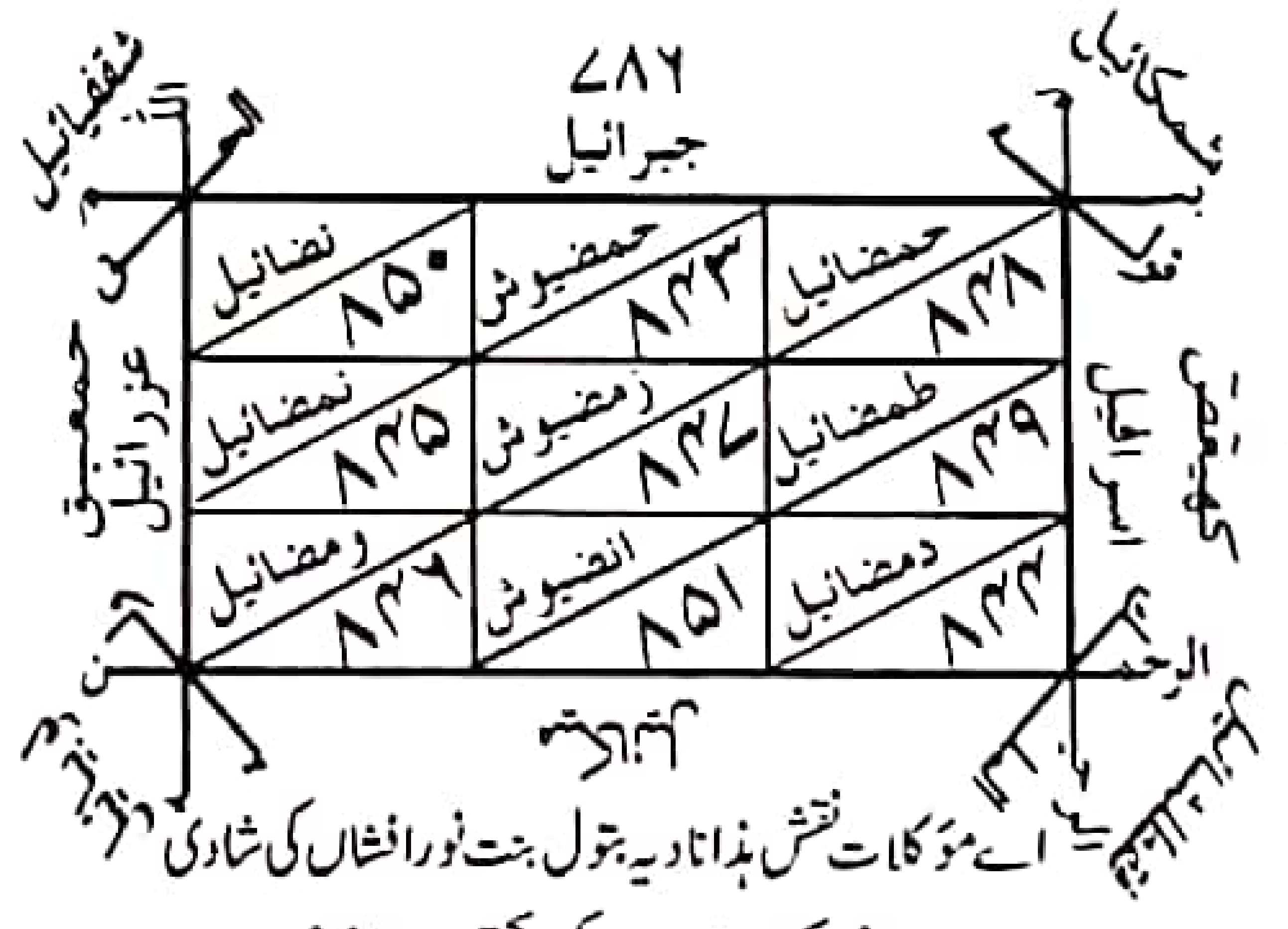

اے موکلات نقش ہذا نازیہ بتول بنت نورافشاں کی شادی ہونے کے اسباب پیدا کر دبحق سورۃ اخلاص

مجرب تعویذات و عملیات

☆......از تحریر: قیصر احمد بی۔اے: کراچی

بلڈ پریشر: جو شخص بلڈ پریشر کا مریض ہو اس کو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ۴۰ نقش فلیتہ بنا کر دیں اور روزانہ ایک نقش سرسوں کے تیل میں روئی کی بتی میں رکھ کر لگاتار ۴۰ دن تک پلائیں انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے:

۷۸۶

۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹

ہائی بلڈ پریشر: والوں کیلئے یہ نقش ہرے رنگ سے لکھیں لو بلڈ پریشر والوں کیلئے یہ نقش سرخ رنگ سے لکھیں۔ بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب "یا مالک یا قدوس" ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور ۴۰ نقش ۴۰ دن تک روزانہ ایک نقش پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ ہائی بلڈ پریشر سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے:

۷۸۶

ی	ف	ا	ش
۴	۳۰۱	۸	۸۱
۳۰۲	۳	۷۸	۸
۷۵	۷	۳۰۳	۲

بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھنا چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

☆اعظم کتب خانہ مظفر گڑھ ☆ڈار برادرز بک سیلرز تحصیل روڈ جہلم
مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
Scanned with CamScanner

آنتوں کی بیماریاں : مندرجہ ذیل نقش آنتوں کی تمام بیماریوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مفید ثابت ہوتا ہے۔ کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کروا کر مریض کے گلے میں ڈلوائیں۔

۷۸۶

۲۷۳	۲۷۶	۲۷۹	۲۶۶
۲۷۸	۲۶۷	۲۷۲	۲۷۷
۲۶۸	۲۸۱	۲۷۴	۲۷۱
۲۷۵	۲۷۰	۲۶۹	۲۸۰

اختلاج قلب : مندرجہ ذیل نقش کو گلے میں ڈالیں انشاء اللہ اختلاج قلب اور گھبراہٹ سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

برائے بخار : اگر سردی سے بخار چڑھتا ہو تو پیپل کے سات عدد پتوں پر مندرجہ ذیل طلسم لکھ کر روزانہ ایک پتہ شہد سے دھو کر مریض کو چٹائے انشاء اللہ سات روز میں سردی اور بخار سے نجات مل جائے گی۔ طلسم یہ ہے۔

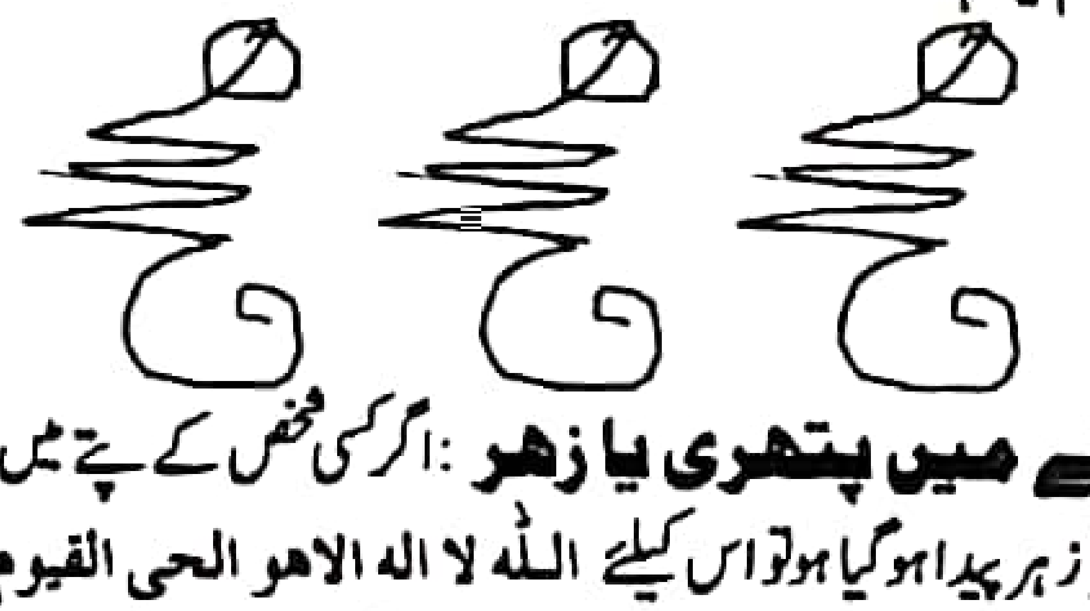

پتے میں پتھری یا زھر : اگر کسی شخص کے پتے میں پتھری ہو یا زہر پیدا ہو گیا ہو تو اس کیلئے الـلّٰہ لا الہ الاھو الحی القیوم صبح و شام اور رات کو ۳۸۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلایا جائے اور چالیس روز یہ عمل جاری رکھا جائے انشاء اللہ شفاء ہو گی۔

پاگل پن سے نجات : اگر کوئی شخص پاگل' سودائی یا مجنوں ہو گیا ہو تو سورۃ الحاقہ آیت نمبر ۷ لکھ کر گلے میں ڈالیں اور روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ اس کا پاگل پن ختم ہو کر اس کی عقل و ذکاوت واپس آ جائے گی اور پھر وہ ہمیشہ کیلئے اپنے ہوش و حواس میں رہیگا۔

امراض چشم : نماز فجر کی سنت و فرض کے درمیان سورۃ ملک پڑھ کر دم کرنا آنکھوں کی جملہ بیماریوں میں مفید ہے۔

نامردی ختم کرنے کیلئے : الـا کـذالک نجز الـمحسنین (پارہ نمبر ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت) اس آیت کو زعفران سے لکھ کر کمر سے باندھیں اور اس آیت کو اول و آخر درود شریف ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور گیارہ دن یہ پانی پانچوں نمازوں کے وقت پئیں انشاء اللہ گیارہ دن میں ہی نتیجہ آپ کو مل جائیگا اور انشاء اللہ کسی دوسری چیز دوا یا کشتہ استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

نوٹ: ہمبستری کے وقت آیت لکھے تعویذ کو اُتار دیں۔

قرض واپس لینا : بعد نماز عشاء روزانہ وقت اور جگہ کی پابندی کیساتھ یا ذوالجلال والاکرام ۱۰۱ بار پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دوران عمل قرض واپس لینے والے کا تصور کریں۔ اس طرح اس عمل کو لگاتار ۲۱ یوم کریں انشاء اللہ ۲۱ روز کے اندر اندر قرض واپس مل جائیگا۔ اگر دوران عمل قرض واپس مل جائے تو عمل کو پڑھنا چھوڑ دیں۔

جلد رشتہ طے کرنیکا مجرب عمل : سورۃ الاحزاب نئے چاند کے آغاز سے فجر کی نماز سے قبل ایک بار پڑھیں اور سورۃ فاتحہ ایک سو ایک بار پڑھیں اول و آخر درود خضری سات بار پڑھیں۔ یہ عمل ۲۱ یوم کریں انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بہت ہی جلد اپنی پسند کا رشتہ آ جائیگا بعد اختتام عمل سوا کلو برفی پر حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے نام کی نیاز دیں۔

طلسم اخفی : چاند گرہن یا سورج گرہن سے قبل اُلو (بوم) کا ایک جوڑا لائیں پھر گرہن کے اوقات میں ان دونوں پرندوں نر اور مادہ کو ذبح کر کے جو خون حاصل ہو اس میں ہموزن روغن بلسان ملالیں اور اچھی طرح یکجان کر کے اپنی پیشانی پر اس کا ٹیکا لگائیں۔ آپ نظروں سے غائب ہو جائیں گے۔ بطور تجربہ آئینہ میں خود کو دیکھیں تو آپ آئینہ میں خود کو نظر نہ آئیں گے۔ جب عمل کا اثر زائل کرنا ہو تو ٹیکا کو عرق گلاب سے دھولیں۔

حب کا ایک نادر عمل

☆......غلام کبریا۔ کندیاں

بہت سے لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کئی سے ملاقات ہوئی اور کئی ایک کے لیٹر موصول ہوئے کہ جناب کسی سفلی اعمال کرنے والے شخص کا پتہ بتادیں کوئی خود ہی سفلی عمل یا جادو وغیرہ بتائیں جس سے ہمارا یہ مسئلہ وہ مسئلہ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
چوہدری بشیر امانت علی اینڈ برادرز ریلوے روڈ۔ خانپور

فوراً حل ہو جائے۔ مجھے ایسے لوگوں سے مل کر یا اُن کے خطوط دیکھ کر حقیقتاً بہت دُکھ ہوتا ہے کہ ان حضرات کو دین، مذہب، ایمان کا ذرہ بھر احساس نہیں۔

کالے جادو میں تو صرف شرک ہے نفی قرآن و اسلام ہے تو پھر بھلا اتنا کچھ معلوم ہونے کے باوجود بھی ہم اسی طرح کے اعمال کی طرف بھاگتے ہیں آخر کیوں؟ بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ جناب سفلی اعمال میں اثرات بہت جلد ظاہر ہوتے ہیں کسی بھی عمل کا اثر دنوں میں ہی نہیں بلکہ گھنٹوں میں ظاہر ہوتا ہے اس کے برعکس علوی اعمال میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اثر ہوتا ہی نہیں اور اگر کہیں آٹے میں نمک برابر اثرات ملاحظہ ہوں بھی تو ایک زمانہ لگ جاتا ہے۔ ظاہر ہے ایسی باتیں سن کر ایک مسلمان کا دِل خون کے آنسو روتا ہوگا۔ حقیقت یہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سفلی اعمال کا اثر چند روزہ ہوتا ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں علوی و روحانی اعمال کا اثر نہ صرف دیرپا بلکہ ہمیشگی ہوتا ہے اور دوسری بات کہ سفلی اعمال کی نسبت روحانی اعمال میں اثر نہیں ہوتا بالکل غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں عاملین نے اعمال کو اس طرح چھپا رکھا ہے جیسے کنواری لڑکی گناہ کو چھپاتی ہے اور جس جس محترم عامل کے ہاں اگر کوئی بھی عمل ہے تو حقیقت تو یہی ہے کہ وہ اسے ہوا تک نہیں لگنے دیتا اور شاگرد تو کیا اپنی اولاد تک کو بھی نہیں بتاتا اور قبر میں جاتے ہوئے ساتھ لے جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے آج اس طرح کی بے یقینی سی کیفیت اعمال روحانی کے بارے میں پائی جاتی ہے۔ اس بے یقینی کی کیفیت کو ختم کرنے کیلئے حب کا ایک بے مثل عمل تحریر کر رہا ہوں اگر جن احباب کو پوری عمر روحانی و جفری اعمال سے شکوہ رہا ہے تو یقیناً سب گلے شکوے دور ہونگے۔ عروج ماہ نوچندی جمعرات یا جمعہ زہرہ و مشتری قمر، زہرہ و مشتری یا پھر زہرہ و مریخ کی سعد نظرات میں **23** تکسیرات سفید باریک کاغذ پر تیار کریں دوران عمل ہر دو ستاروں کے بخور برابر جلاتے رہیں۔ مکمل یکسوئی اور کامل تصور کے ساتھ فوائد عملیات کو مدنظر رکھتے ہوئے تکسیر کی نقل علیحدہ علیحدہ اتاریں۔ ایک تکسیر موم جامہ کر کے طالب بازو پر باندھے جس میں تمام تکسیر کے اعداد و نقش مربع آتشی بھی مرتب ہوگا لکھیں۔ دوسری تکسیر موم جامہ کر کے مطلوب کے گھر، دہلیز یا راہ گزر میں دفن کر دیں جبکہ دیگر اکیس تکسیرات کی روزانہ ایک بتی بعد نماز مغرب شہد اور خالص گھی میں جلائی جائے۔ چراغ کا منہ خانہ مطلوب کی طرف ہو اور طالب کو چاہئے کہ چراغ کے سامنے بیٹھ کر درج عمل **یا مقلبُ القلوب قلبِ قلبَ نام مطلوب معہ والدہ الحب نام طالب معہ والدہ بحق یا ودودُ یا بدوحُ یا بدوحُ یا بدوح** پڑھتا رہے۔ دوران عمل مطلوب کا قوی ترین تصور رکھے کہ دست بدست حاضر کھڑا ہے۔ عمل کی عزیمت کم از کم **313** مرتبہ پڑھے۔ اس دوران اگر عمل ختم ہو جائے اور چراغ جل رہا ہو تو یکسوئی کے ساتھ چراغ کی لو میں دیکھتا رہے اور اگر چراغ ختم ہو گیا یعنی جل گیا اور پڑھائی ابھی باقی ہے تو پڑھائی مکمل کرے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ بتی کو اچھی طرح تر کر لے تا کہ چراغ دیر تک جلتا رہے۔ انشاء اللہ ان اکیس ایام میں مطلوب ضرور حاضر ہوگا چاہے جتنا بھی پابندِ سلاسل ہو۔ اس عمل میں جس تکسیر سے مدد لی جاتی ہے۔ مختصراً ایک مثال میں سمجھا دیتا ہوں۔

طالب محمد بن سکینہ بیگم

مطلوب بشریٰ بنت زبیدہ

تکسیر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب کے نام کا حرف اول تکسیر کی سطر کے آخر میں جبکہ مطلوب کے نام کا حرف اول تکسیر کی سطر کے شروع میں آئے گا دیگر طالب اور مطلوب کے ناموں کے حروف کو گردش دی جائے گی۔ مثلاً محمد اور بشریٰ کی تکسیر یوں ہوگی۔

ب ح م د ش ر ی م — سطر اول
ب ی ح ر م ش د م
ب د ی ش ح ر م
ب ر د م ی ح ش م
ب ش ر ح د ی م م
ب م ش ی ر د ح م
ب ح م د ش ر ی م — سطر آخر

سطر آخر کو چھوڑ دینا ہے۔ باقی تمام تکسیر کی **23** نقول اُتار لینی ہیں۔ اس طرح کل تکسیر کے اعداد حاصل کر کے ایک عدد نقش مربع آتشی طالب والی تکسیر کے نیچے تیار کرنا ہے۔ مثلاً کل تکسیر کے اعداد

۳۶۲۴ - ۳۰ = ۳۵۹۴ ÷ ۴ = ۸۹۸ کسر ۲

چال نقش

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۷۸۶

مثالی نقش

۹۰۵	۹۰۹	۹۱۲	۸۹۸
۹۱۱	۸۹۹	۹۰۴	۹۱۰
۹۰۰	۹۱۴	۹۰۷	۹۰۳
۹۰۸	۹۰۲	۹۰۱	۹۱۳

مثال میں صرف نام لیا گیا ہے۔ اس طرح اعداد بھی فرضی ہیں۔ طالب اور مطلوب کے پورے نام معہ والدہ لیں اور اعداد کی مکمل جانچ پڑتال کر کے نقش بھریں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
☆ دارالادب بک سیلرز۔ میاں چنوں ☆ رحمت بکسٹال۔ اوکاڑہ
Scanned with CamScanner

رحمکاریہ جفر تسخیر حاضرات کامل

☆......ازتحریر: سید شعیب الرحمٰن شاہ۔ ایبٹ آباد

حاضرات کیلئے اکثر عاملین بڑے بڑے چلے کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ کامیاب نہیں ہوتے اس کے لئے آج کی محفل میں آئینہ قسمت کے قارئین کیلئے "تسخیر حاضرات کامل" کیساتھ حاضر ہوں۔ یہ عمل کل تین دن کا ہے تین دنوں میں اس کی زکات ادا ہو جاتی ہے۔ عام تین دن تک اس عمل کی ریاضت روزانہ 583 مرتبہ کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے سوا کلو مٹھائی لا کر اس پر 110 مرتبہ سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور 583 مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر اس کا ثواب پنجتن پاکؑ کو بخش دیں یہ عمل کسی بھی نوچندی جمعرات یا اتوار سے شروع کر سکتے ہیں۔ عامل رات کے وقت اپنے ماتھے پر حضرت محمد ﷺ اور ان کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراؑ کے بزرگ نام ماتھے پر لکھ کر عمل کی ریاضت کریں۔ ان حاضرات سے 95 فی صد درست حاضرات ہوئے ہیں۔ یہ عمل اصل میں مجھے سلسلہ چشتیہ کے بزرگ سید حفیظ الرحمٰن نقوی صاحب سے بطور تحفہ ملا ہے۔ جب آپ حاضرات کریں تو بچے کو ساتھ رکھیں۔ 18 سال تک کا بچہ دیکھ سکتا ہے اس کو 25 خانوں میں یا بدوح کا نقش لکھ کر ہاتھ میں دیدیں۔ پھر 41 مرتبہ اس عمل کو پڑھ کر اس پر دم کریں۔ زکات کے دوران اس کا سرمہ بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ سرمہ کسی قریبی رشتہ دار یا دوست سے لینا پڑے گا۔ پھر جب حاضرات کرنی ہوں تو یہ سرمہ اس بچے کو لگائیں۔ زکات کا جو عمل پڑھیں گے وہ روزانہ سرمہ پر دم کیا کریں۔ اللہ بے پناہ برکات عطا فرمائے گا۔ اس عمل میں کسی قسم کا کوئی پرہیز نہیں۔ یہ عمل کہیں دستیاب نہیں صرف میرے پاس دستیاب ہے۔ یہ عمل کسی کتاب میں بھی نہیں ملے گا۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد اس عمل کو پڑھا کریں حاضرات کی دُنیا کا ایک کامل عمل ہے۔ آخر میں اللہ پاک سے دُعا ہے کہ اللہ پاک آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ اس عمل میں نماز باجماعت ادا کرنی شرط ہے۔ عمل کو قابو رکھنے کیلئے روزانہ مداومت کے طور پر 72 مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھا کریں اور اس کا ثواب حضرت فاطمۃ الزہراؑ کو بخشیں۔ اس عمل کا اجازت نامہ اور مسائل کا حل سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب سے یا براہِ راست مجھ سے حاصل کریں۔ میں نے مکمل تفصیل لکھ دی ہے پھر بھی کسی کو سمجھ نہ آئے تو ادارہ آئینہ قسمت سے رجوع کر سکتے ہیں۔ عمل جو پڑھنا ہے وہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ یَا عَلِیْمُ لعلملت یا لعلم والعلم فی علم علمک یا علیم بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ بِحَقِّ سلیمان بن داؤد علیہ السلام حاضر شو بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح ہ

رحمکاریہ جفر طلسمی چابی

اس سال کی سعادت اکبر نظر عطارد تثلیث مشتری مکمل نظر 20 فروری 2006 کو صبح 9 بجکر 3 منٹ پر قائم ہوگی۔ عطارد ذہنی حکمران تحریری کام پر حکمران ہوتا ہے۔ جس شخص کے زائچہ پیدائش میں عطارد مشتری کمزور پڑ رہے ہوں اور ذہنی نقصانات کی وجہ سے تکالیف ہوتی ہو یا کاروبار چلتے چلتے رُک گیا ہو۔ تو وہ یہ طلسمی چابی بنوا کر پاس رکھے۔ خداوند کریم کے حکم سے اس کے تمام مسائل پورے ہو جائیں گے۔ آج کی محفل میں آئینہ قسمت کیلئے علم الجفر کا ایک خاص طلسمی عمل لیکر حاضر ہوں۔ جب یہ چابی تیار ہو جائے تو اس پر گیارہ مرتبہ سورۃ محمد ﷺ پڑھ کر دم کر دیں اور یہ طلسم سفید کاغذ پر مشک زعفران سے لکھیں۔ آخر میں مجھ گنہگار سید شعیب الرحمٰن شاہ اور شاہ زنجانی صاحب کے حق میں دعائے خیر ضرور کریں۔ اگر یہ طلسمی چابی خود تیار نہ کر سکیں تو عامل شاہ زنجانی صاحب سے یا مجھ سے تیار کروائیں تا کہ اس کے مکمل تاثرات دیکھ سکیں۔

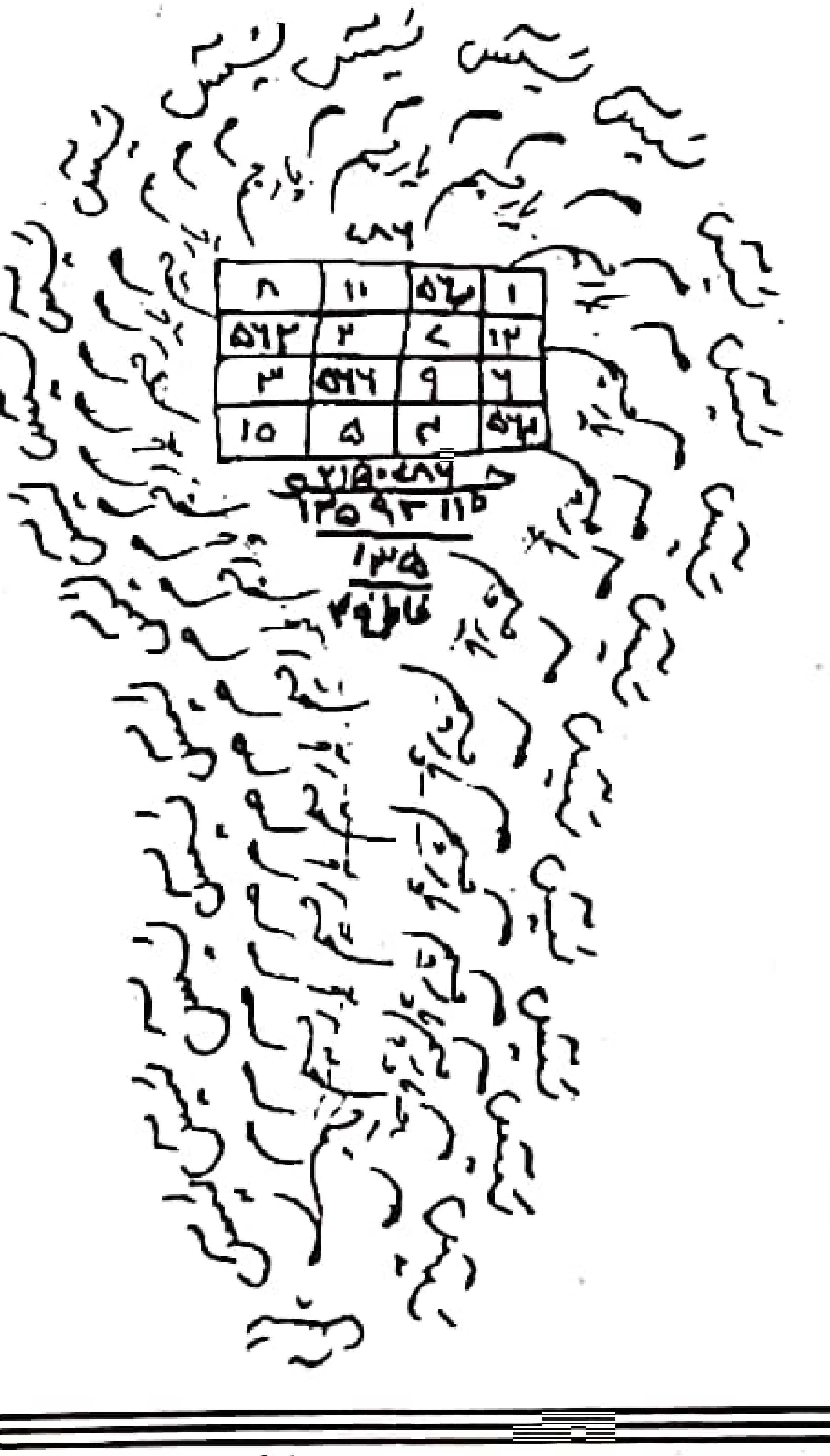

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ایم شاہد بکسٹال ٹاور مارکیٹ۔ حیدرآباد☆ طاہر نیوز ایجنسی۔ عارف بازار۔ بورے والا

مجربات قریشی

☆......از تحریر: ایم مصدق قریشی (ایم اے)۔ ایبٹ آباد

بچے ہر شر سے محفوظ

باوضو ایک ساعت میں درج ذیل دعا لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ بچہ ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ دعا ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم امنت باللہ العظیم و کفرت بالجبت والطاغوت واستمسک بالعروۃ الوثقیٰ لاانفصام لھا واللہ سمیع علیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یا حافظ یا حافظ یا حافظ یا حافظo

دانت درد کیلئے مجرب عمل

نیچے دی ہوئی دُعا ایک کاغذ پر لکھ کر تین کیل لے کر دعا کے خانوں میں درخت میں ٹھونکیں جب پہلی کیل ٹھونکیں تو مریض سے کہیں کہ اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے درد والی جگہ کو پکڑے پھر آپ درود شریف پڑھ کر ایک خانہ میں کیل درخت میں ٹھونکیں پھر مریض اپنا ہاتھ ہٹا دے پھر اس طرح دوسرے تیسرے خانے میں کیل ٹھونکیں۔ انشاء اللہ آئندہ درد کبھی نہ ہوگا۔ یا سمعوالی پہلی کیل (م) دوسری (ع) اور تیسری (و) میں ٹھونکی جائے گی۔ اس کا عامل بننے کیلئے سورج گرہن میں 101 بار لکھ کر کالی سیاہی سے زکات ادا کر دیں اور لکھا ہوا کاغذ قبرستان میں دفن کر دیں یہ آپ کی زکات ایک سال کیلئے کافی ہوگی آئندہ پھر اگلے سال تجدید کر لیں اس طرح لکھیں گے زکات دیتے وقت اور زکات دینے کے بعد یا سمعوالی

سورۃ فاتحہ شریف کا عمل

ہر مرض سے شفاء کیلئے آپ باوضو اول آخر 11+11 مرتبہ درود شریف نماز والا' پھر آپ عمل اس طرح شروع کریں کہ پہلے تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر ایک دفعہ سورۃ فاتحہ شریف پڑھیں آپ نے اسی طرح سورۃ فاتحہ شریف 101 بار پڑھنی ہے۔ ہر بار 3 دفعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شروع میں آپ پھر مریض پر دم کریں یا سادہ پانی پر پھونک مار کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ شفاء یقینی ہوگی۔ اگر شفاء مریض کے مقدر میں نہ ہے تو عمل مکمل نہ ہوگا۔ پھر بھی کوشش کر کے عمل ضرور مکمل کریں۔ اگر خود نہ کر سکیں تو کسی حافظ قرآن سے پڑھا لیں انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

عمل برائے حفاظت دشمن

اگر آپ اس آیت کو پڑھ کر 11 مرتبہ اپنے ہاتھوں پر دم کر کے تمام بدن پر پھیر لیں تو انشاء اللہ دشمن سے محفوظ رہیں گے۔ اگر دشمنوں کے ہجوم سے بھی گزر جائیں گے تو وہ آپ کو نہ دیکھ سکیں گے۔

لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیرo

عمل درد ودیگر امراض گردہ

جس شخص کو درد گردہ کی شکایت ہو یا گردہ سے متعلق دیگر کوئی مرض ہو اسے چاہئے کہ صبح کی نماز میں سنت وفرض کے درمیان 41 بار سورۃ فاتحہ پڑھے اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی آخری م کو الحمد سے ملا کر اس طرح پڑھے ملحمد للہ اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے اور اکیس دن تک عمل کریں اور مریض کو پلائیں انشاء اللہ درد گردہ اور دیگر امراض گردہ میں مکمل شفا ہوگی۔

دفن شدہ تعویذ نکالنا

اگر کسی کے گھر میں کسی نے تعویذ/سحر وغیرہ دفن کیا ہوا ہے اسے نکالنا ضروری ہو تو سورۃ تکویر (پارہ نمبر 30) پڑھے۔ رات کو باوضو سوتے وقت پڑھے صرف ایک دفعہ انشاء اللہ تعالیٰ' اللہ تبارک و تعالیٰ اس جگہ کا الہام خواب میں کر دیں گے یہ دفن شدہ تعویذ خود نکل آئے گا۔ انشاء اللہ نقصان بھی نہ پہنچے گا۔

مجرب عمل برائے شادی

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو شادی باندھ دی گئی ہو یا کوئی رکاوٹ ہو یہ عمل انشاء اللہ کرتے ہی رشتے آنے شروع ہو جائیں گے۔ اول آخر 11+11 مرتبہ درود شریف پھر 21 مرتبہ آیت الکرسی پھر 11 مرتبہ سورۃ النساء کا پہلا رکوع پھر دوبارہ 21 مرتبہ آیت الکرسی پھر سورۃ النساء کا آخری رکوع 11 مرتبہ۔ اس کے بعد سورۃ اخلاص 11 مرتبہ سورۃ فلق 7 بار سورۃ ناس 3 مرتبہ اگر لڑکی ہے تو اس کی ماں بھی اس طرح پڑھے گی۔ یہ دعا لڑکی اور اس کی ماں کو مسلسل 3 جمعہ پڑھنا ہوگی۔ اگر مرد ہے تو خود کرے گا۔ ماں نہیں کرے گی۔ اگر

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
جعفری نیوز ایجنسی۔ تلہ گنگ ☆ ماروی میوزک سنٹر اینڈ بک سٹال ٹنڈو آدم۔ سندھ

Scanned with CamScanner

خدائی حکم کی وجہ سے رشتہ نہیں مل رہا تو آیت الکرسی 21 مرتبہ کم کر دیں اگر بندش سحر وغیرہ ہے تو اور پورا عمل کریں انشاء اللہ جلد رشتہ ہو جائیگا۔

عمل بچھو کا زہر دور کرنا

اس منتر کو سورج گرہن میں 101 مرتبہ پڑھیں زکات ادا ہوگی۔ آئندہ سال سورج گرہن میں پھر زکات ادا کریں۔ تین مرتبہ یہ پڑھ کر بچھو کے کاٹنے والی جگہ پر دم کریں انشاء اللہ زہر دور ہوگا۔ منتر ذیل ہے۔

کا بچھو پھو کنا بچھو دار زہری تو بچہ سونے کا ناگوار دھا الیسر بنادے اُتر بچھو حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی آن۔

عمل عجیب

جب کسی کو کوئی مصیبت پیش آئے یا کوئی بھی مقصد ہو تو وہ یا حی یا قیوم بحق لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہ بعد از نماز عشاء 70 مرتبہ پڑھے اور ہر من الظالمین کے بعد اپنا مطلب/مقصد کہے انشاء اللہ 4 روز کے بعد مطلب/مقصد حل ہوگا۔ روزانہ عمل پڑھنے کی جگہ وقت ایک ہو جو مطلب پہلے دن دہرایا ہے وہی روزانہ دہرائے۔ اگر 4 دن میں کام نہ ہو تو 4+4 دن اور پڑھے۔ اول آخر 11+11 بار درود شریف رجال الغیب کو پشت پر رکھ لیں یا دائیں طرف رکھ کر عمل کریں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

عمل زبان بندی

ایک دھاگہ سوتر کا نابالغ لڑکی سے کتوا کر اس پر سورۃ یٰسین 3 مرتبہ پڑھیں اور ہر مبین پر گرہ دیں اور دھاگہ میں گرہ دیتے وقت زبان کو دانتوں سے دبائیں پھر اس دھاگہ کے ڈورے کو دشمن کی چوکھٹ کے نیچے دفن کریں۔ دشمن کا منہ بند ہوگا۔ یٰسین پڑھتے وقت مطلوب کا تصور رکھیں نیز اس آیت کریمہ کو لکھ کر بھاری پتھر کے نیچے پاک جگہ پر دبا دیں:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۳۶ص ۳و ۳۵ب ۳ج ۳ط ۵۳ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ فلاں بن فلاں صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ہ

اس کو کالی سیاہی اور لوہے کی نب کے ساتھ عطارد کی ساعت میں رجال الغیب کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھیں۔

عمل خواب بندی

باوضو سورۃ والناس کو 12 بجے شب مطلوب کا تصور کر کے پڑھیں اور ایک چھری زمین میں گاڑ دیں اور ہر لفظ ناس پر چھری گاڑتا جائے جب چھری زمین میں دھنس جائے تب اس آیت کو پڑھے اور اس پر دم کرے۔ آیت یہ ہے:

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ہ

اور چھری کو زمین میں 3 روز تک نہ رکھے اور جب چاہے خواب کھلے اور چھری زمین سے نکالے تو سورۃ نصر کو پڑھے خواب بندی ختم ہو جائے گی۔ کھیل تماشہ یا ناجائز نہ کریں کسی کو ناحق تکلیف نہ دیں کرنے والا خود عذاب میں ہوگا۔ صرف علم کے اضافہ کیلئے شائع کیا ہے بندہ بری الذمہ ہے۔

مجرب عمل درد گردہ

سورج گرہن میں اس عمل کو 101 بار کالی سیاہی لوہے کی نب سے لکھ کر پاک جگہ جہاں پاؤں نہ آئیں دفن کر دیں۔ یہ زکات ایک سال کی ہوگی۔ آئندہ سورج گرہن میں پھر تجدید کر لیں اور روزانہ طاق دفعہ لکھ کر پاک جگہ دفن کرتے رہیں نہیں تو ایک کاپی بنا لیں جب کاپی مکمل ہو جائے تو پاک جگہ یا قبرستان میں دفن کر دیں۔ جب بھی کسی کو درد گردہ ہو تو لکھ کر دیں اور کمر میں بندھوائیں انشاء اللہ درد موقوف ہوگا۔ طلسم یہ ہے:

ساماطال م م ہ و حح صفص سارا دوما اطاع

عمل برائے بواسیر

واسطے دفع ہونے بواسیر جس کو تکلیف بواسیر ہو اس کو چاہئے کہ ہفتہ کے دن باوضو عروج ماہ میں ایک دانہ لاکھ سرخ کا سوراخ دار لے کر اول آخر 11 بار درود شریف پڑھے پھر بسم اللہ شریف 21 مرتبہ پڑھے اس آیت کو ایک دفعہ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ہ کو پڑھ کر دانہ لاکھ پر دم کرے اور کمر میں باندھیں انشاء اللہ آرام ہوگا۔

(2) بواسیر کے مریض اس دعا کو روزانہ پڑھیں شفاء ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم فوس مرقوس لا یردن فیما شمسا ولا ذمھرا ہ

(3) عارضہ بواسیر کا مریض آخری چہار شنبہ کو آفتاب نکلنے کے وقت پر چاندی کی انگوٹھی پر مندرجہ ذیل الفاظ کھدوا کر پہنیں انشاء اللہ

Scanned with CamScanner

بواسیر دور ہوگی۔ آخری چہار شنبہ کا وقت زنجانی جنتری 2006ء سے معلوم کر سکتے ہیں الفاظ لوح قرآنی درج ذیل ہے:

الم المص الر المر کھیعص طه طسم طس یس ص قان

عمل خاص

جس عورت کا حمل گر جاتا ہو سورۃ اخلاص گیارہ بار پانی پر دم کر کے مذکورہ عورت کو پلائیں اور سات تار کچے سوتر کے لے کر اس پر گیارہ بار سورۃ مزمل شریف کو پڑھ کر ایک مرتبہ گرہ دیں پھر عورت کی کمر میں باندھیں انشاء اللہ حمل برقرار رہے گا۔

برائے جملہ امراض

☆......از تحریر: شبیر احمد رحمانی۔ کراچی

قارئین! جیسا کہ آج کے دور میں لوگوں کی تعداد کثیر نہ جانے کتنے موذی اور مہلک امراض میں مبتلا ہے اور اس وجہ سے نہایت سخت پریشان ہے۔ جبکہ بہت سے لوگوں کے پاس تو اتنے وسائل اور اخراجات برداشت کرنے کی طاقت بھی نہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس دور میں کوئی کام بھی مفت میں نہیں ہوتا تو میں آج قارئین آئینہ قسمت کی خدمت میں ایک نہایت آسان اور سہل ترین عمل پیش کر رہا ہوں۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ اس عمل کے ذریعے لوگوں کو شفائے کلی عطا فرمائے اور میرے لئے اسے آخرت کے ثواب کا ذریعہ بنائے۔ آمین

طریقہ عمل یہ ہے کہ آپ میں سے جس کو بھی کوئی بھی مرض لاحق ہو وہ خود فجر کے بعد صرف 2 مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اول و آخر تین تین مرتبہ درودِ ابراہیمیؑ پڑھ کر پانی پر دم کرے یعنی تین بار پھونک مارے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پانی سنت کے مطابق پی جائے اور اسی طرح بعد نمازِ عصر بھی کرنا ہے۔ مگر اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے صرف ایک مرتبہ اس عمل کو بھی ضرور کر لیں یعنی اول و آخر تین تین مرتبہ درودِ ابراہیمیؑ پڑھ کر درمیان میں 9 بار سورۃ فاتحہ پڑھ لیں پھر آپ عمل کر سکتے ہیں۔ عمل کی مدت کم از کم آپ کے نام کے اعداد قلبی یعنی آپ کے نام کا جو مفرد عدد ہے اتنے ہی دن ہے اور زیادہ سے زیادہ تا حصول شفاء (نوٹ: جو حضرات نام کے اعداد نکالنا نہ جانتے ہوں وہ 9 دنوں تک روزانہ بلا ناغہ یہ عمل کریں) میں نے اس عمل کی اللہ کے فضل سے وضاحت کر دی ہے۔

بقیہ: حروف عنصری کے اعمال

طرز تحریر کریں۔ پھر حروف خاکی نحس کے ساتھ امتزاج دیں جو یہ ہیں۔ ب د ت ض۔ پھر اس سطر کے اعداد نکال کر مؤکل اول تیار کریں۔ اب اس جانور کی جس جانور کو دفع کرنا مقصود ہے تصویر بنا کر مؤکل دوم لکھ دیں اور ارد گرد حروف طلسم لکھیں۔ تصویر کے پیٹ میں نام مؤکل اول کا لکھو اور پشت پر تمام تکسیر کے اعداد کا نقش مربع پر کریں۔ امتزاجی سطر کی تکسیر کر کے چاروں گوشوں اور قلب کے حروف لے کر مؤکل دوم اور سطر طلسم تیار کریں۔ اس کام کے لئے ہر دو مؤکل مقلوب نکالو۔ اس طلسم کو ایسی جگہ پر دفن کریں جہاں ان کی کثرت ہو یا ان کے سوراخ ہوں۔ جب تک یہ طلسم وہاں دفن رہے گا وہ حیوان موذی حشرات الارض وہاں نہ آسکیں گے۔ اگر ہوں گے تو فوراً جگہ خالی کر دیں گے۔ یہ عمل اُس وقت تیار کرنا ہوگا جب کہ طالع وقت خاکی ہو اور قمر خاکی بروج میں ہو۔ جدول ابجد عنصری یہ ہے:

درجات	آتش	خاک	باد	آب	الکعب	حرف	کواکب
مرتبہ	ا	ب	ج	د	۱۰	ی	زحل
درجہ	ہ	و	ز	ح	۲۶	وک	مشتری
دقیقہ	ط	ی	ک	ل	۶۹	طس	مریخ
ثانیہ	م	ن	س	ع	۲۲۰	کر	شمس
ثالثہ	ف	ص	ق	ر	۳۷۰	عت	زہرہ
رابعہ	ش	ت	ث	خ	۱۸۰۰	ضغ	عطارد
خامسہ	ذ	ض	ظ	غ	۳۴۰۰	تغتغ	قمر

حکمائے فلاسفہ کے اعمال میں یہ جدول حروف طلسم بنانے کے کام آتی ہے۔ طلسم کے لئے حرف جس عنصر کا ہو اُس کے موافق عنصر سے اُس کے مقابل کا حرف ملا کر طلسم بنایا جاتا ہے۔ مثلاً (ا) سے (اج) اور (ب) سے (بد) اور (ح) سے (حو) اور (م) سے (مس) اور (ر) سے (رص) وغیرہ طلسم تیار ہوتے ہیں اسی طرح تمام حروف کو ذہن میں رکھیں۔ ہم نے ہر بات وضاحت سے تحریر کر دی ہے اور کسی بھی چیز کو پوشیدہ نہیں رکھا۔

"اسم اعظم" کا رنگین نقش منسوبہ باب العلم اپنے گھر، دوکان یا کاروبار کی جگہ پر حصول خیر و برکت کیلئے لگائیں۔ ادارہ آئینہ قسمت سے مفت طلب کریں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ سید ابراہیم شاہی بازار۔ روہڑی ☆ پاکستان نیوز ایجنسی۔ بھکر

عنصری حروف کے اعمال

حکیم غلام سرور شباب۔ حویلی لکھا

آتشی حروف: علم الحروف ایک جامع ترین علم ہے۔ عملیات و روحانیات کی بنیاد یہی علم ہے۔ ہمارے اساتذہ عظام نے ہمیں سب سے پہلے علم الحروف کی ہی تعلیم فرمائی تھی۔ حروف کی سائنس بھی بڑی عجیب ودلچسپ ہے۔ علم الحروف کے اعمال سریع التاثیر اور قوی الاثر ہوا کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل تمام اعمال ہمارے تجربہ شدہ ہیں۔ یہ ایسے حروف ہیں کہ جب قمر آتشی بروج میں ہو تو ان حروف سے بادشاہوں اور حکام کے دربار میں درجات کی بلندی اور لڑائی کے وقت دشمنوں پر فتح یابی اور واضح برتری حاصل ہوتی ہے۔ یہ سات حروف ایسے مؤکلات کی طرح ہیں جو اللہ رب العزت کے عرش کی اور اس کے معاملات کی حفاظت پر مامور ہیں۔ ان حروف سے طلسمات کی یہ اشکال پیدا ہوتی ہیں۔

آتشی حروف جلب قلوب کے لئے بھی خوب کام کرتے ہیں اور ان کے معکوس اعمال سے بیماریاں بھی پیدا کی جاسکتی ہیں اور ارواح خبیثہ کو بدن انسانی سے نکالنے کیلئے بھی ان سے کام لیا جاسکتا ہے۔ ان حروف کی روحانیت جنات کو تسخیر اور حاضر کرنے کیلئے بھی استعمال میں لائی جاتی ہے۔ یہ بات آپ کے ذہن میں ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا ہے اور یہ حروف بھی گرم ترین ہیں۔ اگر جنات کو حاضر یا تسخیر کرنا چاہیں تو ان حروف کی روحانیت سے کام لیں۔ ان حروف سے بدن انسانی پر بیماریاں مسلط بھی کی جاتی ہیں اور بدن سے بیماریاں ختم بھی کی جاتی ہیں۔

قضائے حاجات کیلئے: آتشی حروف کا یہ عمل سر اعظم ہے طلسمات کی دُنیا میں طلسم لاثانی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب قمر آتشی بروج میں نزول کرے مثلاً حمل، قوس، اسد میں تب ہرن کی جھلی پر زعفران، گلاب اور مشک کی روشنائی سے اونٹ کی تصویر بنا کر اونٹ کے پیٹ پر ایک آدمی کی تصویر بنائیں جس کے ایک ہاتھ میں پھول ہو جسے وہ سونگھ رہا ہو اور اونٹ کے پیٹ پر سات حروف نون اور پھر اپنا نام مع والدہ تحریر کریں۔ پھر اونٹ کے اردگرد طاش حمد قاش کو الگ الگ حروف میں تحریر جبکہ ان کے آخر میں مندرجہ ذیل آتشی حروف بھی تحریر کریں جو یہ ہیں۔ ا ھ ط م ف ش ذ اور پھر اونٹ کے سر پر یہ طلسمات تحریر کریں۔ طاش حمد قاش حاش مشوش پس قضائے حاجات کا طلسم تیار ہوا۔ جب بھی حاجت ہو طلسم کو اپنے سامنے رکھیں اور اکیس مرتبہ یہ پڑھیں اور دعا کریں۔ فخرج منها خائفاً يترقب قال رب نجني من القوم الظلمين ولما توجه تلقاء مدين قال عسىٰ ربي ان يهديني سوآء السبيل (سورۃ القصص آیت ۲۱۔۲۲) اور جو حاجت ہو اُس کے لئے کوشش کریں اور طلسم کو اپنے پاس رکھیں ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

حاضری مطلوب کیلئے: آتشی حروف سے حاضری کا یہ عمل علم الجفر کے ایک عظیم قانون کے تحت تیار ہوتا ہے۔ ایسے قانون اساتذہ اپنے سینوں میں مخفی رکھتے ہیں اور بڑی مشکل سے برسوں کی خدمت کے بعد تعلیم کرتے ہیں۔ حاضری مطلوب کے لئے یہ عمل اپنی مثال آپ ہے۔ جو طلسم سے بھی قوی تر ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ جس فرد کو اپنی محبت میں بے قرار کرکے حاضر کرنا ہو۔ اُس کے نام مع والدہ کو آتشی حروف سے امتزاج دے کر زمام نکال لیں۔ پھر اس تمام تکسیر سے روحانیت استخراج کریں۔ مثلاً مؤکلات علوی، اسمائے باری تعالیٰ، طلسمات، عزیمت، مقصد وغیرہ جس کا طریقہ تفصیل سے تحریر ہے۔

مثلاً آپ کا مطلوب علی ہے جسے آپ حاضر کرنا چاہتے ہیں۔ علی کو بسط حرفی کیا ع ل ی :۔ اس کے شروع میں اپنا مقصد تحریر کریں اور بسط کرکے لکھیں مقصد ہے جلب، تمام کی بسط یہ ہوئی ج ل ب ع ل ی۔ اب بسط کو آتشی حروف سے امتزاج دیا تو یہ سطر قائم ہوئی۔ ا ج ھ ل ط ب م ع ف ل ش ی ذ۔ اس کی تکسیر کی جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

ا	ج	ھ	ل	ط	ب	م	ع	ف	ل	ش	ی	ذ	سطر اول
ذ	ا	ی	ج	ش	ھ	ل	ل	ف	ط	ع	ب	م	

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
بک ورلڈ۔ چھپڑ بازار۔ چکوال ☆ سلطان نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ لاہور

Scanned with CamScanner

م	ذ	ب	ا	ع	ی	ط	ج	ف	ش	ل	ھ	ل	
ل	م	ھ	ذ	ل	ب	ش	ا	ف	ع	ج	ی	ط	
ط	ل	ی	م	ج	ھ	ع	ذ	ف	ل	ا	ب	ش	درمیانی گردش
ش	ط	ب	ل	ا	ی	ل	م	ف	ج	ذ	ھ	ع	
ع	ش	ھ	ط	ذ	ب	ج	ل	ف	ا	م	ی	ل	
ل	ع	ی	ش	م	ھ	ا	ط	ف	ذ	ل	ب	ج	
ج	ل	ب	ع	ل	ی	ذ	ش	ف	م	ط	ھ	ا	زمام
ا	ج	ھ	ل	ط	ب	م	ع	ف	ل	ش	ی	ذ	سطر میزان

اب تکسیر سے موکلات علوی کا استخراج کیا تو موکلات یہ ہوئے۔

اجھائیل۔ لطبائیل، معفائیل، لشیائیل، ذذائیل، یجشائیل، ہللشائیل، فطعائیل، بممائیل، ذبائیل، عیطائیل، جفشائیل، ہللئیل، مہذائیل، لبشائیل، شافائیل، عجیائیل، ططلائیل، یمجائیل، ہعفرائیل، فلائیل، بششائیل، طبلائیل، یلمائیل، فجذائیل، ہعمائیل، شہطائیل، ذبجائیل، لفائیل، میلائیل، لعیائیل، شمہائیل، طفزائیل، لبجائیل، جلبائیل، علیائیل، ذشفائیل، مطہائیل.

اور سطر اول سے ہر حرف سے اسمائے باری تعالیٰ استخراج کئے جو یہ ہیں:

اللہ، جمیل، ہادی، لطیف، طاہر، باری، متین، عزیز، فاطر، لطیف، شکور، یقین ذوالجلال

تکسیر کی سطر اول کے اعداد نکالے تو ۱۲۸۰ ہوئے۔ مربع پر کرنے کے لئے ۳۰ عدد تفریق کئے تو باقی ۱۲۸۰۔۳۰=۱۲۵۰ بچے ان کو ۴ پر تقسیم کیا تو حاصل تقسیم ۳۱۲ ہوئے اور باقی ۲ بچے اس خانہ اول میں ۳۱۲ کو رکھا اور ایک ایک کے اضافہ سے نقش پر کیا جبکہ کسر خانہ نمبر ۹ میں آئی۔ نقش یہ ہوا۔

۷۸۶

۳۱۲	۳۲۶	۳۲۳	۳۱۹
۳۲۴	۳۱۸	۳۱۳	۳۲۵
۳۱۷	۳۲۱	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۱۶	۳۲۲

اس نقش کو تکسیر کی پشت پر تحریر کریں اور نیچے یہ عزیمت تحریر کریں۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِیَّةُ الْمُسْتَخْرَجَةُ مِنَ الْحُرُوْفِ النَّارِیَّةِ الْمُمْزُوْجَةِ اَجِبْ (موکلات علوی تحریر کریں) بحق (استخراج شدہ اسمائے باری تعالیٰ) **اَجِیْبُوا وَهَیِّجُوْا علی لِعشیقِ فلاں الوحا الساعة العجل.**

اب مطلوب کے مستعمل کپڑے پر تکسیر زمام تک تحریر کریں اور پشت پر حروف آتشی کی اس تکسیر سے استخراج کردہ طلسمات تحریر کریں۔ تکسیر یہ ہے۔

ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ
ذ	ا	ش	ھ	ف	ط	م
م	ذ	ط	ا	ف	ش	ھ
ھ	م	ش	ذ	ف	ط	ا

طلسمات یہ ہیں: **اذمہ، ہاذم، طشطش، مہاذ، ففففف شطشط، ذمہا.** اس کا فتیلہ بنا کر چراغ میں روشن کریں اور ۳۱۲ مرتبہ استخراج شدہ عزیمت پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مطلوب وقت مسافت کے دوران حاضر ہو جائیگا۔ اگر اس کے برعکس کرنا چاہیں تو نام مطلوب معکوس اور حروف آتشی بھی معکوس لکھ کر تکسیر کریں یہاں تک کہ زمام برآمد ہو جائے۔ مثلاً ی ل ع ذ ش ف م ط ھ ا اور حسب سابق روحانیت استخراج کریں اور موکلات کو برانگیختہ کر کے اپنی حاجت کا اظہار کریں۔ مثلاً کسی کو بیمار کرنا، مرض کو مسلط کرنا، ضارب مسلط کرنا وغیرہ اور مناسب طریق سے استعمال کریں یعنی دفن کریں یا آویزاں کریں یا آگ میں جلا دیں۔ جیسے مناسب ہو۔ اللہ کے حکم سے مقصد پورا ہوگا۔ یاد رہے کہ عناصر اربعہ کے حروف کی عزیمتیں بھی ہوا کرتی ہیں جو ہر نیک اور بد افعال کے لئے کام کیا کرتی ہیں۔ پس مناسب اعمال میں ان کو اپنی فراست وفکر سے استعمال کریں تاکہ آپ کا زیادہ عمل قوی اور سریع الاثر ہو جائے۔ آتشی حروف کی عزیمت اعمال خیر و شر کے لئے عزیمت ناریہ کے نام سے جانی جاتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔ باقی عزیمات کا ذکر ان حروف کے ساتھ کیا جائے گا۔

عزیمت الناریہ : **اَهَاطَمْ فَشَذِیرِ فَشُرْدِیدِ، فَشُبُرْدَایِنِ، بَرْقَمُوْشِ، بَمُوْقَاشِ، هَاوْشِ، یَمُوْشِ، بَرِیْنُوْشِ، اَهَابُوْشِ، مَاشَهْشَیُوْرَ، بَرْقَاشِ، بَرْقَیُوْشِ، بَرِیْنَاشِ، اَنُوْشِ، هَاشِ، هَیُوْشِ، هُوْشِ لُوْشِ، یَنُوْشِ اَزْلُوْشِ، هِیَایَاقَهْنُوْشِ اَنْزِلَ.**

بادی حروف کے اعمال : بادی حروف ایسے حروف ہیں کہ جب قمر بادی بروج میں ہو تو دلوں کی تسخیر، محبوب کا محبت میں پگھل جانا، غائب چیزوں کی حاضری، محبت والفت میں اضافہ اور اس سے ملتے جلتے امور میں ان کی روحانیت کام کرتی ہے۔ بادی حروف کی وجہ سے عرش کے تمام ملائکہ جو بزرگ وبرتر ہیں اور اس کے عرش کی تسخیر پر مبعوث ہیں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
☆ دارالادب بک سیلرز۔ میاں چنوں ☆ رحمت بکسٹال۔ اوکاڑہ

Scanned with CamScanner

اور دیگر ملائکہ اس کی نگرانی و حفاظت کرتے ہیں۔ پرندگان ہوا پر بادی حروف ح ز ک س ق ث ظ کی روحانیت کام کرتی ہے۔ واضح رہے کہ مندرجہ بالا ترتیب حکمائے فلاسفہ کے اختیار سے ہے۔ ان حروف سے یہ طلسماتی اشکال پیدا ہوتی ہیں۔

ﮬ ﮯ ح ٥۔ لجوﮦ ﮬ ﮯ مکحاہ فساد مــ ـــل

آصف بن برخیا کا عمل: اگر کسی پرندے کو تسخیر میں لانا چاہیں تو اس کے نام کے حروف الگ الگ لکھیں۔ اس کے آگے کلمہ جذب کے حروف بھی تحریر کریں۔ اب اس سطر کو سعد بادی حروف کے ساتھ امتزاج دیں جو یہ ہیں۔ ک س ق اور اعداد جمل کبیر سے استخراج کر کے مؤکل اول استخراج کریں۔ پھر اس سطر کی تکسیر کر کے چاروں گوشوں کے حروف اور قلب کے حروف سے مؤکل دوم اور سطر طلسم تیار کریں۔ اردگرد حروف طلسم لکھیں اور پیٹ پر مؤکل اول کا نام تحریر کریں اور پشت پر تمام تکسیر کا نقش مربع پر کریں۔ یہ تمام کام اس وقت ہونا چاہئے جب کہ طالع برج بادی مثلاً میزان، دلو، جوزا ہو۔ طلسم تیر کرت وقت بخور عطارد کا روشن کریں جب یہ طلسم تیار ہو جائے تو ہوا میں لٹکا دیں۔ بعد ایک ساعت کے پرندہ حاضر ہوگا۔

حاضری مطلوب کیلئے: محبت اور دل کے میلان، نیند کو باندھنے اور کسی کو اپنی طرف متوجہ کر کے حاضر کرنے کے لئے حروف بادی کا یہ عمل بے نظیر ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ بادی حروف کو معکوس تحریر کریں یعنی اس طرح ظ ث ق س ک ز ح مع نام مطلوب اور نام والدہ اور جس دن عمل کریں اُس دن کے خادم کا نام بھی ساتھ تحریر کریں۔ پھر اس کی تکسیر کریں اور روحانیت استخراج کریں۔ مطلوب کے قدموں کی مٹی گوندکر ایک ٹھیکری تیار کریں اگر مٹی نہ مل سکے تو کسی بھی کچی ٹھیکری پر تحریر کریں اور پھر اُسے باریک سفوف کر کے ہوا میں بکھیر دیں اور نقش کو درخت کی شاخ پر باندھ دیں۔ مطلوب حاضر ہوگا۔ تمام طریقہ حروف آتشی والا استعمال میں لائیں۔

مطلوب کے دل میں عشق پیدا کرنا: اگر آپ چاہیں کہ مطلوب آپ کے عشق میں دیوانہ ہو اور ایک ساعت بھی جدائی برداشت نہ کرے تو تھوڑی سی مہندی لے کر گوندھ لیں پانی کی بجائے عرق گلاب استعمال کریں اور مہندی کی ٹکیہ بنالیں۔ پھر اسے سایہ میں خشک کریں۔ اب مطلوب مع والدہ کے ساتھ حروف بادی کو امتزاج دے کر تکسیر کریں۔ پھر عزیمت تیار کریں۔ مؤکلات اور طلسمات تیار کریں اور تکسیر ایک طرف دوسری طرف نقش اور عزیمت تحریر کریں۔

پھر اس ٹکیہ کو سفوف کریں اور ہوا میں بکھیر دیں۔ پس مطلوب وقت مسافت کے مطابق حاضر ہوگا۔

عزیمت الھوائیہ: رَاَنِخَ ھَوْنَ ھَوْنَا ھُوْشَ اَھُوْشَ ھَیُوْشَ، ھُوْلَاشَ، اَلْوَاشَ یَلُوْشَ، لَوْشَ لَوْخَالِشَ، بِمَھْطِیْشَ، مَخْطِھْلَشَ، ھَوْلَشَ، یَنُوْشَ، طَفْشَنِیْھَشَ، طَفِیْرَادِیْشَ، طَفْرَاشَ اَرْلِیُوْشَ، طَفْرَاشَ فَرِیُوْشَ مَارِشَ مَرِیْنُوْشَ قِیُوْشَ کَرَاھِشَ، اَلْطَرِیْنُوْشَ، لَنُوْشَ قَادُشَ ھَمِشَ قَیْشَ تَوَکَّلُوْا یَا خُدَّامُ الْھَوَاءِ وَ الْعَلُوْا کَذَا وَ کَذَا۔

حروف بادی سے حاضری مطلوب بمطابق عمل حاضری (پرندگان): جس طرح بادی حروف سے پرندگان کو حاضر کیا جاتا ہے اسی طریقہ کے مطابق مطلوب کو حاضر کرنے کا عمل درج کیا جاتا ہے۔ اگر آپ عمل درست استخراج کرلیں تو اس کے اثرات یقینی ہیں۔ مطلوب وقت مسافت کے مطابق حاضر ہونا چاہئے۔ ایک مثال سے سمجھایا جا رہا ہے تا کہ آپ آسانی سے عمل تیار کر سکیں۔

نام مطلوب : علی — نام طالب: اکبر

حروف متخاربہ : رک رفد

سعد حروف باد : ک ش ق

امتزاجی سطر : ع ل ی رک اک ب ر رف د ک س ق

اعداد امتزاجی سطر: ۱۰۱۷

اعداد کے حروف : ز ی غ

مؤکل اول : زیعائیل

تکسیر کا عمل یہ ہے:

ع	ل	ی	ر	ک	ا	ک	ب	ر	ر	ف	د	ک	س	ق
ق	ع	س	ل	ک	ی	د	ر	ف	ک	ر	ا	ر	ک	ب
ب	ق	ک	ع	ر	س	ا	ل	ر	ک	ک	ی	ف	د	ر
ر	ب	د	ق	ف	ک	ی	ع	ک	ر	ک	ن	ر	ا	ل
ل	ر	ا	ب	ر	د	س	ق	ک	ف	ر	ک	ک	ی	ع
ع	ل	ی	ر	ک	ا	ک	ب	ر	ر	ف	د	ک	س	ش

حروف گوشہ : ع ق ل ع

حروف قلب : ل

حروف گوشہ و قلب: ع ق ل ع ل

اعداد : ۱۰+۱۰۰+۳۰+۷۰+۳۰=۳۰۰۶ مجموعہ

مجموعہ ۳۰۰ کو نطق کیا = ش

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
طاہر نیوز ایجنسی۔ عارف بازار۔ بورے والا

مؤکل دوم : شائیل

حروف طلسم

ل	ع	ل	ق	ع
لی	عن	لی	قف	عن

نقش اول:

عن قف

تصویر مطلوب

لی زیعائیل عن

تکسیر کی سطر اول کے اعداد : ۱۰۱۷

تکسیر کی کل سطور زمام تک : ۵

کل اعداد=۱۰۱۷×۵=۵۰۸۵

نقش مربع پر کرنے کیلئے: ۵۰۸۵-۳۰=۵۰۵۵

۵۰۵۵÷۴=۱۲۶۳ باقی ۳ کسر خانہ نمبر ۵ رفتار نقش مربع

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش مربع جو نقش اول کی پشت پر لکھنا ہے۔

۷۸۶

قف	۱۲۷۴	۱۲۷۱	۱۲۶۳	۱۲۷۷	عن
	۱۲۶۴	۱۲۷۶	۱۲۷۵	۱۲۷۰	
	۱۲۷۹	۱۲۶۵	۱۲۶۹	۱۲۷۲	
عن	۱۲۶۸	۱۲۷۳	۱۲۷۸	۱۲۶۶	لی

طالب مطلوب کے نام کے ساتھ رک افد اور سعد بادی حروف ایک سطر میں تحریر کریں جیسا کہ تکسیر کی سطر اول ہے۔ پھر اس کی تکسیر زمام تک کریں۔ سطر اول کے اعداد نکال کر ان کو نطق کریں اور مؤکل اول استخراج کریں۔ تکسیر کی کل سطور زمام تک کے اعداد نکال کر ان سے ایک مربع بادی پر کریں۔ تکسیر کے چاروں گوشوں اور قلب کے حروف لے کر ان کے اعداد نکال کر نطق کریں اور مؤکل دوم استخراج کریں حروف گوشہ و قلب سے طلسم تیار کریں۔ اب مطلوب کی تصویر لے کر اُس کے سامنے والے رُخ پر کونوں پر طلسم اور نیچے مؤکل اول کا نام تحریر کریں۔ تصویر کی پشت پر عددی نقش جس کے کونوں پر طلسم اور نیچے مؤکل دوم کا نام تحریر کرنا ہوگا۔ ایسے ہی ایک اور نقش حسب سابق تیار کریں۔ ایک کو اپنے گھر میں یا قریبی درخت پر لٹکا دیں اور دوسرے کو طالب ہاتھ میں لے کر مسلتا رہے۔ ان شاء اللہ مطلوب بصورت جائز حاضر ہوگا۔ یہ عمل و طلسم اُس وقت کریں جب طالع بادی اور قمر بھی بادی بروج میں ہو۔ مصطگی رومی کی دھونی دے کر نقوش و طلسم استعمال کریں۔ واضح رہے کہ یہ تمام مقدمے حکمائے فلاسفہ نے پوشیدہ کئے ہیں۔ خدا کے برگزیدہ بندے ان سے کام لیتے ہیں اور یہ انہی کو تعلیم کئے جاتے ہیں۔ یہ باتیں کرامات سے کم نہیں ہوتیں۔ عامل کو چاہئے کہ وہ عبادت گزار ہو۔ صاحب بصیرت ہو۔ تاکہ عمل کی صحیح تدبیر میں عاجز نہ رہے جو شخص اپنی خوش بختی سے ان علوم سے فیض حاصل کریں وہ راقم السطور مصنف ''فیضان الحروف'' کو دعائے خیر سے یاد کرے۔

آبی حروف کے اعمال : آبی حروف ایسے حروف میں شمار ہوتے ہیں کہ جب قمر آبی بروج میں ہو تو ان حروف کی روحانیت سے سحر جادو ٹونہ اور علوی و سفلی اعمال سے نجات حاصل کی جاتی ہے۔ ہر طرح کی بیماریوں کا علاج ان حروف سے کیا جاتا ہے اور خاص طور پر امراض امویہ اور صفراویہ سے چھٹکارہ حاصل کیا جاتا ہے اور اعمال شر میں ان حروف کی رحانیت بلغمی اور سر امراض بدن انسانی میں پیدا کرنے کے لئے کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ خون جاری کرنے کے لئے بھی یہ حروف خوب کام کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ اعمال شر میں معکوس عمل کیا جاتا ہے اور حروف کی ترتیب بھی معکوس ہوتی ہے۔

خون جاری کرنا : اگر کسی عورت کا خون جاری کرنا چاہیں تو حروف آبی معکوس تحریر کریں۔ جو یہ ہیں: غ خ ر ع ل ح د جسے مرض نزیف میں مبتلا کرنا ہو اُس عورت کا نام مع والدہ معکوس تحریر کر کے تکسیر کریں اور اس دن کے خادم کا نام بھی تحریر کریں۔ پھر حسب سابق روحانیت استخراج کریں۔ عزیمت میں روحانیت کو قضائے حاجت کے لئے پکاریں۔ مقصد پورا ہوگا۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ تکسیر کی پشت پر نقش تحریر کریں جو تکسیر کی سطر اول کے اعداد سے ہوگا جس کے نیچے یہ عزیمت تحریر کریں۔

وَ فَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
چوہدری بشیر امانت علی اینڈ برادرز ریلوے روڈ۔ خانپور

كَـذٰلِكَ يَـنْـفَجِرُ الدَّمُ مِنْ فَرْجِ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ دَمًا مُنْهَمِراً وَ حَـمَلْنَاهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَ دُسُرٍ تَجْرِیْ بِاَعْيُنِنَا كَذٰلِكَ يَجْرِیْ الـدَّمُ مِنْ فَـرْجِ فُـلَانَةَ بِـنْـتِ فُـلَانَةَ جَـرْيًـا عَـنِـيْفًا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْعَشِيِّ وَالْاَبْكَارِه

پھر اسے بانس کی ایک چھوٹی سی ٹکڑی میں ڈال کر اُسے دونوں طرف سے موم لگا کر بند کر دیں اور اسے دھاگہ سے باندھ کر جاری پانی میں لٹکا دیں پس فاجر عورت کا خون جاری ہو جائیگا۔ ناحق کسی کو تکلیف نہ دیں اور اللہ سے ڈرتے رہیں۔

کسی ظالم فاجر و فاسق کا پیشاب بند کرنا: جب کسی ظالم کا پیشاب بند کرنا چاہیں تو حروف بادی معکوس تحریر کریں ساتھ دشمن کا نام معہ والدہ اور اُس دن کے خادم کا نام بھی تحریر کریں۔ پھر تکسیری عمل کر کے روحانیت استخراج کریں۔ اعمال شر کے لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال میں لائیں۔ مختصر یہ ہے کہ خون بکری سے شیشے کے برتن پر تکسیر اور عزیمت تحریر کر کے مطلوب کو دھو کر کسی چیز میں پلا دیں جبکہ نقش کو معہ عزیمت کسی آنت میں ڈال کر دونوں طرف سے دھاگہ باندھ کر قبر میں دفن کر دیں۔ مقصد پورا ہوگا۔ اگر عمل باطل کرنا چاہیں تو حروف مستقیمہ تحریر کریں پھر بسط کر کے ان کو مثل اول ساتھ نام مطلوب معہ والدہ حاجت اور نام خادم یوم کی تکسیر کریں پھر شیشے کے برتن میں لکھ کر دھو کر پلا دیں۔ پیشاب جاری ہوگا۔ آبی حروف سے پانی میں رہنے والے جانور کی تسخیر بھی کی جا سکتی ہے۔

تسخیر جانوران آبی: یہ عمل ان ساحلی علاقوں کے لوگوں کے لئے ہے جن کا پیشہ ماہی گیری ہے اور وہ اس پیشہ کے ہوتے ہوئے غربت اور تنگی کی حالت میں بسر اوقات کرتے ہیں۔ اس طلسم کی برکت سے وہ جانور جس کی طلب ہو کناروں کی طرف اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر جال وغیرہ ڈال کر شکار کر لیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ ایسے اعمال شوقین لوگوں کو کام نہیں دیتے کیونکہ خدا کے برگزیدہ بندوں کی یہ کرامات ہیں۔ البتہ ہم صرف ضرورت مند لوگوں کو اجازت دیتے ہیں۔ سفید کاغذ پر مچھلی کی شکل بنائیں جس مچھلی کا شکار کرنا ہے۔ اس کا نام لکھ کر آگے کلمہ آئیل جذب لکھو اور حروف آبی درح ل ع رخ غ میں امتزاج دیکر ایک سطر تیار کریں اور ان کے اعداد نکال کر مؤکل بنائیں۔ بوقت تیاری کافور کا بخور دیں۔ مچھلی کی تصویر پر نام مؤکل اور اردگرد مائزاج شدہ حروف لکھ دیں اور دو کوری ٹھیکریوں کے درمیان تعویذ رکھ کر موم لگا کر دریا یا تالاب کے کنارے میں دفن کر دیں جہاں نمی ہو۔ انشاء اللہ حیوانات آبی کناروں کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اور وہ پانی کے اندر نہ جا سکیں گے۔ مثلاً روہو مچھلی کا شکار کرنا ہے۔ روہو ح ذ ب کو حروف آبی میں امتزاج دیا ایک حرف اس کا لیا ایک اصلی سطر کا۔ درح ول وع ورج خ ذ غ ب اعداد ۲۸۳۴ مؤکل ولفغغائیل۔ طلسم یہ ہے:

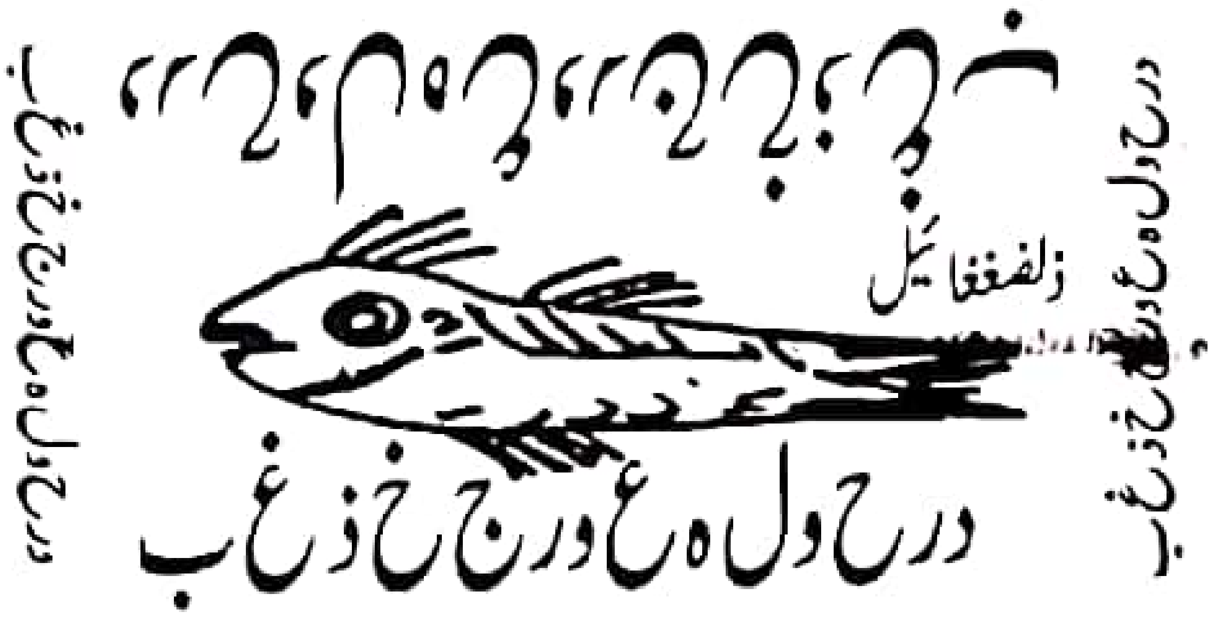

یہ عمل اس وقت کریں جب قمر برج آبی یعنی سرطان، عقرب یا حوت میں ہو اور طالع بھی آبی ہو۔

عزیمت الماء: بَشَـالِـشٍ شَلْشَالٍ شِلَاشٍ شَلُوْشٍ شَلَوَاشٍ شَـايِهِـشٍ طِيْشَهْيَاشٍ يَـلْـيُوْشٍ هَـلِـشٍ هَـلْشَايِشٍ هَلُوْشٍ هَالِشٍ هَـلْشَلِـشٍ تَشَلْشَلٍ تَرْشَدَشٍ اَرْشَلَاشٍ هَكْشُوْشٍ اَجِيْبُوْا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ تَوَكَّلُوْا يَا خُدَامُ الْمَآءِ وَالْعَلُوْ كَذَا وَ كَذَاه

خاکی حروف کے اعمال: جب قمر خاکی بروج میں ہو تو ان حروف کی روحانیت سے کام لیا جاتا ہے۔ اعمال شر میں ان حروف کی روحانیت سے دشمن کے گھر خرابی پیدا کرنا۔ دشمنوں میں عداوت و بغاوت پیدا کرنا۔ دو فریقوں کی آپس میں لڑائی جیسے عمل وجود میں آتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان حروف سے دشمنان پر امراض اور بیماریاں مسلط کرنے، وبال لانے اور عقل و شعور ختم کرنے کے اعمال بھی کئے جاتے ہیں۔ ان حروف کی روحانیت سے ارواحِ ارضی کی تسخیر بھی ممکن ہے۔ زمین پر بسنے اور رینگنے والی ہر جاندار چیز پر ان حروف کے ذریعے تصرف حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ضرر پہنچانے والے تمام حشرات الارض کو ان حروف کی روحانیت سے بھگایا جا سکتا ہے۔ ان حروف کی طلسماتی اشکال یہ ہیں۔

خلعه ضخ هطو لصمه ما ما لده هطے مہ

عزیمت الترابیہ: فَـاشَـلَغٍ، شَلْشَالَغٍ، يَالَغٍ يَلِيْغٍ يَلَخَا، تَشَـلْـخُـلُـوْشٍ، يَـنُوْخٍ فَـادِخٍ شَمْبُوْخٍ، يَمُوْخٍ اَشْمَاشٍ هِيْمَاشٍ، هَمُوْهِشٍ، هِيْمُوْهِشٍ، لِمَشْطُوْشٍ، لِمُوْشٍ، اِيْتَمَاشٍ يُوْشٍ، يُمَالِشٍ اَلشَـالِـشَـالِـشٍ، اَلشَيُوْشٍ هِمُوْشٍ طَفْشٍ فَقْشٍ دَقْشٍ رَقْشَامَشْلَغٍ يُوْشَـلْـغٍ اَلْـخِيْلَغٍ فَلْخَائِيْلُ تَوَكَّلُوْا اَيَا بُرْهَانَ بِنْ يَعْقُوْبَ يَا خُدَامُ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں - ملک اللہ بخش نیوز ایجنٹ ٹریفک چوک۔ ڈیرہ غازی خان

الترابیۃ کذا الوحا الساعۃ العجل ہ

ظالم دشمن پر بیماری مسلط کرنا: جب کسی ظالم دشمن کی عقل ختم کرنا چاہیں یا اس پر کوئی بیماری مسلط کرنا چاہیں تو خاکی حروف کی روحانیت سے کام اس طرح لیں۔ دشمن کے پاؤں کی مٹی لے کر اس میں سات پرانی قبروں کی مٹی ملا کر اسے اچھی طرح گوندھ لیں۔ پھر اس مٹی سے بشکل دشمن ایک پتلا تیار کریں۔ پھر حروف خاکی معکوس تحریر کریں جو یہ ہیں۔ ض ت ص ن ی و ب پھر نام مطلوب اور یوم خادم کو بسط حرفی کر کے امتزاج دیں اور ساتھ مقصد بھی تحریر کریں۔ ملائکہ کے اسماء پتلے کی پیشانی، سینہ، منہ اور دونوں بازوؤں اور پاؤں پر تحریر کریں۔ نقش امتزاجی سطر سے استخراج کریں اور نیچے مقصد کی عزیمت تحریر کریں اور اسے پتلے کے پیٹ میں رکھ دیں۔ پھر تکسیر تحریر کر کے پشت پر نقش بمع عزیمت تحریر کر کے دشمن کے راستہ یا پرانی قبر میں دفن کر دیں یا زیر آتش دفن کر دیں۔ مقصد پورا ہوگا۔ مگر کسی کو ناحق پریشان نہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

ناجائز تعلق ختم کرنا: اگر کسی زانی مرد کو عورت سے روکنا چاہیں تاکہ وہ اپنی عورت سے ہی ہمبستری کر سکے اس مقصد کے لئے اُس کی شہوت بستہ کرنیکا یہ عمل اپنی مثال آپ ہے۔ زانی مرد کے پاؤں کی مٹی لے کر اس پر پڑھیں سات مرتبہ:

قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا۔ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا۔ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰٓی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا۔ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ہ (سورۃ الکھف آیت ۹۴ تا ۹۷)

پھر ایک رسی لے کر اُس پر سات گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر سات مرتبہ مندرجہ بالا آیت پڑھیں اور ہر مرتبہ آیت کے بعد کہیں۔ کَذٰلِکَ یَنْعَقِدُ ذَکَرُ فلاں بن فلانۃ عَنْ فَرْجِ فلانۃ بنت فلانۃ اَوْ دُبُرِ فلاں ابن فلانہ ہ اس مٹی کو ویران کنوئیں کے پانی سے پھر اس کا ایک پتلہ تیار کریں پھر حروف خاکی کے ساتھ نام مطلوب بمعہ والدہ تحریر کر کے ان کی تکسیر کریں۔ سطر اول سے ایک نقش مربع استخراج کریں۔ نیچے عزیمت مقصد کی تحریر کریں اور اس کی پشت پر تکسیر زمام تک پھر اسے پتلے کے پیٹ میں رکھ دیں۔ اب تکسیر سے استخراج شدہ روحانیت کی عزیمت سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اسے پرانی قبر میں دفن کر دیں اور قبر پر موم بتی روشن کریں۔ مقصد پورا ہو جائے گا۔

شہوت بستہ کرنے کا عمل: سیاہ مرغ یا سیاہ بھیڑ کی آنت لیں اور اسے دھو کر صاف کر لیں۔ اسے سامنے رکھ کر ایک طرف گانٹھ لگا دیں اب مطلوبہ فرد کا کامل تصور کر کے کسی نحس وقت میں سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اسی دم سے مکمل ہوا اس میں بھر دیں۔ اب اسے دوسری طرف سے گانٹھ لگا کر کسی خالی جگہ یا ویران جگہ دفن کر دیں۔ ہمیشہ کے لئے شہوت بستہ ہو جائے گی۔

قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عقدت ذکر فلاں بن فلاں بر فرجِ فلانۃ بنت فلانۃ بَسْتَمْ۔

اگر ایک عورت پر کئی مردوں کو بند کرنا ہو تو آیت کے بعد اس طرح پڑھیں۔

عقد ذکور جمیع الناس بنی آدم بر فرج فلانۃ بنت فلانۃ بستم۔

اگر ایک مرد کو کئی عورتوں پر باندھنا ہو تو اس طرح پڑھیں۔

عقدت ذکر فلاں بن فلاں بر فروج النساء نباتِ حوا معلوم و نامعلوم بستم فلانۃ بنت فلانۃ بَسْتَمْ۔

کسی ظالم کو شہر بدر کرنا: جب کسی ظالم کو شہر بدر کرنا چاہیں تو خاکی حروف معکوس تحریر کریں پھر نام مطلوب معہ والدہ اور مقصد بسط کر کے حروف معکوس سے امتزاج دیں۔ پھر زمام تک تکسیر کریں اور روحانیات استخراج کر کے عزیمت تیار کریں۔ یوم خادم کو شامل کر کے تکسیر کی پشت پر نقش اور عزیمت تحریر کریں۔ اس مقصد کے رصاص کی تختی لیں جس پر سب کچھ تحریر کرنا ہے۔ پھر اس تختی کو جہاں سے حمام کا پانی خارج ہوتا ہے وہاں دفن کر دیں۔ پھر نقش جو تکسیر کی سطر اول سے تیار کیا گیا ہے۔ اُس کے نیچے عزیمت تحریر کر کے کاغذ پر اسے کسی پرندے کے گلے میں باندھ کر چھوڑ دیں۔ پس مطلوب بھاگ جائے گا اور کبھی دوبارہ شہر کا رخ نہ کرے گا۔ مگر ناحق کسی کو پریشان نہ کریں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

حشرات الارض کو بھگانے کیلئے: موذی حشرات الارض سانپ، بچھو، زہریلے کیڑے مکوڑے، مچھر، کھٹمل، چوہے، چیونٹیاں وغیرہ بلیات انسانی مسکنوں میں ہوتے ہیں اور انسان کو تنگ کرتے ہیں۔ ان کو دفع کرنے کیلئے یہ عمل کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ان کو دور کرنا مطلوب ہو تو اس کا نام الگ الگ حرفوں میں تحریر کریں۔ اس کے بعد کلمہ

(بقیہ صفحہ نمبر 53 پر ملاحظہ کریں)

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
طاہر بک سٹال پرانا لاری اڈا۔ دیپالپور ☆ افضل نیوز ایجنسی چوک یادگار پشاور

ابجد نجوم

سبق نمبر 30

مشتری و مریخ کے ادوارِ زندگی

منجم زنجانی برادرز سے علم نجوم سیکھیں

مشتری کے دورِ اکبر میں سیارگان کے دورِ اصغر کے اثرات

☆......حکیم حاجی نظام الدین......ڈیرہ غازی خان

(1) مشتری کے دورِ اکبر میں مشتری کا دورِ اصغر دو سال ایک ماہ اٹھارہ یوم کا ہوتا ہے۔ مشتری پیدائشی زائچہ میں قوی ہو' شرف یافتہ' اوج یا منقلب (چر) بروج ہو۔ پانچویں یا نویں گھر میں ہو کاروبار' ملازمت' مذہبی و دیگر دینوی تعلیم اعلیٰ دولتمندی حاصل ہو بالخصوص شمس سے سعد نظر ہو سونے پر سہاگہ۔ نویں گھر میں حجاز مقدس کی زیارات حج عمرہ نصیب ہو۔ فیاضانہ سلوک شادی بیاہ منگنی اور اولاد سعید کی خوشخبری حاصل ہو۔ جائیداد میں اضافہ لائے اعلیٰ پوزیشن وعزت حاصل ہو۔

(2) اگر نحس حالت میں ہو چھٹے' آٹھویں' بارہویں گھر میں قابض' راجع ہو تو گھٹیا' کمینے لوگوں سے تعلق' ناجائز و غلط اقسام کی خواہشات و رجحانات پیدا ہوں۔ سیاہ خرچ' ناجائز طریقوں سے دولت کمائے۔ عزت ووقار میں بھی فرق آئے۔

(3) زحل: مشتری کے بڑے دور میں زحل کا چھوٹا دور دو سال چھ ماہ بارہ یوم کا ہوتا ہے۔ اگر یہ قوی ہو' شرف یافتہ ہو' زمین جائیداد ملازمت میں مالی فائدے ہوں کامیابی لائے۔ ذمہ دارانہ پوزیشن عزت وقار میں اضافہ ہو۔

(4) اگر زحل نحس حالت میں ہے ملازمت ہو یا کارروبار چھٹے' آٹھویں' بارہویں ہو تو پریشانی لاتا ہے۔ زر' زمین' جھگڑے' مقدمات' خاندانی و افسران سے اختلاف' خاندان کے بڑے ہونے کی صورت میں بیماری کی حالت میں زرکثیر خرچ ہو۔

(5) عطارد: مشتری کے دورِ اکبر میں عطارد کا دورِ اصغر دو سال تین ماہ چھ دن کا ہوگا۔ عطارد زائچہ پیدائش میں اگر قوی یا شرف یافتہ ہے تو تعلیمی منصوبے' امتحانات میں اعلیٰ کامیابی یقینی ہے۔ خاندانی خوشیاں' کاروبار یا ملازمت' علمی استعداد بہتر منصوبوں کے ذریعے اعلیٰ کامیابی کے حصول کا اظہار ہوگا۔ شادی وخوبصورت اولاد کا اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر سبب بنائے۔

(6) اگر نحس حالت میں عطارد ہو حالات ناموافق' دوسروں سے حسد بغض خلل پیدا ہو' روپیہ کا نقصان' زیادہ خرچہ لائے' رشتہ داروں دوستوں سے جذباتی اختلاف' دوری بھی ہوسکتی ہے۔

(7) شمس: مشتری کے دورِ اکبر میں شمس کا دورِ اصغر نو ماہ اٹھارہ یوم کا ہوتا ہے۔ اگر شمس قوی' شرف یافتہ بالخصوص مشتری سے سعد نظرات ہو' ملازمت یا کاروباری سلسلہ میں ترقی ہو' کامیابی قدم چومے گی اگر پانچویں یا نویں گھروں میں ہو بڑے لوگوں یا افسران وزراء' امراء سے امداد ملے' اقتدار حاصل ہو۔

(8) اگر نحس حالات میں شمس ہو علوی امراض سر' آنکھ' کان' معدہ کے امراض ظاہر ہوں۔ بڑے لوگوں سے اور خاندانی مخالفین ہوں' شمس چھٹے' آٹھویں' بارہویں گھر میں بیماریاں لاتا ہے۔

(9) قمر: مشتری کے دورِ اکبر میں قمر کا دورِ اصغر ایک سال چار ماہ کا آتا ہے۔ قمر پیدائشی زائچہ میں قوی' سعد حالت میں اور زائد النور ہو تو عام طور پر عزت ووقار' مالی حالت میں اضافہ کرے' خاندانی خوشیاں بکھیرے۔

(10) اگر نحس حالت میں تاریک النور ہو قریبی رشتہ داروں' دوستوں' پڑوسیوں سے اکثر اختلاف وجھگڑے بازی اپنی کوتاہی کے سبب چوری کا خدشہ' ذہنی پریشانی' شوگر' بلڈ پریشر' ہرنیا جیسی بیماریوں کا گھیراؤ رہے' ہر طرف پریشانیاں لاگو رہیں۔

(11) زہرہ: مشتری کے دورِ اکبر میں زہرہ کا دورِ اصغر دو سال آٹھ ماہ کا آئیگا۔ اگر پیدائشی زائچہ میں طاقتور ہو تو انتہائی خوشیوں' کامیابیوں کا دور ہوگا۔ رقص وموسیقی' عیش وعشرت کے رجحانات ہونگے۔ رنگین طبع ہو اگرچہ مذہبی ہو تو دوستوں کا حلقہ وسیع ہو۔ گفت وشنید کی محفلیں خوب تر ہوں۔ ملازمت وکاروبار میں بے بہا اضافہ ہو۔ اس دور میں اگر شادی کا موقع ہاتھ آئے تو خوبصورت شریک حیات' پر مسرت شادی ہو اگر شادی شدہ ہو تو خوبصورت اولاد ہو۔ زہرہ طلوع ہو تو شادی اپنوں میں ہو۔ ہر طرح خوشنودی کا اظہار ہو۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ☆ مکتبہ اسلامیہ۔ لالہ موسیٰ ☆ کتب خانہ مقبول عام اُردو بازار۔ اٹک شہر

Scanned with CamScanner